
نوائے
افغان جہاد
شوال/ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ
ستمبر 2013ء
یہ تو ممکن ہی نہیں عیش سے تم رہو..
اور ملت ہماری عذابوں میں ہو....
منتظر اب رہو......
لو تباہی کا اپنی تماشا کرو

امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا خطاب

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں بیان فرمایا، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا:

''اے لوگو! تم چھُپ کر جو عمل کرتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا'' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! جو بھی کوئی عمل چھُپ کر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس عمل کی چادر علی الاعلان ضرور پہنائیں گے۔ اگر خیر کا عمل کیا ہوگا تو اسے خیر کی چادر پہنائیں گے اور برا عمل کیا ہوگا تو بری چادر پہنائیں گے...... اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ غنیمت ہے۔ سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پالے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے اور قبر کے اندھیرے کے لیے اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کرلے...... بندے کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے حشر کے دن اندھا بنا کر نہ اٹھائیں حالانکہ وہ دنیا میں آنکھوں والا تھا...... سمجھدار آدمی کو تو چند جامع کلمات کافی ہوجاتے ہیں جن کے الفاظ کم اور معنی زیادہ ہوں اور بہرے آدمی کو تو دور سے پکارنا پڑتا ہے...... یقین رکھو کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوگا وہ کسی چیز سے نہیں ڈرے گا اور اللہ تعالیٰ کے خلاف ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کس سے مدد کی امید کرسکتا ہے''۔

(ابن عساکر وابن جریر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۹

شوال/ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ ستمبر 2013ء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے راستے میں تلوار کھینچی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کر لی''۔ (ابن مردویہ بحوالہ کنز العمال)





اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ہم نے شکوہ کفر کے جھوٹے لشکر کو تاراج کیا

اللہ تعالیٰ کی زمین کو الحاد اور بے دینی سے بھر دینے والا سوویت یونین ’گرم پانیوں‘ کی تلاش میں نکلا تو ماوراء النہر اور وسط ایشیاء کے مسلمانوں پر دہائیوں تک عرصہ حیات تنگ رکھنے والے ’جوع الارض کے مریض‘ ’’سرخ سویرے‘‘ کا پالا افغانستان میں ایسے مجاہدین سے پڑا کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کی بدولت اُسے ابدی اندھیروں میں دھکیل دیا......اور دو دہائیوں سے بھی کم عرصہ میں اُس کا وجود اس حد تک سمٹ اور بکھر گیا کہ آج ماہرین جغرافیہ کو دنیا کے نقشے میں ’’سوویت یونین‘‘ جیسی مضبوط ریاست ڈھونڈے بھی نہیں مل پاتی......یہ اللہ تعالیٰ کا احسان، فضل اور کرم ہی تھا کہ جس نے امت مسلمہ کی نسلوں کو کمیونزم اور مارکسزم کے سانچے میں ڈھالنے کے خواب دیکھنے والوں کے نام ونشان تک کو باقی نہ رہنے دیا......لیکن ابھی اُس ذات بابرکات کے اس احسان، فضل اور کرم کا اتمام ہونا باقی تھا......ابھی اللہ واحد واَحد کی توحید کے علم برداروں کو اُسی کی ذات پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے ’’ایک اور دریا‘‘ عبور کرنا تھا اور اس مرحلے کی منظر کشی بھی خود بخود ہوتی چلی گئی......جب روس کی ’’سپر پاور‘‘ کے خاتمے کے بعد امریکہ اپنے تئیں ’یک قطبی‘ دنیا کا سردار بن بیٹھا......اس کے جنگی منصوبہ ساز، عسکری ماہرین اور مفکرین بتکرار اپنے اسلام کے خلاف اپنے منصوبوں کا اعلان کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ’’کمیونزم کے بعد ہمارا ہدف اسلام ہے‘‘..........روسی شکست وریخت کے فوری بعد فرانسس فوکو مایا جیسے صلیبی مفکرین The End of History کے عنوان سے کھل کر دعوے کرنے لگے کہ اب امریکی تہذیب اور نظام سرمایہ داری ہی کا دور دورہ ہوگا اور اس کے مقابلے میں کوئی تہذیب اور کوئی دوسرا نظام نہیں چلنے دیا جائے گا......امریکہ کے ’نیو ورلڈ آرڈر‘ کا شُہرہ ہوا......اسلام کو (معاذ اللہ) زیر کرنے کے لیے سازشیں گھڑی اور منصوبے ترتیب دیے جانے لگے......عراق پر چڑھائی کرکے دس لاکھ سے زائد معصوم بچوں سمیت لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام ہوا......سرزمینِ حرمین میں صلیبی وصیہونی افواج نے ڈیرے ڈال لیے......امت مسلمہ کے سروں پر مسلط جابر سلطان، شاہ، جمہوری حکمران اور کی افواج، صلیبیوں کی دفاعی لشکروں میں ڈھل گئیں......مسلمانوں کے بہترین وسائل سے یہودی ونصرانی ساہوکاروں اور ان کی کافر سلطنتوں کی تجوریاں بھرنے لگیں......

ایسے دل شکن حالات اور کفر کے چڑھتے طوفان دیکھ کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والے مجاہدین نے ان قرآنی آیات کو حرز جان بنایا کہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ اور اپنی استطاعت بھر کوشش کرکے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے ذریعے صلیبی صیہونی جرائم کا بدلہ لینے اور نیو ورلڈ آرڈر کو بھی ’’سرخ سویرے‘‘ کی طرح ابدی نیند سُلا دینے کے لیے امریکہ پر اُسی کی سرزمین میں کاری ضرب لگانے کا عزم کیا......ان مخلصین اور متوکلین کا یہ عزم ہی معرکہ گیارہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں کی صورت میں عمل کے قالب میں ڈھلا......اس معرکہ میں شامل انیس فرزندانِ توحید نے تاریخ انسانی کے متکبر اور ظالم ترین باطل قوت کے قلب پر وار کرکے دنیائے کفر کو پیغام دے دیا کہ تم امت مسلمہ کو تر نوالہ سمجھنے، اللہ کی زمین میں اُس سے بغاوت اور سرکشی کا نظام قائم کرنے اور فسق، فجور اور کفر کی حاکمیت کو منوانے کی ہٹ پر قائم رہنے کی صورت میں نا کبھی امن کے خواب دیکھ سکتے ہو، نا کبھی چین کو اپنے قریب محسوس کرسکتے ہو اور نا کبھی آسودگی کا تصور کرسکتے ہو......ان شہدا نے دجالی لشکروں پر زبردست اور کاری وار کرکے اُنہیں بتلا دیا کہ اُن کا شیطانی نظام کسی صورت اللہ کی زمین پر استقرار حاصل نہیں کرسکے گا اور اُنہیں بہرصورت بہرصورت قرآنی حکم یُعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ کا مصداق بننا ہوگا......ان اُنیس جاں بازوں نے ائمۃ الکفر اور حواریانِ یہود ونصاریٰ کی چالبازیوں اور اُن کی دین دشمن سازشوں کو اُن ہی پر الٹ کر اُنہیں متنبہ کردیا کہ امت محمد علی صاحبھا السلام کسی صورت تمہاری غلامی کو قبول کرنے پر راضی نہ ہوگی، اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے ’اطاعت الٰہی اور جہاد وشہادت فی سبیل اللہ کے جذبے سے سرشار ہوکر تمہارے معاشی قلعوں کو بھی مسمار کرے گی، تمہاری ابلیسی تہذیب کے تاروپود بھی بکھیرے گی اور تمہارے کفریہ لشکروں کے تکبر وگھمنڈ کو بھی مٹی میں ملائے گی...... پہاڑوں کی مانند مضبوط ایمان باللہ کو دلوں میں جاگزیں کیے ہوئے یہ اُنیس ابطال ہی تھے کہ جن کے مبارک خون نے امت مسلمہ کی مظلومیت کے داغ دھونے اور ظالم وجابر اعدائے اسلام کو زخم زخم کرنے کی تحریک کی بنیاد رکھی......آج شرق وغرب میں اسلام کے خلاف ’صلیبی جنگ‘ کے عنوان سے لڑی جانے والی جنگ میں کفر کی شکست خوردگی دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے......حقیقت یہ ہے کہ کفر کو اپنے زخم چاٹنے پر مجبور کرنے کی بِنا ’اِن ہی محسنین امت نے رکھی......اور آج اُن کے بھائی اُن ہی کے راستے پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل سے متحدہ کفر کے لشکروں کو پسپائی پر مجبور کرچکے ہیں......ولله الحمد والمنة۔

اللہ تعالیٰ کے احسان کی بدولت مجاہدین پر فتح وکامیابی کے باب کھل رہے ہیں......ایسے میں بجھتے چراغ کی آخری لَو کی مانند کفر اور اُس کے ایجنٹ اپنی پوری طاقت اور قوت کو جمع کرکے امت پر ظلم وعدوان ڈھا رہے ہیں......اس چراغ کو مکمل طور پر گُل کردینے اور کفار اور اُن کے ’’کلمہ گو‘‘ اتحادیوں سے امت کے ایک ایک زخم کا بدلہ لینے کے لیے ’نوجوانانِ امت کو ایمان باللہ، توکل علی اللہ اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زادِ راہ بنا کر معرکہ گیارہ کے شہ سواروں کے راستے یعنی جہاد وقتال فی سبیل اللہ پر کامل یک سوئی سے کاربند رہنا ہوگا......اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے ذریعے سرزمین حرمین صلیبی لشکروں سے خالی ہوگی، بازیابی مسجد اقصیٰ کی منزل مراد حاصل ہوگی، شام کے سسک سسک کر شہید ہوتے نونہالوں کا بدلہ لیا جاسکے گا، مصر کے مظلومین کی ڈھارس کا سامان ہوگا اور امت مسلمہ پر کفار کے ظلم وجور کے طویل رات ’غلبۂ اسلام کی سحر میں تبدیل ہوگی، ان شاء اللہ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مواعظ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین !اگر آپ کو اس بات کی خوشی ہے کہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں سے جاملیں تو اپنی امیدوں کو کم کر دیجیے، پیٹ بھرنے سے کم کھایئے، لنگی چھوٹی کیجیے، قمیص کو پیوند لگایا کیجیے اور جوتے کو گانٹھ لیا کیجیے، آپ ان دونوں کے ساتھ جاملیں گے''۔ (کنز العمال: ج ۱۶،ص ۲۰۴)

امام ابونعیم رحمہ اللہ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: '' خیر یہ نہیں ہے کہ تمہارا مال اور اولاد زیادہ ہو، بلکہ خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور تمہارا حلم بڑھ جائے، اور یہ کہ تو اپنے رب کی عبادت میں لوگوں کا مقابلہ کرے، اگر تو نیکی کا کام کرے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے اور اگر کوئی برا کام کرے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے، دنیا میں خیر صرف دو آدمیوں کے لیے ہے، ایک وہ آدمی جس نے گناہ کیا ہو پھر وہ اس کا تدارک کر رہا ہو توبہ کے ساتھ، اور دوسرا وہ آدمی جو نیکی کے کاموں میں تیزی کرتا ہو اور کوئی عمل جو تقویٰ میں کیا جائے کم نہیں ہوتا اور کیسے کم ہوسکتا ہے وہ عمل جو قبول کرلیا جائے''۔

یہ دو روایتیں امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مواعظ کی ہیں۔
پہلی روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا کہ سب کو معلوم ہے وہ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو ان کی زبان پر اور ان کے دل پر جاری فرما دیا تھا، دل میں حق رکھ دیا اور زبان پر جاری فرما دیا تھا۔ شیطان کے وسوسے سے اللہ تعالیٰ نے ان کی یہاں تک حفاظت فرمائی کہ جس راستے پر چل رہے ہوں، شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا تھا، وہ وسوسہ کیا ڈالتا جو اتنا ڈرتا ہو، لیکن نصیحت کے وہ بھی محتاج ہیں، اپنے آپ کو نصیحت کا محتاج سمجھتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائش کرتے تھے کہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین !اگر آپ اپنے ان دونوں ساتھیوں سے ملنا چاہتے ہیں جو آپ سے پہلے جا چکے ہیں اور یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ قرآن کریم نے کیا ہے:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ إِذْ هُمَا فِیْ الْغَارِ إِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لاَ تَحْزَنْ (التوبة: ۴۰)

'' کہ وہ دوسرا تھا دو میں کا جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق سے تُو غم نہ کھا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے امیر المومنین:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پہلے آدمی ہیں، جن کو'' امیر المومنین'' کہا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین نہیں کہتے تھے بلکہ ان کو'' خلیفۃ الرسول اللہ'' کہتے تھے، جب بھی ان سے کوئی خطاب کرتا تھا'' یا خلیفۃ الرسول اللہ'' کہہ کر خطاب کرتا تھا۔ گویا براہ راست خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک ہیں۔ پھر بعد میں جانشین کے جانشین ہوئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین اگر آپ اپنے ان دو ساتھیوں سے ملنا چاہتے ہیں اور ملنے سے مراد رفاقت ہے، اس دستر خوان کی جس پر وہ دونوں تشریف فرما ہیں۔

قصرِ امل:

دنیا میں لمبی آرزوئیں رکھنا ختم کر دیجیے۔ اگلے سال یہ کریں گے، فلاں سال یہ کریں گے، یہ ہوگا، وہ ہوگا...... قصر امل یعنی امیدوں کو کم کر دینا، دین داری صرف نماز روزے کا نام نہیں ہے، حج اور عمرے کا نام دین داری نہیں ہے۔ یہ تو دین داری کے مظاہر ہیں۔ دین داری یہ ہے کہ دنیا کے اندر تمہیں نہیں رہنا، اس لیے فرمایا گیا کہ دنیا کے لیے اتنا عمل کرو جتنا یہاں رہنا ہے اور قبر کے لیے اور آخرت کے لیے اتنا عمل کرو جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المومنین ! آپ اگر اپنے دونوں ساتھیوں سے ملنا چاہتے ہیں تو ایک کام تو یہ کیجیے کہ اپنی امیدوں کو کوتاہ کر لیجیے، چھوٹا کر لیجیے۔

شکم سیری سے احتراز:

اور دوسرا کام یہ کیجیے کہ 'شبع' یعنی پیٹ بھرنا...... اس سے کم کھایا کیجیے۔ شکم سیر ہوکر، پیٹ بھر کر نہ کھایا کیجیے بلکہ تھوڑی سی گنجائش رکھ کر کھایا کیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

'' ابن آدم کے لیے چند چھوٹے چھوٹے لقمے کافی ہیں، جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں اور اگر بہت ہی کھانا ہو تو ایک تہائی پیٹ روٹی سے بھرو، ایک تہائی پانی سے بھرو اور ایک تہائی پیٹ سانس کے لیے رہنے دو''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

زیادہ کھانے سے آدمی صحت مند نہیں ہوتا، لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے۔ پیٹ کا حدود اربعہ ناپ لیجیے کہ معدہ اتنا ہے اور یہ دیکھئے کہ اتنے سے یہ بھر سکتا ہے، بھرنے سے کم کھایا کریں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

روحِ جہاد......کثرتِ ذکر اللہ

ملا محمود دامت برکاتہم العالیہ (دعوت والارشاد کمیسون، امارت اسلامیہ افغانستان)

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُواْ وَاذْكُرُواْ اللّهَ كَثِيْراً لَّعَلَّكُمْ تُفْلَحُونَ (الانفال آیت ۴۵)

''مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو''۔

سورہ الانفال کی متذکرہ بالا آیات میں غزوۂ بدر کے واقعات' جہاد وقتال کے احکام کا ذکر چلا آرہا ہے۔ ان آیات میں مسلمانوں کو جہاد کے ظاہری و باطنی آداب کی تعلیم دی جارہی ہے کہ میدانِ جہاد میں اِن امور کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔ غزوۂ بدر کا پورا واقعہ ہمارے سامنے ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلے میں بہت کم تھی' مسلمانوں کا عسکری ساز و سامان، جنگی تیاری بھی دشمنوں کے مقابلے میں بہت محدود اور مختصر تھی۔ اس کے باوجود اِس معرکہ میں مجاہدینِ اسلام کو زبردست کامیابی ملی، بہت سے کافر جہنّم رسید ہوئے، کئی قید و گرفتار ہوئے، مالِ غنیمت بھی ملا۔ اِس موقعہ پر اہلِ اسلام کو ایسا واضح غلبہ، فتح مبین ملی کہ قرآن کریم اِسے "یوم الفرقان" قرار دیتا ہے کہ اِس دن کے ذریعے حق و باطل میں بڑا واضح فرق ہوگیا اور کفار کو بھی اسلام کی حقیقت اور کفر کا بطلان سمجھ میں آگیا جو گذشتہ تیرہ سال سے ان کے استکبار وعناد کی وجہ سے سمجھ نہیں آرہا تھا۔ سوال یہ ہے کہ اس مبارک غزوہ میں مسلمانوں کو کامیابی کیوں کر ملی؟ حالانکہ وہ ہر اعتبار سے کمزور تھے اور بظاہر کامیابی کی کوئی صورت نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ اِن آیات میں اِس سوال کا جواب دیتے ہیں، فتحِ بدر کے غیبی اسباب اور عواملِ نصرت کا ذکر فرماتے ہیں کہ اِن باتوں کی بنا پر ہم نے وہاں تمہارے اکابر واسلاف کو کامیابی عطا فرمائی تھی لہٰذا تمہیں بھی اپنی جہادی کوششوں کے دوران اِن قرآنی ہدایات اور کامیابی کی اِن دفعات پر عمل کرنا چاہیے۔

مقامِ غور وفکر:

میرے مجاہد بھائیوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آج کفار کے مقابلہ میں ان کی افرادی قوت، جنگی تیاری نہ ہونے کے برابر ہے، مرتدین ومنافقین کی طرف سے پیش آنے والی مشکلات اِس پر مستزاد ہیں، آج پوری دنیا کی کفریہ طاقتیں (نیٹو افواج) سب جمع ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے کما حقہ مدد نہ ملنے پر یہ بڑی مشکل گھڑی ساعۃ العسرہ بھی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اِس وقت غزوۂ بدر، غزوۂ احزاب اور غزوۂ تبوک کے تمام حالات بیک وقت موجود ہیں۔ ایسے میں دشمنانِ ربِ قہار، اعدائے اسلام پر کوئی کامیابی حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر قطعاً ممکن نہیں اور اللہ جل جلالہ کی نصرت ومعیت لینے کے لیے ہی اِن آیات میں چند ضروری احکام کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

پہلی ہدایت: ثابت قدمی

مسلمانوں کے لیے دنیا میں کامیابی، فتح مندی، آخرت کی نجات وفلاح اور قرونِ اولیٰ میں مسلمانوں کی تمام جنگوں میں فوق العادت کامرانیوں اور فتوحات کا راز جن چیزوں میں مضمر ہے ان میں پہلی چیز استقلال واستقامت، ثابت قدمی اور عزیمت ہے جس کے بارے میں ارشاد ہے کہ ''اے ایمان والو! جب بھڑ و کسی فوج سے تو ثابت قدم رہو'' ثبات۔ یعنی ثابت رہنا اور جمنا جس میں ثباتِ قلب اور ثباتِ قدم دونوں داخل ہیں کیونکہ جب تک کسی شخص کا دل مضبوط اور ثابت نہ ہو، اُس کے قدم اور اعضا ثابت نہیں رہ سکتے اور یہ چیز ایسی ہے جس کو ہر مومن وکافر جانتا اور سمجھتا ہے اور دنیا کی ہر قوم اپنی جنگوں میں اس کا اہتمام کرتی ہے۔ کیوں کہ میدانِ جنگ کا سب سے پہلا اور سب سے زیادہ کامیاب ہتھیار ثباتِ قلب وقدم ہی ہے دوسرے سارے ہتھیار اس کے بغیر بے کار ہیں۔

میدان جہاد سے فرار

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ' جو ہمارے محبوبِ حقیقی ہیں' نے اپنے عشاق بندوں (مجاہدین) کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اس پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لیے میدانِ عمل میں اترے ہیں تو پھر انہیں استقامت دکھانی ہوگی، دشمن کے مقابے میں ثابت قدم رہنا ہوگا۔ فقہا کا بیان فرمودہ اصول ہے "الامر بالشی نهیٌ عن ضده" جب کسی شے کا حکم دیا جائے تو اس کا کرنا واجب ہوتا ہے اور برعکس کرنا ممنوع اور حرام ہوتا ہے۔ لہٰذا جمالِ خداوندی کے پرستاروں پر روایتِ محبت اپناتے ہوئے میدانِ جہاد میں ثابت وقائم رہنا لازم ہے اور یہ آیت اِس پر بھی دلالت کرتی ہے کہ دشمنوں کا سامنا کرنے سے ڈرنا یا میدان سے ازراہِ خوف بھاگنا کبیرہ گناہ اور حرام ہے جیسا کہ دوسری جگہ صراحتاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ إِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ زَحْفاً فَلاَ تُوَلُّوهُمُ الأَدْبَارَ ۝ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (الانفال: ۱۵، ۱۶)

''اے اہلِ ایمان! جب میدانِ جنگ میں کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو اُن

17 جولائی: صوبہ لوگر.........ضلع محمد آغا.........ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.........ایک امریکی ٹینک تباہ.........6 امریکی فوجی ہلاک

سے پیٹھ نہ پھیرنا اور جو شخص جنگ کے روز پیٹھ پھیرے سوائے اس کے کہ لڑائی کے لیے پینترا بدلتا ہو یا اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو تو (سمجھو کہ) وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گیا اور اُس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے"۔

غور فرمائیے! یہاں صرف دو حالتوں کا استثناء ہے إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ یعنی جنگ کے وقت پشت پھیرنا صرف دو حالتوں میں جائز ہے۔ایک تو یہ کہ میدان سے پشت پھیرنا محض ایک جنگی چال کے طور پر دشمن کو دکھلانے کے لیے ہو حقیقتاً میدان سے ہٹنا مقصد نہ ہو بلکہ مخالف کو ایک غفلت میں ڈال کر یک بارگی حملہ پیش نظر ہو۔یہ معنی ہیں إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ کے کیونکہ تحرّف کے معنی کسی ایک جانب مائل ہونے کے آتے ہیں۔دوسری استثنائی حالت جس میں میدان سے پشت پھیرنے کی اجازت ہے یہ ہے کہ اپنے موجودہ لشکر کی کمزوری کا احساس کر کے اس لیے پیچھے ہٹیں کہ مجاہدین کی مزید کمک حاصل کر کے پھر حملہ آور ہوں۔ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ کے یہی معنی ہیں کیونکہ تَحَيُّز کے لفظی معنی انضمام اور ملنے کے ہیں اور فِئَةٍ کے معنی جماعت کے، مطلب یہ ہے کہ اپنی جماعت سے مل کر قوت حاصل کرنے اور پھر حملہ کرنے کی نیت سے میدان چھوڑے تو یہ جائز ہے۔یہ استثناء اور اس کے متعلّقات (جن کی تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے) ذکر کرنے کے بعد اُن لوگوں کی سزا کا ذکر ہے جنہوں نے استثنائی حالات کے بغیر ناجائز طور پر میدان چھوڑا یا پشت موڑی۔ارشاد ہے فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ یعنی میدان سے بھاگنے والے اللہ تعالیٰ کا غضب لے کر لوٹے اور اُن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

دوسری ہدایت: کثرتِ ذکر

میدانِ جہاد میں ثابت قدم رہنا، دشمن کے سامنے ڈٹ جانا اور پیٹھ پھیرنے کا خیال تک نہ لانا عسکری کامیابی کا پہلا زینہ ہے۔کسی سمجھ دار شخص کو اِس سے اختلاف نہیں مگر بہت سی محمود و مطلوب چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان ہزار خواہش کرتا ہے کہ وہ اسے حاصل ہو جائیں لیکن ان کا حاصل ہونا اتنا آسان نہیں ہوتا۔اپنے ماحول کا جائزہ لیجیے اور سوچیے کہ پچاس ملکوں کی جدید ٹیکنالوجی سے لیس مسلح افواج، بھاری سامان، عسکری و حربی ذرائع، جاسوسی کے وسیع الاطراف پھیلے ہوئے نیٹ ورک (جس کی ڈور اپنی ہی قوم کے منافقین کے ہاتھ میں ہو) کے درمیان چند کمزور انسانوں کا ثابت قدم رہنا اپنی ذاتی استطاعت کے اعتبار سے کہاں ممکن ہے؟ حق یہ ہے کہ اگر تائیدِ الٰہی نہ ہوتی تو کب کی بساط لپیٹ دی جاتی، مٹھی بھر جماعت صفحۂ ہستی سے معدوم ہو جاتی جیسا کہ کفار و منافقین، مرتدین و خائنین کا یہی خیال تھا مگر مخلصین مجاہدین نے یہ مشکل کام کیا اور ثابت قدمی دکھائی۔اِس استقامت کا سبب جاننے کی ضرورت ہے تاکہ ایمان و ہدایت کے معرکوں کا فلسفہ معلوم ہو جائے۔

قرآنی اسلوب تربیت:

قرآنِ حکیم کا اسلوبِ تعلیم یہ ہے کہ وہ جب کسی چیز کا حکم دیتا ہے (جس کا بظاہر کرنا مشکل ہوتا ہے) تو اسے روبہ عمل لانے کے لیے آسان تدابیر بھی بتاتا ہے، اس کی بے شمار مثالیں ہیں ایک دو ملاحظہ فرمائیں۔ارشادِ ربانی ہے:

وَآمِنُواْ بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَكُمْ وَلاَ تَكُونُواْ أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ وَلاَ تَلْبِسُواْ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُواْ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ وَارْكَعُواْ مَعَ الرَّاكِعِينَ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرہ ۴۱ تا ۴۶)

"اور جو کتاب میں نے (اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) نازل کی ہے جو تمہاری کتاب (تورات) کو سچّا کہتی ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس سے منکر اوّل نہ بنو اور میری آیتوں میں (تحریف کر کے) ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) نہ حاصل کرو اور مجھ ہی سے خوف رکھو۔اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور سچّی بات کو جان بُوجھ کر نہ چھپاؤ۔اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔(یہ) کیا (عقل کی بات ہے کہ) تم لوگوں کو نیکی کرنے کو کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کیے دیتے ہو حالانکہ تم (اللہ تعالیٰ کی) کتاب بھی پڑھتے ہو، کیا تم نہیں سمجھتے؟ اور (رنج و تکلیف میں) صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر (گراں نہیں) جو عجز و انکساری کرنے والے ہیں۔جو یقین کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں"۔

علمائے اہلِ کتاب کو خطاب ہے کہ تم دیدہ دانستہ انکارِ حق میں اول مت بنو کہ دوسرے منکرین کا بھی وبال تمہاری گردن پر ہو، دنیا کے چند ٹکوں کے عوض میرے احکام میں ہیر پھیر مت کرو، جان بوجھ کو حق کو باطل کیساتھ خلط ملط نہیں کرو، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو، ان کے دین میں داخل ہو کر باجماعت نماز پڑھو (پہلے کسی دین میں باجماعت نماز نہیں تھی اور یہود کی نماز میں رکوع نہ تھا) دوسروں کو نیکی کا حکم کرو تو خود بھی اِس پر عمل کرو، غور فرمائیے! یہود کی دینی و اخلاقی بیماریوں کا ذکر ہے۔یہ لوگ وضوحِ حق کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاتے تھے اس کی بڑی وجہ حبِ جاہ اور حبِ

17 جولائی: صوبہ ہرات .... ضلع کرخ .... مجاہدین نے فائرنگ کر کے میئر ولی جان قتل کر دیا

مال تھی، باقی جملہ خرابیاں اسی کا نتیجہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ اِن دونوں کا موثر علاج اور آسان حل تجویز فرماتے ہیں کہ صبر وصلوٰۃ سے مدد لو، صبر سے مال کی طلب اور محبت کم ہو جائے گی اور نماز سے عبودیت وتذلل آئے گا اور حبِ جاہ کم ہوگی۔ اگر صبر پر استقامت اور حضورِ دل سے نماز پڑھنا بھاری لگے تو اِس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے روبرو پیش ہونے کا دھیان کرو، عاجزی اختیار کرو۔ جس شخص کو روزِ جزا کے محاسبہ کا یقین ہو اس کے لیے تمام طاعات آسان ہو جاتی ہیں اور تمام نواہی سے بچنا ممکن ہو جاتا ہے۔

دوسری مثال:

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً فَالْمُورِيَاتِ قَدْحاً فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحاً فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعاً إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ

اِس سورت کے شروع میں تو مجاہدین کے جنگی گھوڑوں کی قسم کھائی گئی ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی سعادت مند نہیں جو اللہ کے نام پر اپنے گھوڑے سمیت قربان ہونے پر حاضر ہو، پھر مجاہدین کی سرفروشیاں، ان کے گھوڑوں کی وفا شعاریاں گنوا کر ارشاد ہے کہ انسان بہت بے وفا، احسان فراموش، حق ناشناس، ناشکرا اور نافرمان ہے إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ پھر فرمایا کہ یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس پر وہ خود بھی زبانِ حال سے گواہ ہے۔ ذرا اپنے ضمیر کی آواز سنے تو یہی ہے کہ یہ بڑا ناشکرا ہے، مخلص مجاہدوں کی قربانیاں، بہادر گھوڑوں کی وفا شعاریاں دیکھ کر بھی یہ ٹس سے مس نہیں ہوتا ہے، اس کا رب بھی اس کی بغاوت ومعصیت کو برابر دیکھ رہا ہے وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ پھر فرمایا کہ حرص وطمع، حبِ مال، حبِ دنیا نے اس کو اندھا کر رکھا ہے، دنیا کے زر، زن، زور میں اِس قدر غرق ہے کہ پروردگارِ عالم کی بندگی بھول بیٹھا، نہیں سمجھتا کہ آخرت کی ابدی زندگی میں کیا بنے گا وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ...... پھر فرمایا کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ مردہ جسم قبروں سے نکال کر زندہ کیے جائیں گے، روزِ حشر قائم ہوگا، دلوں میں چھپے ہوئے راز عیاں ہوں گے پھر نہ مال وفدیہ کام دے گا اور نہ شفاعت وسفارش کام آئے گی۔ اگر یہ نالائق لوگ سوچ لیتے، چند روزہ زندگی، فانی مال ودولت پر مفتون نہ ہوتے تو فریضہ قتال، میدانِ جہاد سے کبھی منہ نہ موڑتے اور اللہ کی راہ میں نکلنا ان کے لیے بہت آسان ہوتا۔ غور فرمائیے! خلاصہ سورت یہی ہے کہ اولاً انسان کی ایک بیماری (معصیت وکفران) تشخیص کی گئی ہے پھر اس کا سبب (حبِ دنیا) بتایا گیا ہے پھر اس کا علاج (موت کی یاد) بھی تجویز کر دیا گیا۔ گویا گناہ چھڑانے اور اطاعت کرنے کا آسان طریقہ بتایا گیا ہے۔

حاصل مطلب:

یہی اسلوب یہاں ہے اولاً اہلِ ایمان مجاہد بندوں کو حکم ہے کہ میدانِ جہاد میں دشمن کی فوج کے سامنے ثابت قدم ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر لڑیں، ڈٹ کر مقابلہ کریں، ذرا پیٹھ نہ پھیریں۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ تم انتہائی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو، زبان سے، دل سے، فکر سے ہر طرح یادِ الٰہی میں مشغول رہو اِس طرح اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کریں گے، تم پر نئی نئی رحمتیں اور عنایات ہوتی رہیں گی، اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت تمہارے ساتھ ہوگی پھر کوئی مشکل نہ رہے گی۔ اِس حکم میں نماز، دعا، تلاوت، تسبیح وتکبیر اور ہر قسم کا ذکر اللہ شامل ہے۔ میدان میں قدموں کا ثابت رہنا دل کے ثابت رہنے پر موقوف ہے۔ دل سلطان البدن ہے، رئیس الاعضاء ہے، وہی انسان کے افکار واعمال پر حاکمِ مطلق ہے۔ ذکر اللہ میں یہ تاثیر ہے کہ ذاکر کا دل مضبوط اور مطمئن ہو جاتا ہے اِس کی جہاد میں سب سے پہلے اور سب سے بڑی ضرورت ہے، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اصلی اسلحہ یہی تھا۔ ارشاد ہے:

الَّذِينَ آمَنُواْ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّهِ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد ۲۸)

میدانِ جہاد اور ذکر:

جنگ وقتال کا وقت عادۃً ایسا وقت ہوتا ہے کہ اُس میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرتا اپنی فکر پڑی ہوتی ہے۔ اسی لیے جاہلیتِ عرب کے شعرا میدانِ جنگ میں بھی اپنے محبوب کو یاد کرنے پر فخر کیا کرتے ہیں کہ وہ بڑی قوتِ قلب اور محبت کی پختگی کی دلیل ہے۔ اور سچا عاشق، حقیقی محبّ وہ ہے کہ شدائد ومصائب میں بھی، کشت وخون کی مشکل گھڑیوں میں اپنے محبوب کو نہ بھولے چنانچہ جاہلی شاعر عنترہ اپنے مشہور اشعار میں کہتا ہے

ولقد ذكرتک والرماح نواهل — مني وبيض الهند تشرب من دمي

فوددت تقبيل السيوف لانها — برقت كبارق ثغرک المتبسم

دوسرا شاعر کہتا ہے:

ذكرتک والخطي يخطر بيننا — وقد نهلت فينا المثقفة السمر

شاعر کی مراد یہ ہے اپنے محبوب سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ میں نے تمہیں اس وقت یاد کیا جب نیزے اور سفید ہندی تلواریں میرا خون پی رہی تھیں۔ میں نے تلواروں کو بوسا دینا اس لیے پسند کیا کہ اُن کی چمک تیرے مسکراتے دانتوں کی چمک سے مل رہی تھی۔ دوسرا شاعر کہہ رہا ہے کہ میں نے تمہیں یاد کیا جب کہ نیزے ہمارے درمیان لچک رہے تھے اور تیز نیزے ہمارا خون پی رہے تھے۔ قرآنِ کریم نے مجاہدین کو تلقین کی کہ وہ اس پُرخطر موقع پر اپنے محبوبِ حقیقی کو یاد کریں یعنی کثرت سے اللہ کا ذکر کریں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

17 جولائی: صوبہ قندھار..................ضلع خاکریز..................بارودی سرنگ دھماکہ..................ایساف ٹینک تباہ..................3 صلیبی فوجی ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قناعت اور دنیا سے بے رغبتی

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اگرچہ مصر کے گورنر تھے لیکن پریشان و برہنہ پا رہتے تھے۔ایک دن کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ پریشان کیوں رہتے ہیں؟ بولے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ نازونعم کی زندگی بسر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پاؤں پر نگاہ پڑی تو بولا آپ برہنہ پا کیوں ہیں؟ بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ کبھی کبھی برہنہ پا رہیں۔(ابوداؤد، کتاب الترجل)

مال و دولت دنیا کی سب سے زیادہ دل فریب چیز ہے۔اخیر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آگے اگرچہ دنیا نے اپنا خزانہ اگل دیا لیکن انہوں نے اس آب رواں سے اپنا دامن تر نہیں کیا۔حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ حمص کے گورنر تھے لیکن جو کچھ وظیفہ ملتا تھا سب فی سبیل اللہ انفاق کردیتے تھے اور خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمص میں آئے اور حکم دیا کہ یہاں کہ محتاجوں کا نام لکھا جائے، فہرست پیش ہوئی تو اس میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا۔ نام دیکھ کر تعجب سے پوچھا کون سعید بن عامر؟ لوگوں نے کہا کہ ہمارے گورنر، بولے تمہارا گورنر کیوں کر محتاج ہوسکتا ہے، ان کا وظیفہ کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا سب فی سبیل اللہ انفاق کردیتے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ حالت سنی تو رو پڑے اور ان کے پاس ہزار اشرفیوں کا توڑا بھجوادیا۔انہوں نے اشرفیاں دیکھیں تو اناللہ پڑھنے لگے۔بی بی نے سنا تو کہا کیا امیر المومنین کی شہادت ہوئی؟ کیا قیامت کی کوئی نشانی ظاہر ہوئی؟ بولے اس سے بھی بڑھ کر واقعہ پیش آیا کہ میرے پاس دنیا آئی، میرے پاس فتنہ آیا۔بی بی نے کہا تو اس کو استعمال میں لایئے۔انہوں نے اشرفیوں کو اٹھا کر ایک توبڑے میں رکھا اور صبح کو مجاہدین کو دے ڈالا۔بی بی کہا نے کچھ تو اپنی ضروریات کے لیے رکھ لیتے۔ بولے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر جنت کی ایک حور بھی دنیا میں آجائے تو زمین مشک کی خوشبو سے معطر ہوجائے اور میں اس پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دے سکتا۔

جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مال و دولت جمع کرلیتے تھے ان کو بھی اس پر افسوس ہوتا تھا۔حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ مبتلائے طاعون ہوئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عیادت کو آئے۔وہ ان کو دیکھ کر رونے لگے، بولے کیا مرض کی تکلیف ہے یا دنیا چھوڑنے کا قلق ہے؟ فرمایا کچھ نہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وصیّت فرمائی تھی کاش میں اس پر عمل کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ شاید تم کو اس قدر مال ہاتھ آئے جو ایک قوم پر تقسیم کیا جائے لیکن تم اس میں سے صرف ایک خادم اور ایک سواری پر قناعت کرنا، مجھے وہ مال ملا اور میں نے اس کو جمع کیا۔(نسائی)

بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امراوعمال سے تعلقات کو زہد وتقشّف کے خلاف سمجھتے تھے اور ان سے نہایت بے نیازی کے ساتھ ملتے تھے۔ایک بار حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھائی بھائی کہہ کر لپٹ گئے، وہ جس قدر لپٹتے تھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ان کو اپنے پاس سے ہٹاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں تمہارا بھائی نہیں ہوں، بھائی اس وقت تھا جب تم عامل نہیں ہوئے تھے۔(طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ)

حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے، ایک بار ان سے ان کے بیٹے نے کہا کہ اگر آپ بادشاہ وقت کے پاس جاتے تو آپ کو بھی فائدہ پہنچتا اور آپ کی بدولت آپ کی قوم بھی فائدہ اٹھاتی۔ بولے، لیکن مجھے خوف ہے کہ کہیں ان کی صحبت مجھے دوزخ میں نہ دھکیل دے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقروفاقہ میں مبتلا ہوگئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو ایک یہودی کے باغ میں آئے اور سترہ ڈول پانی کے کھینچے، ہر ڈول کا معاوضہ ایک کھجور قرار پایا تھا۔یہودی نے سترہ کھجوریں دیں، ان کو لے کر خدمتِ مبارک میں حاضر ہوئے۔ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ اسی طرح تقریباً دوصاع کھجور کما کر لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی تھیں اور ان کی شادی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔وہ اس قدر مفلس تھے کہ ایک گھوڑے کے سوا گھر میں کچھ نہ تھا۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خود اس گھوڑے کے لیے گھاس لاتی تھیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی سائیسی کے لیے ایک غلام بھیجا تو انہوں نے اس خدمت سے نجات پائی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک قطعہ زمین بطور جاگیر کے دیا تھا جو مدینہ سے تین فرسخ دور تھا۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا وہاں جاتیں اور وہاں سے کھجور کی گٹھلیاں اپنے سر پر لاتیں اور ان کو کوٹ کو پانی کھینچنے والی اونٹنی کو کھلاتیں۔گھر کے معمول کے کام اس کے علاوہ تھے، خود پانی لاتیں، مشک پھٹ جاتی تو اس کو سیتیں، آٹا گوندھتیں۔

☆☆☆☆☆

18 جولائی: صوبہ قندوز.......................صدر مقام قندوز شہر.......................مجاہدین کی کارروائی.......................5 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

دعوتوں اور گھروں میں کھانے پینے کو مختصر رکھیں

کسی حکیم سے پوچھا گیا کہ کتنا کھانا چاہیے تو انہوں نے بہت تھوڑی مقدار بیان کی تو سوال کرنے والے نے کہا اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ حکیم صاحب نے فرمایا:

هذاالمقدار یحملک فاذا زادفانت حامله

''یہ مقدار تجھے اٹھائے گی جب زیادہ کھائے گا تو تجھے اٹھانا پڑے گا''۔

امراض کی ایک اہم وجہ زیادہ کھانا پینا بھی ہے۔ پرانے ادوار میں زیادہ سے زیادہ دووقت کھانا کھایا جاتا تھا اور آج کئی مرتبہ کھایا پیا جاتا ہے۔ بعض گھروں میں یہ رواج ہے کہ بیڈٹی (یعنی بستر پر چائے) کا اہتمام کیا جاتا ہے پھر ناشتے کی ترتیب بنائی جاتی ہے پھر دوپہر کا کھانا کھایا جاتا ہے پھر چار بجے چائے اور بسکٹ کا اہتمام ہوتا ہے پھر رات کے کھانے کا اہتمام ہوتا ہے اس ترتیب سے رات کا کھانا دس گیارہ بجے کھایا جاتا ہے اور کھانے کے برتن دھلتے دھلتے بارہ ایک بج جاتے ہیں۔ جس سے عام طور پر مستورات کی نینداور صحت متاثر ہوتی ہے اس لیے گذارش ہے کہ کوشش کر کے کھانے کو دووقت کیا جائے۔

کھانا بڑی پلیٹوں یا پراتوں میں مل کر کھایا جائے، کھانے میں ایک سالن یا زیادہ سے زیادہ دوقسم کے سالن رکھیں جائیں، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لیے جائیں اور انہیں خشک نہ کیا جائے، دسترخوان کو زمین پر لگا دیں، ٹیبل یا میز پر کھانے سے پرہیز کریں۔ کیونکہ یہ خلاف سنت ہے، کھانے کے دوران میں اگر کوئی لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے اور یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ دنیا والے کیا کہیں گے۔ حضرت خذافہ رضی اللہ عنہ کسی سفر میں امرا کے ساتھ کھانے میں شریک تھے۔ کھانے کے دوران میں لقمہ نیچے گر گیا، وہ صاف کر کے کھانے لگے تو ایک ساتھی نے کہا کہ دنیا والے کیا کہیں گے؟ فرمانے لگے کہ کیا میں ان بے وقوفوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں؟

کھانا کھانے سے پہلے اونچی آواز میں دعا پڑھ لیں تاکہ اگر کوئی دعا پڑھنا بھول گیا ہے تو اسے بھی یاد آجائے۔ پھر سب کو بتلا دیا جائے کہ کھانا سنت کے مطابق کھائیں، زیادہ سے زیادہ افراد ایک برتن میں کھانا کھائیں۔ سالن بقدرضرورت ڈالیں، پھر کھانا کھانے کے لیے پلیٹوں کو سنت کے مطابق صاف کرنے کا اہتمام کریں۔ یہ نا سوچیں کہ لوگ کیا کہیں گے بلکہ سوچیں کہ ساری کائنات کا خالق و مالک، ساری بہاروں، رنگینیوں، سارے پھلوں، سبزیوں، لذتوں کے خالق کی رضامندی کس میں ہے، وہ کن باتوں سے راضی ہوتا ہے اور کن باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ اس عظیم محسن کی رضامندی کو سامنے رکھیں۔

اگر گھروں میں مہمانوں کی آمد زیادہ ہو:

بعض گھروں میں مہمانوں کی آمد زیادہ ہوتی ہے اور کھانوں میں اور دیگر لوازمات میں تکلفات کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اس لیے عورتیں سارا دن بہت زیادہ تھک جاتیں ہیں اور وہ گھر کے کام کے علاوہ دینی کام نہیں کر پاتیں۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے اس لیے اگر مہمانوں کی آمد زیادہ ہو تو پہلی بات یہ ہے کہ اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے توفیق دی ہے تو آپ خادم رکھیں صرف مردوں کی خدمت کے لیے۔ یا خادمہ رکھیں صرف عورتوں کی خدمت کے لیے۔ اگر اس کی استطاعت نہیں تو تصنع اور بناوٹ سے باہر آئیں اور عورتوں پر رحم کریں اور اکرام کے دیگر طریقے اختیار کریں جن کو اس تحریر میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر دعوت ہی کرنی ہے تو اس کو سادہ رکھیں کہ خوب شوربے والا سالن بنالیں، اگر دوسرا سالن بنانا ہے تو خوب شوربے والی دال کا سالن بنالیجیے، روٹیاں گھر میں آرام سے بن سکیں تو ٹھیک ورنہ باہر تندور سے منگوالیجیے۔

بزرگوں کا طریقه:

بعض گھروں میں مردوں اور لڑکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ مہمانوں کی آمد پر شہزادے اور بادشاہ بن کر بیٹھکوں اور ڈیروں پر گپیں لگاتے ہیں اور عورتوں سے فرمائشوں پر فرمائشیں کی جاتی ہیں۔ یہ ایک نامناسب طریقہ ہے، مردوں کو خود بھی چاہیے کہ مہمانوں کا اکرام کریں۔ میرے والد ماجد حضرت مولانا محمد عبداللہ غازی شہیدؒ کے پاس سارا دن مہمانوں کا ہجوم رہتا، گھر والوں پر بہت کم بوجھ ڈالتے تھے۔ کھجوریں، پھل جو کچھ میسر ہوتا وہ خود لا کر پیش کر دیتے یا پھر خود ہی باورچی خانہ میں تشریف لے جاتے اور چائے یا شربت بنا کر مہمانوں کو پیش کرتے۔ اگر والدہ کہتیں ہمیں کیوں نہیں بتلایا تو فرماتے کہ آپ لوگوں کو کیا تکلیف دیتا۔ اس لیے مردوں اور لڑکوں کو چاہیے کہ وہ شہزادے اور بادشاہ بن کر زندگی نہ گزاریں، اکرام کے لیے اٹھ کر جو چیز میسر ہو بغیر تکلفات کے پیش کر دیا کریں۔ ضرورت پڑے تو چائے، شربت، سویاں خود بنائیں اور مہمانوں کو پیش کریں، زیادہ تکلفات سے بچیں اور یہ نہ سوچیں کہ دنیا کیا کہے گی۔ زیادہ تکلفات کرنے سے انسان تھک جاتا ہے، بوجھ زیادہ پڑتا ہے اور آہستہ آہستہ اکرام میں کمی واقع ہونے لگتی ہے جب کہ اللہ والے سادگی اختیار کرتے ہیں۔ سارا دن ہر آنے جانے والے امیر ہو یا غریب، جاننے والے نہ جاننے والے سب کا مختلف طریقوں سے اکرام کرتے ہیں۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

18 جولائی: صوبہ لوگر.........ضلع برکی برق..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک ٹینک تباہ.........4 نیٹو اہل کار ہلاک

ہمیں صلیبی قبضے کے مکمل خاتمے کے علاوہ کچھ بھی قابلِ قبول نہ ہوگا!

عیدالفطر کے موقع پر حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله،أمابعد

فأعوذ با لله من الشيطن الرجيم

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: ۵۵)

''تم میں جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو (اس اتباع کی برکت سے) زمین میں حکومت عطا فرمائے گا جیسا ان سے پہلے (اہلِ ہدایت) لوگوں کو حکومت دی تھی، اور جس دین کو (اللہ تعالیٰ نے) ان کے لیے پسند کیا ہے (یعنی اسلام) اس کو ان کے (نفع آخرت کے) لیے قوت دے گا اور ان کے اس خوف کے بعد اس کو مبدّل بہ امن کردے گا، بشرطیکہ میری عبادت کرتے رہیں (اور) میرے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کریں، اور جو شخص بعد (ظہور) اس (وعدے) کے ناشکری کرے گا تو یہی لوگ فاسق ہیں''۔

مجاہد افغان قوم اور پوری امت مسلمہ کے نام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقیناً آپ رمضان المبارک میں فریضہ صیام کی ادائیگی کے بعد عید الفطر کی مبارک ساعتوں میں ہوں گے...... میں اس خوشی اور نیک بختی کے موقع پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مسلمانوں کے جہاد، صیام وقیام اور صدقات کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ میری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی نصرت کرے اور سعادت والی زندگی سے بہرہ مند فرمائے۔

آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ رواں برس بھی دلیر مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت، فدائیوں کی بے لوثی اور بے مثال قربانیوں کی بدولت جہادی میدانوں میں عظیم الشان کامیابیاں حاصل کی ہیں...... اور قابض دشمن کو حقیقی معنوں میں راہِ فرار اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے۔ میں ان کامیابیوں پر مجاہد افغان قوم اور ظلم کی چکی میں پسی ہوئی امت مسلمہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور قابض افواج کے خلاف مجاہدین کے شانہ بشانہ جم کر کھڑے ہونے اور بھرپور تعاون کرنے پر خوددار مجاہد افغان قوم کا شکر گزار ہوں۔ مجھے ان سے پوری امید ہے کہ وہ حصولِ آزادی کی اس جنگ میں مجاہدین کے ساتھ مزید تعاون کو فروغ دیں گے اور ان کے دوش بدوش کھڑے رہیں گے۔

اور میری اللہ سے التجا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو عزت اور غلبہ نصیب فرمائے، ان کے مصائب اور تکالیف کو ختم کرے۔ ظلم کے شکار اہل ایمان' بالخصوص شام اور مصر کی مظلوم عوام' کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلائے...... جنہوں نے رمضان المبارک کا پورا مہینہ کڑے مصائب میں، میدانوں، جیلوں اور ہسپتالوں میں، تشدد، قتل اور قید وبند کی صعوبتوں کا سامنا کرتے ہوئے گزارا ہے۔ اور میں اللہ سے ان کی مدد اور فتح یابی کا سوال کرتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب تدابیر اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میری اللہ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو دشمن کی خفیہ اور ظاہری سازشوں سے محفوظ رکھے، مسلمانوں کے زخمیوں کو شفایاب فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے ان کے قیدیوں کی جیلوں سے رہائی کے اسباب مہیا کرے۔

اے میرے ہم وطنو!

افغانستان میں جاری جہاد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے ہمکنار ہو رہا ہے۔ اس سال ''خالدؓ بن ولید آپریشن'' کے تحت ملک کے بیش تر علاقے غاصب دشمن کے قبضے سے آزاد کرا لیے گئے ہیں۔ اور ملک کے مختلف علاقوں میں دشمن کے وہ مراکز فتح کیے جا چکے ہیں جنہیں اس سے پہلے ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ تائید ایزدی سے دشمن کی عسکری قوت، جنگی غرور اور دبدبے کی دھجیاں اڑا دی گئیں اور اب وہ شکست کے دہانے پر کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (القمر: ۴۵)

''عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیچھے ہٹ جائے گی''۔

اور خوشی کی بات تو یہ ہے کہ پورے افغانستان میں دشمن کے خلاف برسرِ پیکار مجاہدین باہم محبوب بھائیوں کی طرح ایک قیادت اور ایک جھنڈے تلے جمع ہیں۔ آئے دن ان کی جہادی قوت مضبوط ہو رہی ہے اور مجاہدین نت نئے تجربات سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ عسکری محاذوں پر فتح مندی اور پیش قدمی کے ساتھ ساتھ مجاہدین سیاسی، ثقافتی،

18 جولائی: صوبہ خوست ...... ضلع صابری ...... بم دھماکہ ...... نیٹو فورس کا ایک ٹینک تباہ ...... 5 اہل کار ہلاک ...... 1 زخمی

ابلاغی، دعوتی، انتظامی اور اقتصادی محاذوں پر بھی نت نئی کامیابیوں سے ہم کنار ہو رہے ہیں۔ اسی طرح جہادی صفوں میں روحِ اصلاح واخلاص کی پیوستگی، باہمی تعاون اور اطاعت شعاری کا جذبہ بھی مزید پروان چڑھ رہا ہے۔

میرے ہم وطن مومن اور مجاہد بھائیو!

آپ جانتے ہیں کہ ارضِ افغانستان تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہی ہے، گزشتہ بارہ برس میں شکست کا مزہ چکھنے والا دشمن اب نئی منصوبہ بندی اور خفیہ چالوں میں مصروف ہے۔ مگر اللہ کے فضل سے ہم بھی دشمن کی ان سازشوں سے غافل نہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تمام افغانوں پر مشتمل آزاد اور عادلانہ اسلامی نظام ہی ہماری قوم کے لیے سعادت اور خوش حالی کی راہ ہموار کر سکتا ہے، ہم اپنی مسلمان قوم کی حمایت جاری رکھتے ہوئے ہرگز کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ وہ قومی یا صوبائی بنیادوں پر افغانستان کی تقسیم کا خواہاں ہو۔ ہماری دین دار قوم اپنی سرزمین کی وحدانیت کی تحفظ اور ایک ایک انچ کے دفاع کو اپنا فرضِ منصبی گردانتی ہے، اور انہیں اس بات کا یقین ہے کہ باہمی اتحاد اور اپنے مجاہد سپوتوں کے ساتھ تعاون واجباتِ دینیہ میں سے ہے، اور وطن کی آزادی اور خودمختاری کا تحفظ اس کا شرعی اور اسلامی حق ہے۔ اسی طرح ہماری مسلمان قوم ۲۰۱۴ء کے انتخابات کے نام سے دھوکہ دہی کے اس ڈھونگ میں حصّہ لینے کی ہرگز روادار نہیں جو آئندہ سال رچایا جا رہا ہے۔ اس لیے کہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ ان انتخابات کا نتیجہ افغانستان میں ان کے انعقاد سے پہلے ہی واشنگٹن میں طے پا چکا ہے۔ لہٰذا ایسے انتخابات میں حصّہ لینا گویا وقت کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں ہے۔

میں ایک بار پھر ان تمام افغانوں کو جو دشمن کی صفوں میں کام کر رہے ہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی بندوقوں کا رخ اپنی مسلمان قوم کی طرف کرنے کی بجائے حربی کافروں اور ان کے کارندوں کے سینوں کی طرف کریں۔ ہم ایسے سرفروش نوجوانوں کا استقبال ہمیشہ جواں مردوں جیسا کرتے ہیں، اور ہر اس شخص کو خوش آمدید کہیں گے جو دشمن کی صف چھوڑ کر اپنی مجاہد قوم کی آغوش میں آنا چاہے۔

اسی طرح میری اُن لوگوں سے جو خود کو اسلام اور جہاد کا حامی سمجھتے ہوئے مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈوں میں مصروف رہنے، نااتفاقی کے بیج بونے، شک اور بدگمانیاں پیدا کرنے، اور اپنا قلم اور زبانیں کفار کی بجائے مجاہدین کے خلاف استعمال کرنے والوں سے درخواست ہے اور بھائی ہونے کے ناطے انہیں مشورہ دیتا کہ وہ ایسے بے سود تخریبی اعمال سے رک جائیں۔ کیونکہ ان کی ایسی حرکات محض خودغرضی اور فکری ناپختگی پر دلالت کرتی ہیں، ان کاموں سے وہ اپنے گناہوں کی میزان مزید بوجھل کرنے کے سوا کچھ فائدہ حاصل نہیں کر پاتے۔ بہر حال وہ تمام زندہ ضمیر افغان جو صلیبی قبضے کو ناپسند کرتے ہیں اور دشمن کی مخالفت پر عملاً کمر بستہ ہیں، ہمارے اور ان کے مابین چاہے کتنا ہی فاصلہ کیوں نہ ہو وہ ہمارے بھائی ہیں، اور ہم ان کے غیرت مندانہ دینی جذبے کی قدر کرتے ہیں۔ میں ہر کس و ناکس کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ مجاہدین کے بارے میں متوقع ذاتی انتقام کے حوالے سے ہرگز پریشان نہ ہوں، اس لیے کہ ہمارا یہ جہاد ذاتی مفادات کے حصول، شخصی اغراض کی تکمیل یا اقتدار پر قابض ہونے کے واسطے نہیں ہے۔

اے دنیا والو اور میرے وطن کے باسیو!

مجھ پر یہ لازم ہے کہ ایک مرتبہ پھر افغانستان کے مستقبل کے بارے میں واضح کر دوں کہ اسلامی نظام کا قیام اور مکمل آزادی کا حصول، یہ دو ایسی بنیادی اقدار ہیں کہ جن پر ہم کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اس لیے کہ افغان قوم نے گزشتہ اور موجودہ ادوار میں ان ہی اقدار کے تحفظ کے لیے بے مثال قربانیاں دی ہیں اور تباہیوں کو جھیلا ہے، اور ان ہی دو اہداف کے حصول کے لیے لاکھوں شہدا کی قربانی دی ہے۔ پس چاہیے کہ اس خوددار قوم کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے تا کہ وہ اپنی امنگوں کے مطابق خودمختار اسلامی نظام تشکیل دے سکے۔

ملک کے داخلی نظام اور تعمیرِ نو کے حوالے سے ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ صاف، شفاف اور اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ 'اسلامی نظام' کے سوا اس بیماری کا کوئی علاج نہیں۔ افغان قوم کو چاہیے کہ وہ غیر ملکی امداد اور صلاحیتوں پر اعتماد کرنے کی بجائے ملک کی خدمت کے لیے اپنے داخلی وسائل سے فائدہ اٹھائے تا کہ ہم ان الم ناک حالات سے نکل سکیں۔ اور عوام الناس کو چاہیے کہ نئی نسل کو دینی اور عصری دونوں طرح کے علوم سے آراستہ کریں، اس لیے کہ دورِ حاضر میں علومِ جدیدہ کا حصول بھی سماجی بحالی کی اہم ضروریات میں سے ہے۔

میں ایک بار پھر کہنا چاہوں گا کہ اقتدار کے حصول کے لیے لڑنا ہمارا مطمحِ نظر نہیں، جو کوئی بھی اسلام اور ملت سے سچّی محبت اور وفاداری کا خوگر ہو، چاہے اس کا تعلّق کسی بھی قوم یا علاقے سے ہے، یہ اس کا اپنا ملک ہے۔ کوئی بھی اسے ملک کی خدمت سے نہیں روک سکتا، اور ہم سب کو یقین دلاتے ہیں (ان شاء اللہ) مل کر اس ملک کی خدمت

> اس سال ''خالد بن ولید آپریشن'' کے تحت ملک کے بیش تر علاقے غاصب دشمن کے قبضے سے آزاد کرا لیے گئے ہیں۔ اور ملک کے مختلف علاقوں میں دشمن کے وہ مراکز فتح کیے جا چکے ہیں جنہیں اس سے پہلے ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ تائیدِ ایزدی سے دشمن کی عسکری قوت، جنگی غرور اور دبدبے کی دھجیاں اڑا دی گئیں اور اب وہ شکست کے دہانے پر کھڑا ہے۔

19 جولائی: صوبہ پکتیا.................. ضلع وضوز دران.................. مجاہدین کی ہیوی مشین گن سے فائرنگ.................. ایک امریکی جاسوس طیارے کو مار گرایا

کریں گے۔اور جو بھی غاصب دشمن کے ساتھ تعاون پر پشیمان ہو، وہ ہمارا بھائی ہے اور ہم دل کی گہرائیوں سے اسے خوش آمدید کہتے ہیں۔

خارجی سیاست سے متعلّق ہمارا موقف ہماری دائمی سیاست ''لاضرر ولا ضرار'' کے عین مطابق ہے۔ہم نہ کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہماری سرزمین دوسروں کے خلاف استعمال کرے، بعینہ اسی طرح جیسا کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی دوسرا ہمارے خلاف استعمال ہو۔ہم ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں جو افغانستان کو ایک آزاد اسلامی ملک کے طور پر تسلیم کریں اور ان کا ہمارے ساتھ تعلّق استعماری چھاپ کا آئینہ دار نہ ہو، خواہ وہ بین الاقوامی طاقتیں ہوں یا ہمسایہ ممالک اور دنیا کے دیگر خطے!

واضح رہے کہ ہم نے اپنی اسی سیاست کے خدوخال سابقہ پیغامات اور سیاسی دفتر کے ذریعے دنیا تک پہنچائے ہیں۔جہاں تک سیاسی مکتب کے ذریعے قابض قوتوں کے ساتھ ملاقاتوں اور مذاکرات کی بات ہے تو ان رابطوں کا بنیادی مقصد صرف یہی ہے کہ افغانستان پر قبضے کا جلد از جلد خاتمہ ممکن ہو سکے۔کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ مجاہدین اپنے اہداف سے دست بردار ہو جائیں گے یا اسلامی اصولوں اور ملی مفادات پر کسی سودے بازی کو ترجیح دیں گے۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمیں اس سرزمین کی مکمل آزادی اور صلیبی قبضے کے مکمل خاتمے کے علاوہ کچھ بھی قابلِ قبول نہ ہوگا، اور نہ ہی اس معاملے میں کسی سے سودے بازی کی جائے گی۔اور میں اس بات کی بھی یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس بیش بہا مقصد کے حصول کے لیے کسی غیر شرعی مصلحت سے ہرگز کام نہ لیا جائے گا۔

امارت اسلامیہ کو اس بات پر فخر ہے اللہ کے فضل سے کہ کئی مشکل مراحل اور کٹھن گھڑیوں میں وہ جادہ مستقیم سے نہیں ہٹی۔اور اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ مستقبل میں بھی ہمیں اسی طرح حق پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔قطر میں امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کھلنے کے بعد سب پر واضح ہو جانا چاہیے کہ امارت اسلامیہ اپنے تمام فیصلوں میں آزاد ہے اور مضبوط اور مستقل موقف رکھتی ہے۔یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ امارت اسلامیہ اپنی مسلمان قوم کی خاطر اسلامی اصولوں اور ملی مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مشکلات حل کرنے کی بھرپور اور مخلصانہ کوششیں کرتی رہی ہے (اور ایسا کرتی رہے گی) لیکن قابض افواج اور اس کے اتحادی ان مسائل اور مشکلات کے حل کی راہ میں مختلف حیلے بہانوں سے رکاوٹیں کھڑی کرتے رہتے ہیں۔

جیسا کہ اس سے قبل بھی ہم کہہ چکے ہیں کہ امارت اسلامیہ حصول اقتدار کی پیاسی نہیں۔ہم تمام افغانوں پر مشتمل حکومت' جو اسلامی اصولوں پر قائم ہو' کے قیام کے لیے تمام افغانی دھڑوں کے ساتھ افہام اور تفہیم پر یقین رکھتے ہیں، میں واضح کرتا ہوں کہ امارت اسلامیہ ملک کو غیر ملکی قابضین کے چنگل سے آزاد کرانا اپنا دینی اور ملی فریضہ سمجھتی ہے۔اور غیر ملکی قبضہ کے خاتمہ کے بعد افغانوں کے درمیان داخلی مفاہمت کے لیے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی، کیونکہ افغان اپنے مشترکہ اصولوں اور ثقافت کی بنیاد پر باہمی افہام و تفہیم کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

قابض دشمن کو چاہیے کہ وہ گزشتہ بارہ برسوں کے تلخ تجربات سے سبق حاصل کرے، قبضے کو دوام بخشنے اور مستقل اڈوں کے قیام کے عنوان کے تحت ایک بار پھر قسمت آزمائی کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی کابل کی نام نہاد حکومت کے جھوٹے وعدوں پر بھروسہ کرے۔اس لیے کہ ان کے مقامی حواری اور حامی یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح جارحیت کے ابتدائی ایام میں انہوں نے جارحین کے سامنے افغانستان کو لقمہ تر بنا کے پیش کیا تھا اسی طرح آج بھی غیر ملکی قبضوں کے دوام کی آڑ میں ذاتی منافع کے حصول کو یقینی بنا سکیں۔

مغربی قوتوں کو اب باور کر لینا چاہیے کہ افغان قوم کبھی بھی غیر ملکیوں اور ان کے حواریوں کو برداشت نہیں کرے گی۔اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پروپیگنڈوں، اسٹریٹیجک منصوبوں، خفیہ چالوں اور امن معاہدوں کے ذریعے یا لویہ جرگہ اور مجلس وطنی کے نام پر افغانستان میں مستقل قیام کے لیے راہ ہموار کر لیں گے، تو انہیں یہ خیال اپنے دماغ سے نکال لینا چاہیے۔جب افغان قوم کو ہزاروں غیر ملکی فوجیوں کی موجودگی میں راضی نہیں کیا جا سکا تو اپنی خومختاری کی دشمن ایک قلیل سی جماعت کو وہ کیسے براشت کر لیں گے؟

اور دشمن کو یہ خواب دیکھنا بھی چھوڑ دینا چاہیے کہ اسلامی نظام کے لیے برسرپیکار عام مجاہدین اور ان کے قائدین اس کے وعدوں اور مراعات کے عوض یا دنیوی اور ذاتی مفادات کے چکر میں، یا حکومتی وزارتوں اور عہدوں کے حصول کی خاطر اپنی حقیقی جدوجہد سے دست بردار ہو جائیں گے۔

قابضین سے میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ مجاہدین کو تشدد پسند اور اعتدال پسند کے نام پر تقسیم کرنا بھی دشمن اور اس کے ہرکاروں کی خام خیالی اور بے جا پروپیگنڈا ہے۔مجاہدین تمام کے تمام اسلام کے پیروکار ہیں جن کا منہج بہت واضح اور معتدل، وہ پوری طرح متحد ہیں، اور منہجِ اسلام پر یک سوئی سے کاربند ہیں۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا(البقرة:۱۴۳)

''اور ہم نے تم کو ایک امتِ وسط بنا دیا ہے تا کہ تم (مخالف) لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو اور تمہارے اوپر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گواہ ہوں''۔

19 جولائی: صوبہ زابل.................ضلع شاہ جوئی.................مجاہدین کا حملہ.................ایک افغان فوجی افسر ہلاک

بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیموں کے بارے میں ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ وہ تمام امدادی ادارے جو سیاسی اور جاسوسی معاملات سے دوری اختیار کریں، قابض قوتوں کے لیے جاسوسی کا کام نہ کریں اور غیر اسلامی نظریات اور افکار کے داعی نہ ہوں، تو وہ ہماری پالیسی اور شرائط کے مطابق غیر جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمارے زیر انتظام علاقوں میں ہمارے ذمہ دار کمیشن کے ساتھ منسلک ہو کر کام کر سکتے ہیں، چاہے ان کا کام شعبہ صحت سے متعلق ہو، مہاجرین کے بارے میں ہو یا غذائی تقسیم اور کسی بھی دوسرے حوالے سے ہو۔

آخر میں پوری دنیا بالخصوص عالمِ اسلام، انصاف پسند اقوام وممالک اور بین الاقوامی اور اسلامی معاشروں سے امید کرتا ہوں کہ وہ انسانی ہمدردی اور اسلامی اخوت کی بنا پر مظلوم افغان عوام کے ساتھ آزادی کی اس جدوجہد میں ہر قسم کے تعاون کو یقینی بنائیں گے۔ میں شکر گزار ہوں ان لوگوں کا جو حریت واستقلال کی اس جنگ میں افغان قوم کے معاون ہیں۔

امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے لیے میری نصیحت ہے کہ وہ ان کو دی گئی تعلیمات اور جاری کردہ لائحہ عمل کی سختی سے پاس داری کریں۔ امارت اسلامیہ کی اعلیٰ قیادت اور رہ نماؤں کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی خوب کوشش کریں اور اپنے مسئولین کی مکمل اطاعت کریں۔ اس لیے کہ قوت اور کامیابی کا راز اتحاد میں مضمر ہے اور اتحاد کا مدار اطاعت پر ہے، لہٰذا پوری اطاعت سے اپنی صفوں کو متحد رکھیں۔

اسی طرح میری تمام مجاہدین کو وصیّت ہے کہ وہ علاقے جو دشمن خالی کر چکا ہے یا کر رہا ہے، وہاں پر علمائے کرام اور علاقے کے معززین کے تعاون اور مشاورت سے نظم قائم کریں، جو لوگ مجاہدین کے نام پر عوام کو تکلیف دیتے ہیں، یا مال کے بدلے اغوا میں ملوث ہیں یا جہاد کے نام پر ذاتی یا شخصی مفادات کے حصول میں منہمک ہیں، ایسے افراد ہرگز نہ تو مجاہدین ہیں اور نہ ہی ان کا امارت اسلامیہ سے کسی قسم کا کوئی تعلّق ہے۔ میں مجاہدین کو حکم دیتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ایسے افراد کو لوگوں پر ظلم وتعدی سے روکیں۔

میری مجاہدین کو وصیّت ہے کہ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کام کو مزید آگے بڑھائیں کہ عام شہریوں کا نقصان نہ ہو، اور اس کمیٹی سے تعاون کو یقینی بنائیں جو عام شہریوں کے نقصانات کے روک تھام کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔ تا کہ اہل وطن اور دنیا کو اس حوالے سے درست حقائق اور سچّی خبروں کی فراہمی یقینی بنایا جا سکے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے جانی نقصان کے حوالے سے دشمن ہمیشہ جھوٹا پروپیگنڈہ کرتا رہتا ہے۔ اور بدقسمتی سے کچھ ادارے اس جھوٹے پروپیگنڈے کی بنیاد پر رپورٹس بناتے اور شائع کرتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ عام شہریوں کو نقصانات پہنچانے یا ہلاکتوں میں خود دشمن ہی ملوث ہے۔ اگر کوئی مجاہد اس باب میں احتیاط سے کام نہیں لے گا تو مذکورہ ادارہ تحقیقات کے بعد اس کو قیادت کے سامنے پیش کرے گا، تا کہ حصول انصاف کی کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

مجاہدین یہ بھی کوشش کریں کہ دعوت وارشاد کے حوالے سے قائم کمیٹی کے ساتھ مخالف صفوں میں شامل افراد کو راہِ حق کی دعوت دینے میں ہر طرح کی معاونت کریں، تا کہ انھیں دشمن کی صف سے باہر نکال لیا جائے۔

اسی طرح مجاہدین پر لازم ہے کہ وہ قیدیوں اور زخمیوں کی خدمت کو صحت اور قیدیوں سے متعلّق کمیشن کی سفارشات کی معاونت سے یقینی بنائیں اور اسے اپنی شرعی ذمہ داری سمجھیں۔ اور ان کی یہ بھی ذمہ اری ہے کہ نئی نسل کی تعلیم وتربیت کو تعلیم وتربیت کمیشن کے جاری کردہ خطوط کے مطابق سرانجام دینے کی بھرپور کوشش کریں، تا کہ ہماری نئی نسل دینی ودنیوی علوم سے آراستہ بہترین انداز میں اپنے ملک اور افغان قوم کی خدمت کے قابل ہو سکے۔

اسلامی خیراتی اداروں اور اہلِ خیر بھائیوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ امارتِ اسلامیہ کے اقتصادی کمیشن کے ساتھ تعاون کریں تا کہ جہاد بالمال کے فریضہ کے ذریعے مجاہدین کی ضروریات اور حاجات پوری ہو سکیں۔ میں عیدالفطر کے بابرکت ایام کی مناسبت سے صاحب ثروت اور آسودہ حال مسلمانوں سے پرامید ہوں کہ وہ عید کی خوشیوں میں شہدائے کرام، قیدیوں، مہاجرین اور تنگ دست مسلمانوں کو نہ بھلائیں گے، اور ان کو اپنے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک کریں گے۔ اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں ان تمام مسلمانوں کا جو مجاہدین کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یا انہوں نے دعائیں دی ہیں، اور امید کرتا ہوں کہ وہ یہ تعاون برابر جاری رکھیں گے۔

آخر میں ایک بار پھر میں آپ سب کو عید سعید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ امت مسلمہ کو عظمت ومنزلت عطا کرے، بے شک وہ خوب سننے والا اور دعا کو قبول کرنے والا ہے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم اسلام (امیر المومنین) ملا محمد عمر مجاہد

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

۵ اگست ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆

20 جون: صوبہ لوگر.................ضلع برکی براق.................باروی سرنگ دھماکہ.................ایک امریکی ٹینک تباہ.................4 امریکی فوجی ہلاک.................3 زخمی

کلمہ توحید پر وحدتِ امت

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

اسی طرح میں اپنے اہلِ عراق کو بھی یہ دعوت دوں گا جن پر اس کٹھ پتلی حکومت کے جرائم واضح ہو چکے ہیں جس نے عراق جنگ کے دوران امریکہ اور ایران کی تابع داری میں ان پر مظالم ڈھائے ہیں......اس کے ساتھ ان نام نہاد خائن اہلِ سنت کا چہرہ بھی کھل کر سامنے آ گیا ہے جنہوں نے امریکہ اور اس کٹھ پتلی حکومت کا ساتھ دیا اور جہاد کا راستہ روکنے کے لیے سیاسی تنظیمیں کھڑی کیں جو امریکہ کے بھاگنے کے بعد اس کٹھ پتلی نظام کا حصّہ بن گئیں۔

یہ تنظیمیں عراق میں اہلِ سنت کی تباہی کا باعث بنیں، کیوں کہ ان کی وجہ سے صفوی حکومت کو اپنے پاؤں جمانے کے لیے وافر فرصت میسر آئی اور اس کے بعد انہوں نے اہلِ سنت کے گرد گھیرا تنگ کرنا شروع کیا اور وہ لوگ بھی ان کے مظالم سے محفوظ نہ رہے جنہوں نے ان کا ساتھ دیا تھا۔لیکن اب حقائق بہت واضح ہو چکے ہیں اور ہر کسی کو معلوم ہو چکا ہے کہ عراق میں اسلام، جہاد اور اہلِ سنت کے حقیقی محافظ صرف شرفا مجاہدین ہی ہیں......اور ان میں سرِ فہرست مبارک دولۃ العراق الاسلامیۃ ہے جو ابھی تک جہاد پر ڈٹی ہوئی ہے...... یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے خلاف شدید جنگ اور سختی کے باوجود اپنے عقیدے پر ثابت قدم رہے اور اسلامی اصولوں پر ذرہ برابر سودے بازی نہیں کی۔بے شک عراق کا ہر شریف، غیرت مند اور حریت پسند مسلمان، مجاہدین اور بالخصوص الدولۃ العراق الاسلامیۃ کا احسان مند ہے کہ اگر یہ لوگ استقامت نہ دکھاتے تو آج عراق میں بھی اہلِ سنت کا وہی حشر ہوتا جو ایران میں اسماعیل صفوی کے ہاتھوں ہوا تھا۔بلکہ ساری امتِ مسلمہ ان مجاہدین اور دولۃ العراق الاسلامیہ کی احسان مند ہے جنہوں نے امریکی یلغار کے سامنے ایک چٹان کا کردار ادا کیا اور خطے میں امریکہ کے مذموم منصوبے کو پاش پاش کر دیا۔انہی کی وجہ سے امتِ مسلمہ، عراق کے بعد سعودیہ اور پھر مصر کی تقسیم کے امریکی شیطانی عزائم سے محفوظ ہوئی......اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

مجاہدین اور دولۃ العراق الاسلامیہ نے امریکہ کے اس حصار کو توڑنے کے لیے عظیم قربانیاں پیش کیں۔اپنے ہزاروں شہدا پیش کیے، ہزاروں بوڑھے، بچے اور عورتیں زخمی ہوئیں اور قیدی بنیں......کتنے خاندان اجڑ گئے، کتنی عورتیں اور بچے بیوہ اور یتیم ہو گئے......ہزاروں خاندانوں کو صرف اللہ کی رضا کے لیے مہاجر اور بے گھر ہونا پڑا۔اگر چہ مغربی میڈیا اور مغرب کے زر خرید عربی چینلز اور ان کے ہم رکاب خلیج کے داڑھیوں اور پگڑیوں والے علمائے سلطان نے مجاہدین کے خلاف ایک بین الاقوامی پروپیگنڈا مہم چلائی اور ان کو بدنام کرنے کی پوری کوشش کی لیکن اس سب کے باوجود مجاہدین اور دولۃ العراق الاسلامیۃ نے کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر اپنا سب کچھ قربان کر کے اسلام اور مسلمانوں کی حرمت کا دفاع جاری رکھا......کیوں کہ انہوں نے یہ سب کچھ کسی دنیاوی نفع یا شہرت کی بجائے صرف اللہ کی رضا کے لیے کیا۔آج اللہ کے فضل سے وہ عزم و استقامت کا ایسا پہاڑ بن چکے ہیں کہ کوئی زلزلہ یا طوفان ان کی کامیابیوں اور فتوحات کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتا۔

ان کے شانہ بشانہ جبہۃ النصرۃ کے مجاہدین ہیں جنہوں نے ان کے مغرب میں اس جہادی لشکر کو منظم کرنا شروع کر دیا ہے جو ان شاء اللہ بہت جلد جبل مکبر اور مسجد اقصیٰ کے اطراف میں اسلام و جہاد کے جھنڈے گاڑے گا۔تو اے ہمارے اہلِ فلسطین! آپ کو مبارک ہو! آپ کے بھائی آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔

میری یہ ندا اپنے اہلِ فلسطین کے لیے بالعموم اور بالخصوص وہاں کے مجاہدین کے لیے ہے، جو صہیونی تکبر اور اسرائیلی بربریت کے نرغے میں ہیں اور اس کے سامنے ثابت قدمی سے ڈٹے ہوئے ہیں......اس کی اتنی بڑی اور ظالم فوجی طاقت ان کے ثبات و یقین اور توکل علی اللہ کے علاوہ کسی چیز میں اضافے کا سبب نہیں بن سکی۔

ہماری محبوب مسجدِ اقصیٰ اور بیت المقدس کے اطراف میں بسنے والے میرے بھائیو اور بیٹو! ہم جہاد اور حملہ آور صلیبی صہیونی اتحاد کے خلاف جنگ میں امتِ مسلمہ کے ساتھ متحد ہوئے بغیر ان حالات سے نہیں نکل سکتے۔سیاسی دھوکوں اور مصالحتی چالوں سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ہماری نجات کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں، کلمہ توحید اور شریعت کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے فلسطین اور ساری دنیائے اسلام کے مجاہدین کے ساتھ متحد ہو جائیں۔اقوامِ متحدہ کی غیر شرعی حاکمیت کو رد کریں، اہلِ ایمان کی ولایت کو لازم پکڑیں اور حقیر دنیا کے عوض اپنا دین فروخت کرنے والوں سے برأۃ کا اعلان کریں۔

ہم پر لازم ہے کہ مومن و مجاہد مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کریں نا کہ ان خائن لوگوں کے ساتھ جو دولتِ مشترکہ یا اقوامِ متحدہ سے نمائندگی کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ہم ان کے ساتھ کیسے مل سکتے ہیں جب کہ ہم مسلمان ہیں اور وہ لادین؟ ان سے کیسے اتحاد ہو سکتا ہے جنہوں نے فلسطین کا بڑا حصّہ خالی کر دیا ہے اور جو دشمن کے دست و بازو بنے بیٹھے ہیں؟

میرے بیت المقدس کے عزیز بھائیو! ہم کیسے ان لوگوں کی حمایت کر سکتے ہیں جو وطنی وحدت کی دعوت دیتے ہیں جب کہ ہم شریعت کی حاکمیت کی طرف بلاتے ہیں اور وہ سرحدوں سے بالاتر ریاست کی بجائے محدود ریاست کے دعوے دار ہیں۔ ہم کیسے ان کی اتباع کر سکتے ہیں جنھوں نے حیفا، عکا اور یافا کو اونے پونے داموں مسلمانوں کے دشمنوں کے ہاتھوں بیچ دیا ہے؟ ہم امریکہ اور اسرائیل کے غلاموں کے ہاتھوں میں کیسے ہاتھ دے سکتے ہیں؟۔ میرے عزیز بھائیو! ہم کیسے اقوامِ متحدہ کی رکنیت قبول کر سکتے ہیں جہاں اسلامی شریعت کی بجائے عوامی اکثریت کی بنیاد پر اور سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان کی حاکمیت ہے۔

ہم کیسے اس کی رکنیت کا سوچ سکتے ہیں جب کہ وہ فلسطین کے ایک تہائی سے دست بردار ہونے کی قرار دادیں منظور کرتا ہے، بلکہ تمام مسلم سرزمین پر قابض ممالک اس کے رکن ہیں۔ یعنی ہم چیچنیا، کشمیر، جنوبی فلپائن، سبتہ اور ملیلیا ان سب علاقوں سے دست بردار ہو جائیں کہ اقوامِ متحدہ کا چارٹر اپنے تمام رکن ممالک کی سرحدوں اور سرزمین کے احترام کا پابند کرتا ہے۔

اے میرے فلسطین کے بھائیو اور وہاں کے تمام مجاہدین! آپ کلمہ توحید پر متحد ہو جائیں اور غیروں کی ایذا پر صبر کریں آپ کا اصل معرکہ صہیونی دشمن کے ساتھ ہے، صبر کریں اور اپنی جدوجہد کو ضائع نہ کریں۔ میرے فلسطین کے بھائیو! اپنے ملک میں شریعت کو نافذ کریں اور حق سبحانہ تعالیٰ کے قول کو یاد رکھیں:

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج: ۴۱)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے''

اور قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے قصے کو یاد کریں:

قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَى رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (الاعراف: ۱۲۹)

''وہ بولے کہ تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم کو اذیتیں پہنچتی رہی ہیں اور آنے کے بعد بھی......موسیٰ نے کہا کہ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور اس کی جگہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔''

اپنے مسلمان بھائیوں کا خون بہانے اور ان کی مساجد اور گھروں کی حرمت پامال کرنے سے گریز کریں۔ یہ سب چیزیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نصرت کو مؤخر کر دیں گی۔ وطنی وحدت کے لیے اسرائیل کے ساتھ مذاکرات کرنے والے خائنوں کا ساتھ نہ دیں اور اپنے مسلمان مجاہدین سے علیحدہ نہ ہوں۔ ہم سب جانتے ہیں غزہ کی حکومت کے لیے روسی حمایت حاصل کرنے کے لیے ان میں سے ایک نے کہہ دیا تھا کہ چیچنیا کا مسئلہ روس کا داخلی مسئلہ ہے۔

اسی طرح جب مجددِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت پر استاد اسماعیل ھنیہ نے تعزیت کی تو ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا، اس پر ان میں سے ایک دمشق سے بول پڑا کہ ''یہ اسماعیل ھنیہ کی ذاتی رائے ہے''۔ اس رویے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے کیوں کہ اس میں دنیا و آخرت کا خسارہ ہے۔ صاف محسوس ہوتا ہے کہ اُس نے یہ بات بشار حکومت کو خوش کرنے کے لیے کہی جب کہ بشار نے اس ''جذبۂ خیر سگالی'' کے جواب میں حماس کو شام سے نکال دیا۔ اسی طرح اس سے اس کا مقصد امریکہ کو راضی کرنا تھا تو اسی امریکہ نے اپنے ٹینکوں اور طیاروں سے غزہ پر بم باری کی۔ انتہائی غم اور افسوس کا مقام ہے کہ امریکہ ہمارا سب سے بڑا اور اساسی دشمن ہے لیکن اکثر لوگ اس کا دوستوں کی طرح احترام کرتے ہیں۔ یہ منظر ہمیں قاہرہ میں اوباما کے خطاب کے موقع پر نظر آیا جب متعدد اسلامی تحریکوں نے اس کا استقبال کیا اور اس کے لیے تالیاں بجائیں...... جب کہ اوباما صہیونیوں کا سب سے بڑا حمایتی ہے...... یہ انتہائی دکھ اور کرب کا مقام ہے......امریکہ ہمارا اصل مجرم ہے جب کہ اسرائیل تو اس کا دیا گیا ایک زخم ہے......اور اس کے قبیح جرائم میں سے ایک بڑا جرم ہے۔

اے ہمارے فلسطین کے بھائیو! ہم چاہتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رضا پر اکٹھے ہو جائیں اور اس کے حکم کی اتباع کریں تاکہ وہ ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری نصرت کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اہلِ ایمان کی ولایت اور کفار سے برأت کا حق ادا کریں اور کلمہ توحید پر متحد ہو جائیں۔ میں تمام وطنی اور لادین تنظیموں میں موجود اصحابِ عقل و شعور اور اسلام کی محبت رکھنے والوں کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ اپنے معاملے پر غور کریں۔ مثلاً جس طرح آج 'الفتح' موساد کی ایک شاخ بن کر رہ گئی ہے اور واشنگٹن اور تل ابیب میں بیٹھے مجرموں کے ہاتھوں میں ایک کھلونا ہے۔ میرا یہی خیال ہے کہ اس میں شامل ہونے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں جنھوں نے اس کو اختیار کرتے ہوئے یہ تصور بھی نہیں کیا ہوگا کہ 'الفتح' ایسی شکل اختیار کر جائے گی۔ ان کو چاہیے کہ جلد توبہ اور واپسی کے بارے میں فیصلہ کریں قبل اس کے کہ وقت گزر جائے اور ندامت کا کوئی فائدہ نہ رہے۔

اس کے بعد میرا اگلا پیغام اپنے اہلِ صومال کے لیے ہے...... پہلے تو میں اہلِ صومال کو بالعموم اور اپنے مجاہد بھائیوں کو بالخصوص، فرانسیسیوں کے اپنے قیدیوں کی رہائی

20 جون: صوبہ ہلمند......ضلع گرم سیر......بارودی سرنگ دھماکہ......کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک

کے لیے حملے میں ناکامی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے ان کی چال کو ان پر ہی الٹ دیا اور ان کو ان کی حماقت اور غرور کا مزہ چکھایا۔

اے معزز و محترم صومالی مسلمان عوام! آیئے ہم سب کلمہ توحید پر متحد ہو جائیں، شریعت کی حاکمیت پر اکٹھے ہو جائیں اور ان لوگوں کو رد کر دیں جو لا دینیت کو رواج دینا چاہتے ہیں اور مسلمان معاشروں میں فحاشی پھیلانے کی کوششوں میں لگے ہیں۔ آیئے! ہم سب مل کر مسلمان سرزمینوں کو صلیبی حملہ آوروں سے پاک کرنے کا شرعی فریضہ ادا کریں اور کفار کی آلہ کار حکومتوں سے چھٹکارا حاصل کریں جنہیں صلیبی کا فر واشنگٹن اور لندن میں بیٹھ کر تشکیل دیتے ہیں۔

اے میرے صومالیہ کے بیٹو اور بھائیو! یہ آپ کے مجاہد بیٹے ہی ہیں جو شریعت کی نصرت اور حاکمیت کے لیے برسرِ پیکار ہیں اور صلیبی یلغار کے سامنے سینہ سپر ہیں، لہٰذا آپ ان کی پشتی بانی اور مدد و نصرت کریں اور ان کے ساتھ کلمہ توحید کی بنیاد پر اکٹھے ہو جائیں۔

اس کے بعد میں مغربِ اسلامی میں بسنی والی اپنی امتِ مسلمہ سے مخاطب ہونا چاہوں گا۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں: اے اسلام کے مغربی مورچے کے محافظین، مغربی تسلط کے خلاف آپ کی تحریک ایک صدی سے بھی زیادہ عرصے سے جاری ہے، لیکن کیا وجہ ہے کہ آپ کی جدوجہد ابھی تک نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکی؟ اس لیے کہ آپ کے اوپر مسلط فاسد بادشاہوں اور جابر متکبرین نے آپ کو تقسیم کر رکھا ہے، جو اپنے بڑے آقاؤں کے وکیل ہیں اور معاشرے پر شریعت کو نافذ نہیں کرنا چاہتے...... آپ کے مجاہد بھائی ایک طویل مدت سے اس حقیقت کو سمجھ چکے ہیں، اسی لیے انہوں نے اس وقت تک جہاد جاری رکھنے کا اعلان کیا جب تک شریعت کی حاکمیت قائم نہ ہو جائے اور آپ کے ممالک میں غیر ملکی مداخلت ختم نہ ہو جائے۔ اس لیے آپ مجاہدین کے ساتھ متحد ہو جائیں اور ان کی نصرت و حمایت کریں، کیوں کہ مجاہدین آپ کے ہمدرد اور آپ کی عصمت و حرمت اور سلامتی کے حقیقی محافظ ہیں۔ آپ اپنے مجاہد بھائیوں کی دعوت کو قبول کریں اور گمراہ ذرائع ابلاغ کی خرافات پر کان نہ دھریں' جو مغرب کے مفادات کی خاطر آپ کے سامنے مجاہدین کو بدنام کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ کیوں کہ مغرب اپنے منصوبوں کے راستوں میں مجاہدین کو سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتا ہے۔ ایک لمحے کے لیے اپنے معاشرتی حالات پر نظر ڈالیے! ہر طرف رشوت و فساد کا دور دورہ ہے، اخلاقی پستی اور معاشرتی بگاڑ اپنے عروج پر ہے، غریبوں کا استحصال کیا جا رہا ہے اور ان کے حقوق سلب کیے جا رہے ہیں۔ چوری، ڈاکہ زنی کے مالِ حرام کی فراوانی ہے، شریعت کا نام و نشان نہیں ہے، افواہوں کی پذیرائی ہے، آزادی کی ہر صدا کو کچل دیا جاتا ہے اور پورا معاشرہ مغربی صلیب کی اتباع میں مصروف ہے۔ کیا آپ کے آباؤ اجداد نے ایسے ہی معاشرے کی تشکیل کے لیے جہاد کیا تھا؟ نہیں بلکہ یہ ان غدار حکمرانوں کی کارستانی ہے جنہوں نے لاکھوں شہدا کی قربانیوں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں کفار کی جھولی میں ڈال دیا۔ فرانس، اٹلی اور سپین میں آپ کے آباؤ اجداد نے اس لیے علمِ جہاد بلند کیا تھا تاکہ ایسی اسلامی حاکمیت قائم ہو سکے جو عدل پھیلائے، شوریٰ کے نظام کو رائج کرے، ہر کمزور اور مظلوم کی مدد کرے اور متکبر غیر ملکیوں کے تسلط سے آزادی دلائے۔ لیکن فاسد حکمرانوں اور کرائے کی قاتل فوجوں نے ان کے خون اور قربانیوں پر ڈاکہ ڈالا تب آپ کے مجاہد بھائیوں اور بیٹوں کو اٹھنا پڑا تاکہ اسلامی عادلانہ شورائی ریاست کے قیام کے لیے اپنے آبا کے جہاد کو دوبارہ زندہ کریں۔ جو شریعت کی حاکمیت قائم کرے، مظلوموں کے حقوق دلائے، لوٹ مار اور فتنہ فساد کو روکے، امت کے خائن مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے اور خلافت علیٰ منہج النبوۃ کے قیام کے لیے جدوجہد کرے۔

آپ کے مجاہدین بھائی اور بیٹے آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ شریعت کی حاکمیت پر اکٹھے ہو جائیں اور اس کے علاوہ داخلی طواغیت یا خارجی کفار کی شریعت کو رد کر دیں، کیا کوئی مسلمان اس دعوت سے اختلاف کر سکتا ہے؟

یہ مجاہدین آپ کو بلاتے ہیں کہ اسلامی سرزمینوں کو غیر ملکی حملہ آوروں کے تسلط اور مداخلت سے آزاد کرائیں، کیا کسی مسلمان کو اس سے اختلاف ہو سکتا ہے؟ وہ آپ کو بلاتے ہیں کہ امتِ مسلمہ کے وسائل کی لوٹ مار کو روکنے کے لیے میدان میں اتریں، مسلمان اقوام میں اٹھنے والی عوامی تحریکوں کو شریعت کو اپنانے اور فساد کو مکمل ختم کرنے کی دعوت میں تعاون کریں اور دنیا کے ہر مظلوم کی مدد کریں...... کیا کسی مسلمان کو اس سے اختلاف ہو سکتا ہے؟ کیا اس میں کوئی شک ہے کہ اتنی عظیم قربانیوں کے باوجود بھی آپ کے ممالک میں عادلانہ راشدہ اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکی۔؟

حتیٰ کہ ہمارے محبوب تیونس میں بھی، جو ارضِ جہاد و رباط اور علم و علما کا مرکز ہے۔ النہضہ نے باشعور مسلم عوام کو حکومت تک پہنچنے کے لیے استعمال کیا اور جب ان کو حکومت مل گئی تو انہوں نے ڈھٹائی کے ساتھ اپنے شرعی فریضے کی ادائیگی سے انکار کر دیا اور اعلانیہ کہا کہ وہ شریعت کو نافذ نہیں کریں گے بلکہ شریعت کے نفاذ کا مطالبہ بھی نہیں کریں گے، نا ہی شریعت کے مخالف قوانین کو ختم کریں گے، بلکہ آئین میں بھی یہ نہیں لکھیں گے کہ آئین کا بنیادی ماخذ شریعت ہوگی۔ اس لیے میں تیونس کے ہر آزاد اور شریف مسلمان کو پکارتا ہوں کہ اپنی جماعتی اور تنظیمی وابستگی پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلّق کو ترجیح دے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ کلمہ توحید کی بنیاد پر متحد ہو جائے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

21 جولائی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............مجاہدین کے حملے............4 سیکورٹی اہل کار ہلاک............3 آئل ٹینکر تباہ

کفار و مرتدین' مجاہدینِ اسلام کے مقابلے میں شکست کھا چکے ہیں

تحریک طالبان پاکستان کے امیر محترم حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ کا عیدالفطر کے موقع پر پیغام

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہے جس نے انسانوں کی فلاح اور نجات کے لیے عظیم اور مقدس کتاب قرآن مجید نازل فرمائی جو انسانوں کو تمام دینی اور دنیاوی امور میں صرف ایک اللہ کی عبادت اور اطاعت کی تعلیم دیتی ہے اور جس پر عمل کرنے کے بعد انسان ایک اللہ کے سوا ہر قسم کی بندگی اور غلامی سے مکمل آزاد ہو جاتا ہے۔

امت مسلمہ کے غیور نوجوانو! عفت مآب ماؤں اور بہنو! ہر شعبہ زندگی سے تعلّق رکھنے والے ذی قدر مسلمان بھائیو! خصوصاً معزز علمائے کرام و طلبہ عظام اور کفار و مرتدین کی قید میں موجود میرے ہر دل عزیز اسیر بھائیو اور بہنو!

عیدالفطر کے اس عظیم موقع پر میں آپ سب کو روزہ اور عید کی مبارک باد کے ساتھ دنیا بھر میں خصوصاً پاکستان، افغانستان، شام، عراق اور مالی کے محاذوں پر مجاہدین اسلام کی احیائے خلافت کی طرف تیز رفتار پیش قدمی اور طاغوتی نظاموں کی تباہی اور بربادی کی جانب سفر کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

کفار و مرتدین گیارہ سال کی ظلم و بربریت سے بھرپور جنگ کے بعد بالآخر مجاہدین اسلام کے سامنے بے بس اور شکست خوردہ ہو چکے ہیں، الحمدللہ

ایک طرف عالمی قاتل اور ڈکٹیٹر امریکہ اپنی جان خلاصی کے لیے دوحہ قطر میں عرب حکمرانوں کے دفاتر کے چکر کاٹنے پر مجبور ہو چکا ہے تو دوسری طرف پاکستانی مرتدین مختلف سربرآوردہ شخصیات کی آڑ لے کر مجاہدین کو اپنے جال میں پھانسنے کی کوششوں میں ہیں لیکن مجاہدینِ اسلام امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی امارت وبیعت کے سائے تلے ان شاء اللہ طاغوتی نظاموں کے خاتمے اور احیائے خلافت علی منہاج النبوۃ سے کم کسی چیز پر بھی ہرگز قانع نہیں ہوں گے۔

میں اس موقع پر شام اور برما میں جاری روافض اور بدھ مت کے پجاریوں کے مظالم پر وہاں کے مظلوم مسلمانوں کو صبر کی تلقین کرتا ہوں اور عالم اسلام کے غیور نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان مظلومین کی مدد کے لیے کمربستہ ہو جائیں اور قرآنی فیصلے پر عمل کرتے ہوئے مسلح قتال شروع کریں۔

اے امت کے معزز علمائے کرام! امت مسلمہ پر کم از کم ان اندوہ ناک مظالم کے بعد تو جہاد کے فرض عین ہونے کا فتویٰ جاری فرمائیں، ورنہ حشر میں ان مظلوموں کے ہاتھوں سے آپ کا گریبان ہرگز نہیں چھوٹے گا۔ اے شام و برما کے مسلمانو! ہم پاکستان میں روافض اور بدھ مت کے پجاریوں اور ان کے محافظ پاکستانی مرتدین کو بھاری تعداد میں قتل کر کے تمہارا انتقام لیتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

محترم پاکستانی مسلمان بھائیو! تحریک طالبان پاکستان اس ملک میں سیکولر جمہوری نظام کے خاتمے اور نفاذ شریعت کے عظیم مقصد کی خاطر جہاد کر رہی ہے......اسلام کے نام پر لاکھوں مسلمانوں کی قربانی سے حاصل ہونے والے اس ملک میں سڑسٹھ سالوں سے جمہوریت اور آمریت جیسے طاغوتی نظاموں کا ہی دور دورہ ہے جس نے اس ملک کے باشندوں کو بے دینی، فحاشی و عریانی، شعائر اسلام کی توہین ومذاق، قتل و غارتگری، لوٹ مار، جاگیرداری، وڈیرہ شاہی اور مکمل بے روزگاری کے سوا کچھ بھی نہیں دیا۔

> مجاہدین اسلام کی پاکیزہ جدوجہد کو ملکی اور غیر ملکی میڈیا نے ہمیشہ نہایت منفی انداز میں پیش کیا ہے، چند ایک مقامات پر بعض بے گناہ مسلمانوں کی شہادت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا، جب کہ مجاہدین کو بدنام کرنے کی غرض سے پاکستانی مسلمانوں کی حقیقی قاتل مرتد ایجنسی آئی ایس آئی کی طرف سے عوامی مقامات اور بازاروں میں کیے گیے دھماکوں کو طالبان کے کھاتے میں ڈال کر مجاہدین کو پاکستانی عوام اور معاشرے کا قاتل ثابت کرنے کی شرمناک کوشش جاری ہے۔

اے پاکستان کے غیور مسلمانو! کبھی آپ نے اس دینی اور دنیاوی زوال و انحطاط کے اصل سبب کو بھی جاننے کی کوشش کی ہے؟ اور کیا ہر دم پاکستان کا نعرہ لگاتے وقت آپ نے اس کے قیام کے اصل مقصد کی طرف بھی ذرا توجہ کی ہے؟ کیا سڑسٹھ سالوں سے مسلسل جاری تجربے آپ کے دماغوں پر جمہوریت اور آمریت کے ہتھوڑے برساتے، زبان حال سے یوں گویا نہیں ہیں کہ ہم ہی وہ باطل ظالمانہ کفری نظام ہیں جو تمہاری مکمل تباہی کے ذمہ دار ہیں، ہم ہی نے سکندر مرزا، یحیٰ خان جیسے غدار، ذوالفقار بھٹو، ضیاء الحق اور پرویز مشرف جیسے تاریخی ڈکٹیٹر، بے نظیر، نواز شریف اور یہاں تک کہ عالمی ڈاکو اور لٹیرے زرداری تک کو تم پر مسلط کیا ہے۔

لیکن میری محبوب اور مظلوم قوم! آپ ان منحوس نظاموں سے جان چھڑا کر شریعت الٰہیہ کے پاکیزہ ترین نظام کو اپنانے کے بجائے اب بھی ان ہی باطل نظاموں کے پیچھے دوڑ رہے ہو۔

21 جولائی: صوبہ خوست............ضلع مینڈوزئی..................مجاہدین کا حملہ..................ضلعی میئر چار گارڈز سمیت ہلاک

آج عید کے اس مبارک موقع پر میں آپ کو سنجیدہ غور وفکر کی دعوت دیتا ہوں کہ اس ملک کی تباہی کے اصل ذمہ دار یہاں پر مسلط طاغوتی نظام اور شریعت الٰہیہ سے بے زار طبقات ہی ہیں......

لہٰذا اے معزز علمائے کرام! مخلص صحافی بھائیو! اور ہر طبقے سے تعلّق رکھنے والے سچّے مسلمان دانش ورو! اب اس قوم کو مزید تباہی کی طرف لے جانے والے نہ بنئے! انہیں روکو، انہیں چیخ چیخ کر بتاؤ کہ جمہوریت وآمریت تمہاری دنیا چھیننے کے بعد اب تمہارا ایمان برباد کرنے کے درپے ہے......ان کے ہاتھ پکڑ کر شریعت الٰہیہ کے قیام کے لیے جاری حقیقی کوشش میں شریک ہو جاؤ......ورنہ اللہ کے نزدیک اس قوم کی تباہی کے حقیقی ذمہ دار آپ ہی شمار ہوں گے۔

مجاہدین اسلام کی پاکیزہ جدوجہد کو ملکی اور غیر ملکی میڈیا نے ہمیشہ نہایت منفی انداز میں پیش کیا ہے، چند ایک مقامات پر بعض بے گناہ مسلمانوں کی شہادت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا، جب کہ مجاہدین کو بدنام کرنے کی غرض سے پاکستانی مسلمانوں کی حقیقی قاتل مرتد ایجنسی آئی ایس آئی کی طرف سے عوامی مقامات اور بازاروں میں کیے گیے دھماکوں کو طالبان کے کھاتے میں ڈال کر مجاہدین کو پاکستانی عوام اور معاشرے کا قاتل ثابت کرنے کی شرم ناک کوشش جاری ہے۔

میڈیا میں موجود کفار کے ایجنٹوں کو ہم تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ باز آجائیں، جب کہ سنجیدہ اور مخلص طبقے کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ حقیقی منظر کو واضح کریں، اس کے ساتھ ہی ملک بھر میں موجود تحریک طالبان کے مجاہدین کو بطور خاص تلقین کرتا ہوں کہ وہ اپنی کاروائیوں کی منصوبہ بندی کے وقت مسلمان عوام کی جان ومال کے تحفظ کا بھرپور خیال رکھیں اور کسی ایسی جگہ پر ہدف کو ٹارگٹ کرنے سے احتراز کریں جہاں عامۃ المسلمین کے نقصان کا زیادہ اندیشہ ہو اور ایسے لوگوں پر بھی کڑی نظر رکھیں جو تحریک طالبان کا نام استعمال کر کے بے گناہ متمول مسلمانوں کے اموال لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں......اور تصدیقی ثبوت ملنے پر انہیں عبرت ناک سزا دینے میں ہرگز تاخیر نہ کریں۔

عزیز دوستو! اس بات سے تو آپ بخوبی آگاہ ہو کہ پاکستانی قوم اور اسلام کے مفاد کی خاطر تحریک طالبان نے پاکستانی حکومت کو کئی دفعہ سنجیدہ مذاکرات اور جنگ بندی کی پیش کش کی لیکن عقل وشعور سے نابلد احمق حکمرانوں اور صلیب و یہود کے آلہ کار فوجی جرنیلوں نے اس کو ہمیشہ طالبان کی کمزوری سے تعبیر کر کے اپنے بیرونی آقاؤں کے حکم پر ملک وقوم پر مسلسل جنگ مسلط کرنے کو ہی ترجیح دی۔ جب کہ کئی مواقع پر معاہدوں اور مذاکرات کی آڑ میں یہود مدینہ کا کردار ادا کرتے ہوئے طالبان اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی اور معاہدوں میں طے شدہ اصولوں کی صریح خلاف ورزی کر کے ان کا الزام ہمیشہ طالبان پر ڈال کر سادہ لوح عوام کو طالبان سے ہی بدظن کیا جاتا رہا۔

ان کی آنکھیں ڈالر اور کرسی کی چمک سے خیرہ ہو چکی ہیں ملک وقوم اور اسلام کے مفاد سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہے، اب ان کی حیثیت دھوکے باز، منافق اور یہود کے آلہ کار کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، لہٰذا ان سے مذاکرات اور بات چیت چہ معنی دارد؟

تحریک طالبان نے اپنے عظیم اور محترم رہنما مولانا ولی الرحمان رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد اس سلسلہ کو معطل کر دیا ہے اور جنگ کے میدان میں ان سورماؤں کو بھرپور طریقے سے جواب دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔لیکن سنجیدہ قومی وملکی قیادت، علمائے کرام اور دانش ور طبقے میں سے کوئی بھی ان کی ضمانت دے کر ٹھوس بنیادوں پر بغیر کسی دھوکہ دہی کے بغیر بات چیت کی پیش کش کرے تو تحریک طالبان اب بھی ایسی پیش کش پر غور کر سکتی ہے۔

آخر میں اس مقدس راستے میں کفار ومرتدین کے ہاتھوں گرفتار اے اسیران اسلام! اور شہدائے کرام کے لواحقین! میں آپ کو اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیف پر صبر اور اللہ کے نزدیک بڑے اجر کی توقع رکھنے کی تلقین کرتا ہوں، ہم آپ کی تکلیف کو اپنی تکلیف جانتے ہیں اور آپ کو ہرگز بھولے نہیں ہیں، یہ تکلیفیں عارضی ہیں، شریعت کی عظیم نعمت کے مقابلے میں یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں جب کہ اس مقدس راستے میں ان مشقتوں کے پانے پر آپ خوش قسمت اور مبارک باد کے مستحق بھی ہو! اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

والسلام

آپ کا بھائی حکیم اللہ محسود

☆☆☆☆☆

21 جولائی: صوبہ قندوز..................ضلع امام صاحب..................مجاہدین سے ایک جھڑپ..................7 افغان پولیس اہل کار..................4 امریکی فوجی ہلاک

مصر......سیکولرز کا جمہوری بت پروار

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللہ والحمدللہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و آلہ و صحبہ ومن والاہ

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعد!

صلیبی، لادین، آمر فوج، مبارک کی باقیات نے امریکہ کے اشاروں اور خلیج کے مال پر چلنے والی بہت سی اسلامی تنظیموں کی مدد سے 'محمد مرسی کی حکومت کو ختم کیا۔ جہاں تک صلیبیوں کا تعلق ہے تو مرسی کی حکومت کے خاتمے پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کے بڑے قبطی پوپ (تواضروس) نے صراحتاً کہا کہ ''یہ ایک تاریخی دن ہے''۔ صلیبیوں نے محمد مرسی کی حکومت ختم کرنے کی حمایت اس لیے کی کہ اس حکومت کا خاتمہ، جنوبی مصر میں قبطی ریاست (جس کے لیے وہ عرصے سے کوشش کر رہے ہیں) کے قیام کے منصوبے کا حصّہ تھا۔ مرسی کی بار بار یقین دہانی کے باوجود، کہ وہ بطور صدر مسلمان اور عیسائی میں کوئی فرق نہیں سمجھتے اور یہ کہ ان کی حکومت دینی عقیدے کی بجائے، قومی بنیادوں پر قائم ہے، صلیبیوں نے اُنہیں برداشت نہیں کیا۔ وہ اس کے متحمل ہو ہی نہیں سکتے کہ کسی اسلامی جماعت سے وابستہ شخص مصر کا صدر بنے کیوں کہ وہ چاہتے ہیں کہ مصر کا حاکم ایسا سیکولر شخص ہو جو نا صرف امریکہ کا مخلص حامی اور موالی ہو بلکہ امریکیوں اور صہیونیوں کے مصر کو تقسیم کرنے کے منصوبے کو بھی عملی جامہ پہنائے۔ جیسے مصر سے پہلے سوڈان کو عربی وحدت کے ایک دعوے دار کے ذریعے تقسیم کیا گیا۔

اسی طرح سیکولرز کے سربراہ البرادعی نے جشن مناتے ہوئے اعلان کیا کہ '' ملکی مفاد کا تحفظ ضروری ہے''۔ یعنی مبارک اور اس کے ساتھیوں کے جرائم کی پردہ پوشی ضروری ہے جنہوں نے مرسی کی حکومت کے خلاف حملے میں شرکت کی۔ بین الاقوامی عہدوں کا بھکاری برادعی جسے امریکی آشیر باد کے ساتھ بھیجا گیا، جس نے کفار سے اپنی وفاداری نبھانے کے لیے عراق پر امریکی قبضے کی سازش کو مکمل کیا۔ سیکولرز جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے جمہوریت کا بت تراشا اور پھر محمد مرسی کی منتخب حکومت ختم کر کے اس بت کو خود ہی توڑ ڈالا۔ ایسے میں وہ جمہوریت، انتخابات اور اقتدار کی پر امن منتقلی سمیت ان تمام خرافات کو بھول گئے جن کے ذریعے وہ سادہ لوح عوام کو دھوکہ دیتے رہے ہیں۔ جب ان کے ووٹوں کے مقدس صندوق انھیں اقتدار کی کرسی تک نہ پہنچا سکے تو پھر اقتدار پر قبضے کے لیے انہوں نے کرائے کی قاتل فوج کو مدد کے لیے پکارا۔ انہوں نے آمر کو ابھارا کہ آ کر مصر کے اس آئین کو معطل کرے جو ایک خالص لادین قومی ریاست کے لیے بنایا گیا، جس میں چند جزوی شرعی احکامات کی عبارات ہیں جن کی عملی تنفیذ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن وہ اپنی دین دشمنی کی بنا پر ایسی کسی آئینی عبارت تک کو قبول کرنے کے متحمل نہ ہو سکے۔ ان کی گھڑی گئی جمہوریت ان ہی پر بھاری ہو گئی......اس لیے انہوں نے اقتدار پر قبضے کے لیے عسکری راستہ اپنایا۔

> **محمد مرسی کی حکومت اس لیے نہیں گرائی گئی کہ وہ اخوان کی حکومت تھی، بلکہ اس کے گرنے کی وجہ اس کی اسلامی شناخت تھی۔**

سیکولرز نے مصر کو کیا دیا؟ عراق کو تباہ کروانے والا البرادعی! جواب مصر کو تباہ کروانے کی ذمہ داری پوری کر رہا ہے۔ عراق پر امریکہ کے حملے کے بعد ہانس بلیکس کے مستعفی ہونے پر اسے ایٹمی ادارے کا سب سے بڑا انسپکٹر بنا کر آگے لایا گیا۔ لیکن یہ اتنی عزت اور احترامِ نفس کا حامل نہیں ہے کہ مستعفی ہو جاتا بلکہ آخری دن تک اپنی نوکری کرتا رہا۔ پھر وہاں مدت ختم ہونے کے بعد مصر بھیجا گیا کہ نئی ڈیوٹی انجام دے۔ لیکن اس کے ماضی (جو کفر کی چاکری سے بھرا ہوا ہے) کو بخوبی جاننے کے باجود ایسا دکھ بھرا فیصلہ کیا گیا جس پر دل خون روتا ہے......جب اخوان ہی نے مبارک کے خلاف عوامی تحریک میں اس برادعی کی حمایت کی اور آج وہ اسی کا پھل کاٹ رہے ہیں جو کل انہوں نے بویا تھا۔ جیسا کہ متنبّی نے کہا تھا:

کیسے کیسے مصر کا تمسخر اڑا اور ہر تمسخر ایسا کہ رونا آئے

اس کے علاوہ سیکولرز نے مصر کو کیا دیا؟ ناصری دور کی پیداوار 'حمدین صباحی'! تا کہ اس کے ذریعے ۵۶ء کی شکست، ۶۷ء کا کریک ڈاؤن، تعذیبی مراکز، ظلم کی حاکمیت اور خفیہ اداروں کا فساد دوبارہ پھیل سکے۔ اسی طرح فاسق و فاجر عبدالحکیم عامر، عبدالحمید، وردہ الجزائری اور شمس بدران وغیرہ۔ لیکن یہ امر کس قدر تکلیف دہ ہے کہ اسی حمدین صباحی کے ساتھ اخوان نے پارلیمانی انتخابات میں اتحاد کیا۔۔

اسی طرح سیکولرز کے مصر کو دیے گئے ''تحائف'' میں سے ایک عمرو موسیٰ بھی ہے......مبارک کا ایسا لالچی اور خوشامدی وظیفہ خوار' جو زندگی کی آخری رمق تک نوکری اور ترقی کی لالچ رکھتا ہے۔ پھر سیکولرز نے مصر کو 'وفد پارٹی' کا تحفہ دیا جس نے فروری ۱۹۴۴ء میں برطانوی فوجوں کے کندھوں پر بیٹھ کر حکومت پر قبضہ کیا اور اب ۲۰۱۳ء میں امریکی فوجوں کی آشیر باد کے ساتھ حکومت پر قابض ہوئی۔

21 جولائی: صوبہ لوگر......ضلع محمد آغا......باروی سرنگ دھماکہ......ایک نیٹو ٹینک تباہ......6 نیٹو فوجی ہلاک

جہاں تک غاصب فوج کا تعلّق ہے تو اس کو امریکہ نے اپنی امداد اور کورسز کے ذریعے اپنی نگرانی میں اپنی حکمت عملی کے مطابق تربیت دی ہے۔ اس کی قیادت کی ذمہ داری ہے کہ امریکہ کے احکامات بجا لائے، اس کے مفادات کا تحفظ کرے اور اس کے پروردہ اسرائیل کی حفاظت کرے۔ اسی فوج کو مبارک نے اسلامی تحریک کو کچلنے کے لیے آلہ کار بنایا اور اس کی فوجی عدالتوں نے سو سے زیادہ مسلمانوں کو سزائے موت دی۔ اسی فوج نے امریکہ کی عسکری انتظامیہ کے ساتھ کام کیا اور خطے میں ان کے اڈوں کو بڑھانے کے لیے وسائل آمدورفت، ایندھن اور ہر قسم کا تعاون فراہم کیا اور امریکیوں کے ساتھ ان کی مشقوں اور آپریشنز میں شرکت کی۔ ان میں سے مشہور النجم الساطع (چمکتا ستارہ) نامی جنگی مشقیں تھیں جن میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے قاہرہ میں کسی اسلامی حکومت کے قیام کی صورت میں اسے ختم کرنے کے لیے سمندر سے مصر پر حملہ کرنے کی تربیت کی۔ یہی مصری فوج ہے جس نے افغانستان اور عراق پر بمباری کے لیے صلیبی جنگی طیاروں کو اپنے ہوائی اڈے فراہم کیے۔ اسی مصری فوج نے افغانستان پر صلیبی حملے میں صلیبیوں کے ساتھ شرکت کی۔ اسی مصری فوج نے غزہ کا محاصرہ کیا اور وہاں کام کرنے والوں کی ناکہ بندی کی۔ آج مصر کی فوج بھی بعینہٖ پاکستان اور ترکی کی فوج کی طرح، امریکہ کی منشا کے مطابق پسِ پردہ داخلی سیاست پر حکمران ہے اور جب حالات کا تقاضا ہو تو براہِ راست مداخلت کر کے اقتدار پر قبضہ کر لیتی ہے۔ جیسا کہ مرسی کی حکومت کے خلاف فوجی انقلاب کی شکل میں ہوا۔

جہاں تک مبارک کی باقیات کا تعلّق ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امارات سے احمد شفیق کی قیادت میں مرسی حکومت پر حملے کی حمایت کی۔ انہی میں سے ایک عبدالمجید محمود ہے، جو ابن الوقتی میں اپنی مثال آپ ہے، جو جلادوں کی زبان وقلم اور ان کا ترجمان ہے۔ اس موقع پر وہ فوراً واپس مصر پہنچا تا کہ نئے سیٹ اپ میں بھی وہی اہمیّت حاصل کر سکے جو اسے حسنی مبارک کے دور میں حاصل تھی۔ جب اس نے وزارتِ دفاع میں رہتے ہوئے حسنی مبارک کی حمایت کی خوب تربیت حاصل کی اور اُن کے نائب کے منصب تک پہنچ گیا۔ ان ہی میں سے شیخ الازہر ہے جو مبارک کے فاسد ترکے سے انھیں ورثے میں ملا ہے۔ جو آمروں کے انقلاب کی تائید کے لیے تیار بیٹھا تھا، جیسے اس نے مبارک کی تائید کی تھی اور اس کے خلاف جدوجہد کی حرمت کا فتویٰ دیا تھا۔

افسوس تو اس بات پر ہے کہ اسلام سے نسبت رکھنے والے لوگوں کا ایک گروہ بھی ان کے ساتھ متفق ہو گیا۔ یہ لوگ سمجھوتے پہ سمجھوتہ کرتے گئے حتیٰ کہ اس حال کو پہنچ گئے۔ پہلے انہوں نے عوامی جمہوریت کی بنیاد پر قائم سیاسی عمل میں شامل ہونے کو قبول کیا حالانکہ وہ اس کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر دوسری دفعہ انہوں نے اس قانون کے تحت جماعت بنانے کو تسلیم کیا جو دینی بنیاد پر جماعت بنانے کو ناجائز قرار دیتا ہے اور اپنی جماعت سے 'دین' کی صفت ہٹا دی۔ تیسری دفعہ انہوں نے اُس وقت سمجھوتہ کیا جب اسرائیل کے ساتھ معاہدوں کو نہ صرف قبول کیا بلکہ ان معاہدوں کی اطاعت والتزام اور ان کی خلاف ورزی نہ کرنے پر زور دیا۔ چوتھی دفعہ وہ مزید جھکے جب انہوں نے سیکولرازم، عوامی جمہوریت اور قومی ریاست کی بنیاد پر بنے لادین دستور کا اقرار کیا۔ اب پانچویں دفعہ انہوں نے گراوٹ کی انتہا کر دی، جب ضرورت کے تحت اسی جمہوری سیاسی نظام کے خلاف انقلاب میں آمر فوج، سیکولر اور صلیبیوں کے ساتھ شریک ہو گئے جس کی پاکیزگی وہ بیان کرتے تھے اور غاصب فوج کی رضا حاصل کرنے کے لیے اسی متبرک دستور کے قتل میں شریک ہو گئے جس پر وہ فخر کرتے تھے۔

ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو شراب کی تجارت کا یہ جواز دے کہ وہ بسترِ مرگ پر اپنے بیمار بیٹے کے علاج یا اپنے گرے ہوئے گھر کی تعمیر کے لیے مال اکٹھا کرنے کی خاطر اضطراری طور پر یہ تجارت کر رہا ہے۔ پھر حیرت انگیز طور پر وہ خود ہی اپنے بیٹے کے قتل یا گھر کو منہدم کرنے میں شریک ہو جائے۔ پھر اس سب کے بعد بھی شراب کی تجارت جاری رکھے۔ کیوں کہ اس توجیح سے اس کا مقصد اضطرار کو دور کرنا نہیں تھا بلکہ اپنی تجارت جاری رکھنے کا جواز گھڑنا تھا۔ محمد مرسی کی حکومت اس لیے نہیں گرائی گئی کہ وہ اخوان کی حکومت تھی، بلکہ اس کے گرنے کی وجہ اس کی اسلامی شناخت تھی۔ اخوان کی حکومت نے اپنی استطاعت کے مطابق امریکہ اور سیکولر طبقات کو خوش کرنے کی پوری کوشش کی لیکن وہ اخوان سے راضی نہیں ہوئے نہ ہی انہوں نے اس کی حکومت پر اعتماد کیا، کیوں کہ وہ اخوان کے اس شعار کو نہیں بھولتے ''الجهاد سبيلنا و موت في سبيل الله اسمى امانينا'' (جہاد ہمارا راستہ ہے، اور اللہ کے راستے کی موت ہماری سب سے بڑی تمنا ہے) اگرچہ اخوان اس شعار کو چھوڑ چکی ہے اور اس کی جگہ ''الاسلام ھوالحل'' کو اپنا شعار کہتی ہے لیکن صلیبی اور سیکولر اس کو نہیں بھولتے۔

> میں اپنے ہر بھائی کو پکارتا ہوں کہ اپنے تمام وسائل اور ذرائع اس راستے میں لگا دے جس سے شریعت کی حاکمیت کو نفع پہنچے اور عامۃ المسلمین کو شریعت کی ایسی حاکمیت کی دعوت دینے میں شامل ہو جائے جس میں شریعت کسی کی محکوم نہ ہو۔

لہٰذا مصر میں جو کچھ ہوا وہ اسلام کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے جمہوری طریقے کی ناکامی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس سے پہلے ایسی بڑی اور بدترین ناکامی کی مثال نہیں ملتی۔ یہ الجزائر اور فلسطین میں ہونے والی ناکامی سے کہیں زیادہ بڑی اور بدتر

21 جولائی: صوبہ قندہار.................. ضلع پنجوائی.................. بارودی سرنگ دھماکہ.................. ایک افغان ٹینک تباہ.................. 13 افغان فوجی ہلاک

ہے۔اس مرتبہ اخوان جمہوری طور پر مناصبِ صدارت و وزارت تک بھی پہنچ گئے اور انہوں نے پارلیمنٹ اور شوریٰ میں بھی اکثریت حاصل کر لی لیکن اس سب کے باوجود انہیں قوت کے ذریعے حکومت سے علیحدہ کر دیا گیا۔اس لیے وہ لوگ جنھوں نے مرسی حکومت کی مدد کی میں انہیں بطور نصیحت چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں:

سب سے پہلے اس بات کا اقرار کریں کہ شریعت انتخابات یا جمہوریت میں نہیں ہے۔بلکہ شریعت، شریعت ہے اور جو کچھ اس سے خارج ہے وہ اس کا حصّہ نہیں ہو سکتا۔شرعی احکامات کی اتباع کرنے والا' احکاماتِ شریعت کے حوالے سے کامل طور پر یکسو ہوتا ہے۔شریعت تو اس بات کو واجب قرار دیتی ہے کہ شرعی حاکمیت کا دفاع کیا جائے، اسے مضبوطی سے پکڑا جائے اور شریعت کو تمام دساتیر اور قوانین سے بالاتر کیا جائے۔مرسی کا ایک ایسی لادین، قومی جمہوری ریاست کے صدر کے طور پر انتخاب جو قومی وابستگی، جمہوریت کی حاکمیت، سائیکس پیکو اور ورلڈ کٹشنر کی قائم کردہ حدود پر یقین رکھتی ہو اور شریعت کی حاکمیت، اسلامی اخوت اور دیارِ اسلام کی وحدت کی منکر ہو' قطعی طور پر شریعت کے منافی ہے......آپ نے مجلسِ قانون ساز، پارلیمنٹ اور صدارت سمیت ہر سطح کے انتخابات اور رائے شماریوں میں حصّہ لیا اور کامیابی بھی حاصل کی......لیکن اس سب کے باوجود انہوں نے آپ کو حکومت سے علیحدہ کر دیا اور قبول نہیں کیا۔آپ نے شریعت کے نفاذ سے پہلو تہی کر کے وطنیت، قومیت، قومی رابطے اور عوامی حکومت کو قبول کر لیا......انسانوں کے بنائے ہوئے فاسد نظامِ عدالت کو عزت دی اور قوانینِ فاسدہ کی حکمرانی کا اقرار کیا......لیکن دیکھ لیجیے! پھر بھی انہوں نے آپ کو قبول نہیں کیا......آپ نے اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ امن اور سیکورٹی کے معاہدات کے احترام کا اقرار کیا، لیکن اس سب کے باوجود انہوں نے آپ کو رد کر دیا۔آپ یہ بھول گئے کہ جمہوریت پر مغرب کی اجارہ داری ہے اور کسی اسلامی تحریک سے منسلک شخص چاہے جتنے بھی سمجھوتے کر لے اور جمہوریت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے جتنا بھی نیچے گر جائے، اسے اس کی اجازت نہیں ملے گی، سوائے ایک شرط کے! کہ وہ اپنی فکر و عمل اور سیاست و معیشت میں مکمل طور پر مغرب کا بندہ بن جائے۔

درحقیقت اپنی جدوجہد کے دوران آپ دو انتہائی اہم امور سے غافل ہو گئے:

اول: اس کشمکش کی عقائدی نوعیت، کہ یہ جھگڑا دراصل ایمان و کفر کے مابین ہے......یہ کسی قومی رابطے کی بنیاد پر سیاسی جماعتوں کا مقابلہ نہیں ہے بلکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ یا غیر اللہ کی حاکمیت تسلیم کرنے کا مسئلہ ہے۔

دوم: جس امر کو آپ نے نظرانداز کر دیا وہ اس کشمکش کی واقعاتی نوعیت ہے، کہ یہ کسی ملک کی قومی جماعتوں کا آپس میں تنازعہ نہیں ہے بلکہ اس میں ایک طرف صلیبی اور صہیونی ہیں اور دوسری طرف ان کے مدِ مقابل دینِ اسلام ہے۔اگر آپ تحریک کے آغاز سے ہی دینی لوگوں کو شریعت کی حاکمیت، اسرائیل سے تعلقات ختم کرنے، فاسد عدالتی نظام، آمر فوج اور مبارک کی باقیات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اکٹھا کرتے۔اگر آپ ان اہداف پر عوام کو جمع کر کے ان کے حصول تک اپنی تحریک کو جاری رکھتے، تو آپ کیسے شکست کھا سکتے تھے؟ اس صورت میں آپ کو ذرہ برابر نقصان یا خسارے کا اندیشہ نہیں تھا کیوں کہ آپ کی تحریک خالص اللہ کی رضا اور اسلامی عقیدے پر ثبات کی خاطر ہوتی۔یہ لادین طبقات اور غلامانِ امریکہ آپ کے ساتھ کیا کر لیتے؟ آپ کو حکومت سے روکتے؟ تو وہ انہوں نے اب بھی آپ کو حکومت سے علیحدہ کر دیا! امریکہ آپ سے ناراض ہو جاتا؟ تو وہ اب بھی ہو گیا ہے۔وہ آپ کو قید میں ڈال دیتے؟ تو وہ اب بھی آپ کو گرفتار کر چکے ہیں۔آپ کا خون بہاتے؟ تو وہ اب بھی آپ کو قتل کر رہے ہیں اور آپ کے گھروں اور مسجدوں میں گھس رہے ہیں۔کیا آپ ریاستی تائید سے محروم ہو جاتے؟ تو وہ اب بھی سب آپ کے خلاف جمع ہو گئے ہیں۔کیا فوج آپ کے خلاف آپریشن کر دیتی؟ تو وہ اب بھی آپ کے خلاف انقلاب لے آئی ہے اور آپ کو کچل رہی ہے......میں معاذ اللہ یہ سب کچھ کسی سے مخالفت کی وجہ سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرض کی صحیح تشخیص کی نیت سے بیان کر رہا ہوں تاکہ علاج کے لیے صحیح دوا تجویز کی جا سکے۔

> لہٰذا مصر میں جو کچھ ہوا وہ اسلام کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے جمہوری طریقے کی ناکامی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

میں اسلام کی نصرت کی چاہت رکھنے والے ہر مخلص اور شریف مسلمان کو دعوت دیتا ہوں کہ مسلمانوں کے ساتھ کلمہ توحید کی بنیاد پر متحد ہو جائے۔میں اپنے ہر بھائی کو پکارتا ہوں کہ اپنے تمام وسائل اور ذرائع اس راستے میں لگا دے جس سے شریعت کی حاکمیت کو نفع پہنچے اور عامۃ المسلمین کو شریعت کی ایسی حاکمیت کی دعوت دینے میں شامل ہو جائے جس میں شریعت کسی کی محکوم نہ ہو اور یہ کہ امت امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ امن و سلامتی کے محاذوں اور اسلام سے انحراف اور دشمن کی غلامی کی تمام صورتوں کو رد کر دے۔ میں مصحفِ کریم کے لشکروں کو پکارتا ہوں کہ مصحف کے اسی معرکے میں شریک ہو جائیں جس کی دعوت امام حسن البناء شہیدؒ نے دی تھی۔

و آخر دعوانا أن الحمدلله رب العالمین، وصلی الله علیٰ سیدنا محمد وآله و صحبه وسلم۔والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته۔

☆☆☆☆☆

22 جولائی: صوبہ قندہار......ضلع میوند......ریموٹ کنٹرول بم حملہ......3 نیٹو اہلکار ہلاک

معرکۂ گیارہ ستمبر کے فدائیوں کو امرائے جہاد کا ہدایت نامہ

ترجمہ: استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

امیرِ محترم، صاحبِ سیف و قلم، شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ ورعاہ) نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب فرسان تحت رایۃ النبی میں بہت سی قیمتی ایمانی و عسکری نصیحتوں پر مشتمل اس تاریخی ہدایت نامے کے منتخب حصے نقل کیے ہیں جو ستمبر کی مبارک کارروائی سے پچھلی رات کو کارروائی میں شریک فدائی ساتھیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ذیل میں اس ہدایت نامے کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اس ہدایت نامے کا ہر ہر لفظ ایمان کو جلا بخشتا ہے اور دلوں کا زنگ دھو ڈالنے کا ذریعہ ہے۔ جس بندۂ خدا نے بھی یہ تحریر لکھی ہے، ایسی غیر معمولی ایمانی کیفیات میں ڈوب کر لکھی ہے جس کو سمجھنا بھی ہم جیسے زنگ آلود قلوب والوں کے لیے سہل نہیں۔ اس تحریر کو پڑھنے سے اس بات کا فیصلہ بھی بآسانی کیا جا سکتا ہے کہ گیارہ ستمبر کا معرکہ نعوذ باللہ یہود کی سازش تھی یا کچھ اولیاء اللہ کی غیرتِ ایمانی سے لبریز جہد جسے محض توفیقِ الٰہی نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا؟ اس تحریر کو پڑھنے سے یہ سمجھنا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ فدائی کارروائیوں میں شریک بھائی کیسے عالی ایمان اور پاکیزہ کیفیات کے حامل، توحید کی حقیقت کا ادراک رکھنے والے اور رب کی معیّت سے لطف اندوز ہونے والے مجاہدین ہوتے ہیں فدائی حملوں کے خلاف فتاویٰ دینے والے سرکاری مولوی صاحبان بھی کچھ لمحے توقف کر کے اس تحریر کو پڑھ لیں شاید کہ انہیں احساس ہو جائے کہ وہ ایمان کی کیسی بلندیوں پر فائز ان عجیب بندگانِ خدا پر زبان کھولنے کی جرات کرتے ہیں!

یہ ہدایات شہیدی کارروائیوں پر روانہ ہونے والے ہر بھائی کی خدمت میں بندۂ فقیر کی جانب سے ایک چھوٹا سا تحفہ ہے جو رب کی جنتوں کی جانب سفر کے آخری مراحل میں اس کے لیے زادِ راہ بھی ثابت ہوگا اور ان شاء اللہ اس کے قدم جمانے کا ذریعہ بھی بنے گا اس تحفے کے بدلے مجھے اپنے فدائی بھائیوں سے کچھ نہیں درکار سوائے دل کی گہرائی سے نکلی دعاؤں کے جو میری مغفرت کا باعث بھی بن جائیں۔ آیئے اب دل کی آنکھوں سے اس ہدایت نامے کو پڑھیے اللہ ہمارے قلوب کو بھی ایمان سے لبریز کر دے، شہادت کا شوق دل میں جگا دے اور خاتمہ بالخیر نصیب فرما دے!

پہلا مرحلہ:

۱۔ موت پر بیعت کریں اور اپنے دل میں اس بیعت کی تجدید کرتے رہیں۔

۲۔ کارروائی کے منصوبے کو ہر پہلو سے اچھی طرح سمجھ لیں اور دشمن کی جانب سے ردعمل اور مزاحمت کی توقع بھی رکھیں۔

۳۔ سورۃ توبہ و انفال کو پڑھیں اور ان کے معانی پر غور و تدبر کریں۔ اور بالخصوص اس بات پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے شہدا کے لیے کیسی دائمی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں۔

۴۔ اس رات میں اپنے آپ کو یاد دہانی کراتے رہیں کہ آپ نے اس کارروائی کے تمام مراحل کے دوران سمع و طاعت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہے کیونکہ عنقریب آپ ایسے فیصلہ کن مراحل کا سامنا کرنے لگے ہیں جن میں سو فیصد سمع و طاعت لازم ہے۔ پس اپنے آپ کو امیر کی بات سننے اور ماننے کے لیے تیار کریں اور اس اہم فریضے کی ادائیگی کا جذبہ خود میں بیدار کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(الأنفال: ٤٦)

اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۵۔ قیام اللیل کا اہتمام کریں اور خوب گڑگڑا کر گریہ و زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد و تمکین مانگیں، فتح مبین مانگیں، کاموں میں آسانی طلب کریں اور یہ دعا کریں کہ اللہ ہم پہ پردے ڈالے رکھے۔

۶۔ کثرت سے اللہ کا ذکر کریں اور جان لیں کہ بہترین ذکر قرآن کی تلاوت ہے۔ میرے علم کی حد تک اس بات پر علماء کا اجماع ہے اور ہمارے لیے تو بس یہی بات بہت ہے کہ یہ زمین و آسمان کے خالق کا کلام ہے، وہ خالق جس سے ملاقات کے لیے آپ رواں دواں ہیں۔

۷۔ اپنے دل کو صاف کر لیں ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک کر لیں اور دنیا نامی کسی بھی چیز کو بھول جائیں بھلا دیں! کھیل کا وقت گزر گیا وہ وعدہ جو برحق تھا آ پہنچا ہم نے زندگی کے کتنے ہی اوقات ضائع کر دیے...... کیوں نہ اب یہ چند لمحات اللہ کا قرب پانے اور اس کی اطاعت کرنے میں ہی صرف کریں؟

۸۔ پورے شرح صدر کے ساتھ اس کام کی طرف بڑھیں کیونکہ اب آپ کے اور آپ کے اگلے نکاح کے درمیان محض چند لمحات کا فاصلہ ہے۔ ایک پاکیزہ و دل پسند زندگی کا

22 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... مجاہدین کے ساتھ جھڑپ .... 2 اعلیٰ افغان فوجی کمانڈروں سمیت 8 فوجی ہلاک

آغاز ہوا چاہتا ہے، ہمیشہ کی نعمتیں اور انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کی صحبت سامنے ہی کھڑی ہے اور یقیناً ان سے بہتر ساتھی و رفیق کوئی نہیں۔ ہم اللہ سے اس کے اس فضل کا سوال کرتے ہیں۔ پس آپ اچھے امور سے نیک شگون لیں کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر کام میں نیک شگون لینا پسند فرماتے تھے۔

۹۔ پھر یہ بات بھی اچھی طرح ذہن میں جما لیجیے کہ اگر آپ کسی آزمائش میں مبتلا ہو گئے تو آپ کیا کریں گے؟ کیسے ثابت قدم رہیں گے؟ اور کیسے اللہ کی طرف رجوع کریں گے؟ جان لیجیے! کہ جو کچھ آپ کو پہنچا ہے آپ اس سے بچ نہیں سکتے تھے اور جس سے بچ گئے وہ کبھی پہنچنے والا نہیں تھا اور یہ یقین رکھئے کہ آزمائش اللہ کی طرف سے ہی ہوتی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے گناہوں کو مٹائے۔ پھر یہ یقین بھی رکھئے کہ یہ بس چند لمحات ہیں، پھر اس تکلیف نے اللہ کے اذن سے چھوٹ جانا ہے۔ پس خوش بخت ہے وہ جو اللہ تعالیٰ کے یہاں اجرِ عظیم کا مستحق بن جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ (آل عمران: ۱۴۲)

کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں کون وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں جانیں لڑانے والے اور اس کی خاطر صبر کرنے والے ہیں۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی یاد رکھئے:

وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ......(آل عمران: ۱۴۳)

''اور تم تو موت کے سامنے آنے سے پہلے (راہِ حق میں) مرنے کی تمنا کر رہے تھے سو (وہ اب تمہارے سامنے آ گئی اور) تم نے اس کو (کھلی آنکھوں) دیکھ لیا''۔

اور یہ فرمان بھی کہ

كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ..(البقرة: ۲۴۹)

''بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آ گیا ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے''۔

اور یہ مبارک فرمان بھی کہ:

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (آل عمران: ۱۶۰)

''اگر اللہ تمہاری مدد پر ہو تو کوئی طاقت تم پر غالب آنے والی نہیں، اور وہ تمہیں چھوڑ دے، تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کر سکتا ہو؟ پس جو سچے مومن ہیں ان کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے''۔

۱۱۔ اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو مسنون دعاؤں کی پابندی کی یاددہانی کرواتے رہیں اور ان دعاؤں کے معانی پر غور و فکر کا اہتمام کریں (یعنی صبح و شام کے اذکار، کسی نئے شہر میں داخل ہونے کے اذکار، کسی نئی جگہ پر اترنے کے اذکار، دشمن سے ٹکراؤ کے وقت کے اذکار وغیرہ)

۱۲۔ دم کرنے کا اہتمام کریں (اپنے آپ پر، اپنے سامان پر، اپنے کپڑوں پر، اپنی چھری پر، اپنے آلات پر، اپنے شناختی کارڈ پر، اپنے پاسپورٹ اور ویزا پر اور اپنے تمام دستاویزات پر)۔

۱۳۔ روانگی سے قبل اپنے اسلحے کو اچھی طرح دیکھ لیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: تم میں سے جو شخص ذبح کرنے لگے وہ اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحے کو راحت پہنچائے۔

۱۴۔ اپنا لباس اچھی طرح کس لیں کیونکہ یہ ہمارے صالح اسلاف کا طریقہ ہے (اللہ ان سے راضی ہو)۔ وہ معرکے سے قبل اپنا لباس اچھی طرح کس لیتے تھے۔

۱۵۔ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں اور اس کے اجر پہ غور و فکر بھی کریں۔ اس کے بعد اذکار کا اہتمام کریں اور اپنے کمرے سے باہر نکلیں تو وضو ہی کی حالت میں۔

دوسرا مرحلہ:

جب ٹیکسی آپ کو ایئرپورٹ تک لے جا رہی ہو تو گاڑی میں کثرت سے اللہ کا ذکر کریں (سواری کی دعا، نئے علاقے کی دعا، نئی جگہ کی دعا اور دیگر اذکار)۔

جب آپ ایئرپورٹ پر پہنچ جائیں اور ٹیکسی سے اتریں تو نئی جگہ اترنے کی دعا پڑھیں اور اس کے بعد بھی جہاں جہاں جائیں وہاں یہ دعا پڑھنے کا اہتمام کریں۔ مسکرائیے اور مطمئن ہو جائیے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کے ساتھ ہے اور ملائکہ آپ کی حفاظت کر رہے ہیں بغیر اس کے کہ آپ کو اس کا شعور ہو۔ پھر یہ دعا پڑھئے (اللّٰهُ اَعزُّ مِن خَلقِهِ جَمِيعاً) اور یہ دعا کہ (اللّٰهُمَّ اكفِنِيهِم بِمَا شِئتَ) اور یہ دعا (اللّٰهُمَّ اِنّا نَدرَأُ بِكَ فِي نُحُورِهِم وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِم) اور یہ دعا کہ (اَللّٰهُمَّ اجعَل لَّنا مِن بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِم سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُم فَهُمْ لَا يُبْصِرُون) اور یہ ذکر بھی پڑھیں (حَسْبُنَا اللهُ وَنِعمَ الْوَكِيل)۔ اور اسے پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ذہن میں رکھیں:

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (آل

22 جولائی: صوبہ لوگر............ضلع برکی برق............مجاہدین کا گھات لگا حملہ............3 نیٹو اہل کار ہلاک............4 زخمی

عمران:۱۷۳)

''جن سے لوگوں نے کہا کہ: تمہارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں ان سے ڈرو تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا کہ : ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''۔

پس یہ ذکر پڑھ لینے کے بعد آپ دیکھیں گے کہ آپ کے کام آپ کی کسی قسم کی قوت اور طاقت کے بغیر ہی کس طرح سے آسان ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس کے جو بندے یہ ذکر کہہ دیں اللہ ان کو یہ تین چیزیں دیں گے :

۱۔وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔

۲۔انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۳۔وہ اللہ کی رضا والے رستے پہ چلیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَانقَلَبُواْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُواْ رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ(آل عمران:۱۷۴)

''سو اس (ایمان و یقین اور صدق و اخلاص) کے نتیجے میں وہ اللہ (کی طرف) سے ملنے والی بڑی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس لوٹے، اس حال میں کہ کسی (تکلیف اور) برائی نے ان کو چھوا تک نہیں، اور انہیں اللہ کی رضا کی پیروی کا شرف بھی حاصل ہو گیا، اور اللہ بڑا ہی فضل فرمانے والا (اور نوازنے والا) ہے''۔

یاد رکھئے! کہ دشمن کی مشینیں، ان کے حفاظتی دروازے اور ان کی ٹیکنالوجی یہ سب کی سب اللہ کے اذن کے بغیر نہ نفع دے سکتی ہیں نہ نقصان۔اسی لیے اہلِ ایمان ان سے خوف نہیں کھاتے۔ان چیزوں سے خوف تو صرف شیطان کے ساتھی کھاتے ہیں جو درحقیقت شیطان سے ڈرتے ہیں اور اللہ ہی ہمیں شیطان کا ساتھی بننے سے اپنی پناہ میں رکھے!

یاد رکھئے! خوف ایک عظیم عبادت ہے اور یہ عبادت اللہ ہی کے لیے خالص ہونی چاہیے کیونکہ وہی اس کا اصل مستحق ہے۔مذکورہ بالا آیات کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءهُ(آل عمران:۱۷۵)

''(اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ) وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے تمہیں ڈرا رہا تھا''۔

شیطان کے اولیا درحقیقت مغربی تہذیب کے گرویدہ وہ لوگ ہیں جن کے سینوں میں اس گندی تہذیب کی محبت و عظمت انڈیل دی گئی ہے اور جن کے دل و دماغ پر اس تہذیب کے کمزور و بے حقیقت ساز و سامان کا خوف چھا چکا ہے۔اللہ رب العزت تو یہ فرماتے ہیں کہ :

فَلاَ تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ(آل عمران:۱۷۵)

''سو (آئندہ) تم ان سے ذرا بھی نہ ڈرنا اور ہم سے ڈرتے رہنا اگر تم (واقعی) مومن ہو''۔

پس ذہن نشین کر لیجیے کہ خوف ایک عظیم عبادت ہے اور اللہ کے اولیا اور اس کے مومن بندے اپنے واحد اور احد رب کے سوا جس کے ہاتھ میں ہر شے کے خزانے ہیں، کسی کو اس عبادت کا مستحق نہیں سمجھتے۔اہلِ ایمان اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی تمام چالیں ناکام فرما دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ذَلِكُمْ وَأَنَّ اللّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ(الأنفال:۱۸)

''یہ معاملہ تو تمہارے ساتھ ہے اور کافروں کے ساتھ معاملہ یہ ہے کہ اللہ ان کی چالوں کو کمزور کرنے والا ہے''۔

اسی طرح آپ پر لازم ہے کہ آپ اس عظیم ذکر کا اہتمام کریں جس کا شمار افضل ترین اذکار میں ہوتا ہے، یعنی لا الہ الا اللہ۔لیکن اس بات کا بھی پورا اہتمام کریں کہ آپ پر نگاہ رکھنے والے کسی بھی شخص کو یہ محسوس نہ ہو کہ آپ ذکر کرنے میں مصروف ہیں۔اس ذکر کی فضیلت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے واضح ہوتی ہے کہ جس نے دل کے یقین کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

نیز اس کی فضیلت سمجھنے کے لیے یہ جاننا بھی کافی ہے کہ یہ ایک جملہ، عقیدہء توحید کا خلاصہ ہے، وہ توحید جس کی دعوت کو بلند کرنے اور جس کے جھنڈے تلے قتال کرنے کے لیے آپ اپنے گھروں سے نکلے ہیں، وہ توحید جس کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ اور آپ کی اتباع کرنے والوں نے جہاد کیا اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

اور ہاں اس بات کا بھی اہتمام کیجیے کہ آپ پر پریشانی یا اعصابی تناؤ کے اثرات نظر نہ آئیں، شاداں و فرحاں رہیں، شرحِ صدر اور اطمینانِ قلب کے ساتھ ہر قدم اٹھائیں کیونکہ آپ ایک ایسے کام میں مصروف ہیں جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ کی رضا پانے کا ذریعہ ہے اور اسی لیے اللہ سے امید ہے کہ یہ وہ مبارک دن ہے جس کی شام آپ جنت میں حورعین کے ساتھ کریں گے۔

اے نوجوان! موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراؤ کیونکہ تم ہمیشہ باقی رہنے والی جنت کی طرف بڑھ رہے ہو!

تیسرا مرحلہ:

جب آپ ہوائی جہاز پر سوار ہوں تو اپنا پہلا قدم رکھتے وقت جہاز میں عملاً داخل ہونے سے قبل اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کریں اور ذہن میں یہ بات تازہ کر لیں کہ

22 جولائی: صوبہ میدان وردک.................صدر مقام میدان شہر.................ریموٹ کنٹرول بم حملہ.................ایک امریکی ٹینک تباہ.................6 امریکی فوجی ہلاک

آپ جہاد فی سبیل اللہ کے ایک معرکے میں داخل ہو رہے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سب سے بہتر ہے۔

جب آپ جہاز کے اندر چلے جائیں اور اپنی کرسی پر بیٹھ جائیں تو وہاں بیٹھ کر بھی اذکار کہیں اور وہ معروف دعائیں جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا، اہتمام سے پڑھیں۔

پھر جب جہاز دھیرے دھیرے چلنے کا آغاز کرے تو آپ سفر کی دعا پڑھیں کیونکہ آپ کا اپنے مالک کی طرف سفر شروع ہو چکا ہے اور کیا ہی کہنے اس مبارک سفر کے! پھر جب جہاز اڑان بھرے اور اپنی پرواز شروع کر دے تو آپ سمجھ لیں کہ اب صفوں کے ٹکرانے کا وقت آ گیا ہے۔ پس اللہ کی کتاب میں مذکور یہ دعا پڑھیں :

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ(البقرة: ۲۵۰)

''اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر، ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر''۔

اور اس آیتِ مبارکہ میں مذکور دعا بھی لبوں پر جاری رکھیں :

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلاَّ أَن قَالُواْ ربَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ(آل عمران: ۱۴۷)

''اُن کی دعا بس یہ تھی کہ: اے ہمارے رب، ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرما ہمارے کام میں تیرے حدود سے جو کچھ تجاوز ہو گیا ہوا ُسے معاف کر دے، ہمارے قدم جما دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر''۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی یہ دعا بھی پڑھیں کہ :

اَللّٰهُمَّ مُنزِلَ الْكِتَابِ، مُجْرِيَ السَّحَابِ، هَازِمِ الْاَحْزَابِ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِم، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُم۔

اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، ان کو شکست دے اور ہمیں ان پر فتح دے۔ اے اللہ ان کو شکست دے اور ان کو ہلا مار۔

اس موقع پر اپنے لیے اور اپنے سب ساتھیوں کے لیے فتح، نصرت اور تمکین کی دعا کریں۔ یہ دعا کریں کہ آپ کے نشانے ٹھیک ہدف پر بیٹھیں اور دشمن کو نہایت کاری ضرب لگے اور اللہ سے ایسی شہادت طلب کریں کہ وقتِ شہادت آپ آگے بڑھ رہے ہوں، پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہ ہوں اور صبر کے ساتھ اجر کی نیت لیے شہادت کی طرف لپک رہے ہوں۔

اس کے بعد آپ میں سے ہر ایک کارروائی میں اپنا اپنا کردار سنبھالنے کے لیے تیار ہو جائے اور اس کردار کو ایسے عمدہ طریقے سے ادا کرنے کا عزم کرے کہ اللہ آپ سے راضی ہو جائیں۔

اس موقع پر آپ زور سے اپنے دانت پیسیں جیسا کہ ہمارے اسلاف معرکے کے آغاز سے عین قبل کیا کرتے تھے۔ پھر جب لڑائی کا آغاز ہو تو مردوں والی ضرب لگائیں۔ ان ابطال کی طرح آگے بڑھیں جو دنیا کی طرف واپس پلٹنا نہ چاہتے ہوں اور تکبیر بلند کریں کیونکہ تکبیر سے کافروں کے دلوں پر رعب پڑ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کریں:

فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ(الأنفال: ۱۲)

پس تم (کس کس کر) ضربیں لگاؤ ان کی گردنوں پر، اور کاٹ ڈالو ان کے پور پور (اور جوڑ جوڑ) کو۔

جب آپ ذبح کریں تو جس کافر کو بھی قتل کریں اس کا مال اٹھا لیں کیونکہ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ ہاں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مقتول کا مال سلب کرنا آپ کو دشمن کی خیانت یا اس کے کسی حملے سے غافل نہ کر دے۔

اور اپنی ذات کے لیے انتقام نہ لیں بلکہ اپنی ہر ضرب اور ہر ہر قدم اللہ ہی کے لیے خالص کر لیں۔ پھر کافروں کو قید کرنے کی سنت پر عمل کریں اور انہیں قید بھی کریں اور قتل بھی کریں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے :

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّهُ يُرِيدُ الآخِرَةَ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (الأنفال: ۶۷)

''کسی نبی کے لیے یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں جب تک کہ وہ زمین میں دشمنوں کو اچھی طرح کچل نہ دے۔ تم لوگ دنیا کے فائدے چاہتے ہو، حالانکہ اللہ کے پیش نظر آخرت ہے، اور اللہ غالب اور حکیم ہے''۔

غنیمت لینا ہرگز نہ بھولیں، چاہے پانی پلانے کا ایک کپ ہی کیوں نہ ہو جس میں موقع ملنے پر آپ خود بھی پانی پیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پانی پلائیں۔

پھر جب وعدۂ برحق کا وقت آ پہنچے اور وہ لمحہ آ جائے جس کا انتظار تھا تو اپنی قمیص پھاڑ کر اس فی سبیل اللہ موت کے استقبال میں سینہ کھول دیں اور زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھیں۔ اور اگر آپ کے بس میں ہو کہ ہدف سے ٹکرانے سے چند لمحے قبل آپ نماز شروع کر دیں اور آپ کا خاتمہ اسی حالت میں ہو تو کیا ہی کہنے! اور کم از کم اتنا اہتمام تو ضرور کریں کہ آپ کے آخری کلمات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوں۔

اور اس کے بعد ان شاء اللہ، اللہ کی رحمت کے سائے میں جنتِ فردوس میں ملاقات ہوگی!

☆☆☆☆☆

23 جولائی: صوبہ غزنی.................ضلع قرہ باغ.................فدائی حملہ.................17 امریکی ہلاک.................درجنوں زخمی

شہدائے گیارہ ستمبر میں سے دو ابطال کی وصیتیں

ترجمہ: حمزہ عبدالرحمٰن

شہیدخالد محمد عبداللّٰہ المحضار رحمہ اللّٰہ:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! اپنی محبوب امت کے لیے میری یہ وصیّت ہے :اے امتِ اسلام اور بیت المقدس ، ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے گہوارۂ وحی اور ساری دنیا میں برسرِ پیکار مجاہدین بھائیو!

ہم کتاب اللہ کو تھامے، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے اپنا عہد نبھانے جا رہے ہیں۔ ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

يَـا أَيُّهَـا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (التحریم:۹)

''اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے''۔

اور فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُواْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ(التوبۃ: ۲۸)

''اے ایمان والو! مشرک تو نجس ہیں تو اس برس کے بعد وہ خانہ کعبہ کے پاس نہ جانے پائیں''۔

اور ہمارے محبوب نبی علیہ الصلاۃ والسلام (میرے ماں باپ ان پر فدا ہوں) نے مرض الوفات پر فرمایا تھا:

اخرجوا المشركين من جزيرة العرب

''مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو''۔

لیکن ان عرب حکمرانوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ساری امت کے ساتھ خیانت کی اور پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ معراج (بیت المقدس) کو بیچ دیا اور پھر خیانت کی انتہا کرتے ہوئے بلادِ حرمین کو بھی امریکی نصرانیوں کے حوالے کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

اس لیے ہم نے اس مقدس جہاد کا اعلان کیا، تاکہ بطل مجاہد یحییٰ عیاش شہید رحمہ اللہ کی سنت کو دہراتے ہوئے اس دین کی خاطر فدائی استشہادی کارروائی کریں اور اللہ کے دشمنوں کی نجاست کا راستہ روکیں۔ اس ذاتِ باری کی قسم جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میری شدید خواہش ہے کہ اگر میری ہزار جانیں بھی ہوں تو انہیں اس دین کی خاطر قربان کر کے اس امت کے مقدسات اور خزانوں پر حملہ آور اللہ کے دشمن غاصبوں کا دفاع کروں۔ ہم ان کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ یہ زمین اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ہے اور اس کی مدد آنے والی ہے اور یہ امتِ اسلام کے وہ نوجوان ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے دین اور مقدسات کی نصرت کے لیے بیچ دیا ہے۔

میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ میرے قول و عمل میں اخلاص نصیب کرے اور اپنے راستے کی مقبول شہادت عطا کرے اور آخرت میں ہمیں انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ اکٹھا کرے اور وہ بہترین ساتھی ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلاَ تَـحْسَبَـنَّ الَّـذِيْـنَ قُتِـلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ○فَـرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِـالَّـذِيْـنَ لَـمْ يَلْـحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ○يَسْتَبْشِـرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ(آل عمران: ۱۶۹۔۱۷۱)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔

....

شہیدسالم الحازمی بلال مکی رحمہ اللّٰہ:

تمام تعریفیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اسلام اور جہاد کی نعمت عطا کی اور اس کی ذات قابلِ تعریف ہے جس نے ہم پر یہ احسان کیا کہ ہم اس کاروائی میں شرکت کر سکیں جس کے ذریعے ہم کفار کے غیظ وغضب میں اضافہ کر سکیں گے اور کفر وطواغیت کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیں گے۔ بے شک یہ کاروائی بندر اور خنزیر کی اولاد کو ذلیل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ انہی کاروائیوں کے ذریعے امریکی جزیرۃ العرب سے نکلیں گے اور بے شک انھیں یہاں سے نکالنا ہم پر واجب ہے۔ (بقیہ صفحہ ۲۷ پر)

23 جولائی: صوبہ میدان وردک .... ضلع سید آباد .... شہیدی حملہ .... 14 امریکی فوجی ہلاک .... 6 شدید زخمی

امتِ مسلمہ پر معرکۂ گیارہ ستمبر کے فیوض و برکات

استاذ عبداللہ العدم شہید رحمۃ اللہ علیہ

منگل کے اُن مبارک حملوں نے امتِ محمدیہ علی صاحبھا السلام کے بیٹوں پر لاتعداد مثبت اثرات مرتب کیے اور ان کے حق میں برکات کے ظہور کا پیش خیمہ ثابت ہوئے۔اس معرکے کے تمام منافع اور ساری خیرِ عظیم سے تو صرف وہ علی القدیر ذات ہی واقف ہے جس نے جاں نثارانِ اسلام کی اس مختصر جماعت کے لیے اس حملے کی راہیں ہموار کیں......جنہوں نے باطل کے ایوانوں کو لرزا کر رکھ دیا، ان کی بنیادیں ہلا ڈالیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے برسرِ پیکار تکبر و بغاوت کے علم بردار فلک بوس برجوں کو ریزہ ریزہ کر دیا(کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں سینٹر دنیا میں سود کے لین دین کا سب سے بڑا مرکز تھے)۔گیارہ ستمبر کے حملوں نے امتِ مسلمہ کی نوجوان نسل کو کئی دہائیوں پر محیط غفلت کی نیند سے بے دار کر دیا۔جنہیں ایک طویل عرصے سے شکست خوردہ نظریات کے حامل سیاست دانوں اور دانش وروں نے ایسی غنودگی میں مبتلا کر رکھا تھا جو لگاتار امت کو ہزیمت اور پستی کی گھاٹیوں میں دھکیل رہی تھی (**ولاحول ولاقوۃ الاباللّٰہ العلی العظیم**)۔

امت کی نوجوان نسل کے قلوب کو پراگندہ کرنے کے لیے عرب و عجم کے طواغیت'نصرانی آقاؤں کے ایما پر اپنے سارے وسائل جھونک رہے ہیں،اسی منظر نامہ میں ان معرکوں نے نوجوانانِ امت کے اذہان میں اسلامی غیرت، دینی حمیت اور نخوتِ محمدی کی روح بیدار کر دی......اس سے ہر اس مسلمان کے لیے ایک قابلِ تقلید عملی مثال قائم ہوگئی جو امت کی سربلندی اور خلافت کے قیام کی جدوجہد میں مصروف ہے۔مغرب کے تجزیہ نگاروں نے لکھا کہ''جہاں امریکہ کے اقتصادی اور عسکری مراکز کو نشانہ بنانا اس کے لیے ذلت و ناکامی کا باعث بنا اس سے بڑھ کر خطرناک اس کا یہ پہلو ہے کہ اس سے آنے والے لوگوں کے لیے اہداف کی نشاندہی ہوگئی ہے''۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹاگون کی مغربی معاشرے میں اہمیّت کی وجہ سے ان کی تباہی سے مجاہدین نے جہاں امریکیوں اور دنیا بھر میں مغربی تہذیب اور جمہوریت کے پیروکاروں کو احساسِ ہزیمت میں مبتلا کیا اس کے ساتھ ساتھ آئندہ کا لائحہ بھی پیش کر دیا،جس کی وجہ سے وائٹ ہاؤس،مجسمۂ حریت اور ایفل ٹاور سمیت ان کی سب تہذیبی علامتیں مستقل خطرے اور مجاہدین کے نشانے پر ہیں۔اس حملے کے عظیم اثرات سے کوئی مردہ دل اور بے بصیرت انسان ہی انکار کر سکتا ہے۔ایک طویل مدت کی خاموشی اور جمود کے بعد ان حملوں کی وجہ سے کتنے ہی نفوس توحید کی حاکمیت اور حلاوتِ ایمانی کا مزہ چکھنے کے لیے اللہ کے راستے میں نکل پڑے۔کتنے ہی شہدا نے اپنی معطر سیرتوں سے ہمارے فخر میں اضافہ کیا،جن کے ابدی زندگی پانے والے چہروں کو دیکھ کر ہدایت و انابت کی حقیقت واضح ہوئی اور اس دین کی سربلندی کے لیے سرگرداں نفوس کے لیے عزت و کرامت کے معانی زندہ ہوگئے۔

اس حملے سے امت کے دلوں میں کئی عرصے بیٹھے ہوئے''ناممکن الحصول'' کے مفہوم کا خاتمہ ہوگیا۔جس نے ان کے دماغوں کو مفلوج اور ان کے اعصاب کو شل کر کے انھیں حالات کا غلام بنا رکھا تھا۔توحید و سنت کے حامل ان انیس موحد جاں بازوں نے اس مفہوم کو پاش پاش کر دیا اور امت کے شکست خوردہ ذہنوں کے اعتماد کو بحال کیا اور ان کے دلوں میں امید کی ایک نئی کرن پیدا کی۔اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ آج بھی امتِ مسلمہ کی گود ایسے فرزندانِ توحید سے خالی نہیں جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کی توفیق سے امریکہ جیسے معبُودانِ باطلہ پر عذاب مسلط کر سکتے ہیں اور انفرادی کوشش سے بھی صلیب کے علم برداروں کی ناک کو خاک آلود کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ اگر اللہ سبحانہ تعالیٰ پر صادق توکل اور عزمِ مصمم ہو تو موت کا خوف اور دنیا کی محبت انسان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ امت زرخیز امت ہے اور ہر دور میں ایسے جاں باز اور بہادر ابطال پیدا کرنے کی قدرت رکھتی ہے جو کفار پر اس کی ہیبت اور کرامت کے احیا کا کام کرتے ہیں۔وہ کرامت جس پر آج تثلیث کے نصرانی بیٹے حملے آور ہیں اور جسے مسیلمہ کذاب جیسے وارثوں نے مغرب کے ہاتھ بیچ دیا ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کے لیے اس امت کو ذبح کر رہے ہیں۔یہ حملے امتِ مسلمہ کے لیے بہت بابرکت ثابت ہوئے۔اس سے اسلامی غیرت اور ایمانی اخوت کا شعور بیدار ہوا اور امت کو پہلی دفعہ اس بات کا احساس ہوا کہ وہ سب ایک مشترکہ خطرے کی زد میں ہیں۔دشمن کا ان سب سے بغض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہے اور یہ بھی کہ ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان بھائی کی نصرت فرض ہے چاہے ان کے درمیان لاکھوں میل کی مسافت کیوں نہ ہو۔حقیقت تو یہ ہے کہ ان مبارک حملوں کے ردِ عمل میں احمق جارج بش کی تقریروں اور جدت پسندوں کی انتقامی سیاست نے مسلمانوں میں ایمانی اخوت کو زندہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ایک بہت بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ اتنی مدت سے کفار کے ظلم اور بربریت میں پسنے والے اہلِ ایمان کو قرونِ اولیٰ کے معرکوں کی مثل صدیوں بعد یہ منظر نظر آیا کہ مسلمانوں نے کفار کی سرزمین پر جا کر ان پر حملہ کیا۔

امریکہ اور نصرانیت کی اسلام دشمنی بھی کھل کر سامنے آگئی۔ان کے دلوں میں اسلام اور اہلِ اسلام کے لیے چھپا ہوا بغض باہر نکل آیا۔صلیبی یکے بعد دیگرے اہلِ اسلام کے بارے میں غضب ناک ہونے لگے،پہلے کیمپ ڈیوڈ میں سولہ ستمبر کو بش نے صلیبی

جنگ کا اعلان کیا۔اس اعلان کے کچھ ہی دیر بعد کینیڈا کے فوجی سربراہ نے دنیا کو اس اہم صلیبی جنگ میں ساتھ دینے کا کہا۔اسی طرح امریکی نائب وزیر دفاع، برطانیہ کی پارلیمنٹ اور کئی ائمۃ الکفر نے اسے اسلام کے خلاف صلیبی جنگ قرار دیا۔یوں اس معرکے کی برکت سے امریکہ کی مفسد صلیبی ریاست اور یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی واضح ہوئی جسے کئی کتابوں اور بیانات سے بھی یوں واضح نہیں کیا جاسکتا تھا۔

ایک اور بڑی خیر جو اس حملے سے حاصل ہوئی کہ ہزاروں مسلمان جو پڑھائی یا مستقل رہائش کے لیے کافر مغربی ممالک کی طرف جانا چاہتے تھے، رک گئے یا روک دیے گئے۔یوں کتنے مسلمانوں کا دین، کردار اور اخلاق، تباہی اور انحطاط سے محفوظ ہو گئے۔ الجزیرہ نے اس حملے کے پانچ سال بعد اکتالیس ہزار مسلمانوں سے اس موضوع پر سوال کیا کہ وہ مغرب جانا چاہتے ہیں؟ اور ان میں سے تقریباً پچھتر فی صد نے نفی میں جواب دیا۔بلکہ اب صورت حال یہ ہے کہ مغربی ممالک کی نئی سیکورٹی پالیسی کی سختی کی وجہ سے مغرب کی طرف جانے والوں سے وہاں سے بھاگنے والوں کی شرح کہیں زیادہ ہے۔

اس حملے کے اہم فیوض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امت کی نئی نسل بہت سی شرعی اصطلاحات سے دوبارہ متعارف ہوئی جو عرصے سے اسلامی معاشرے میں مفقود ہو چکی تھیں اور ان کا تصور اور احکامات منسوخ ہو چکے تھے۔مثلاً شریعت کی حاکمیت، خلافت کا قیام، الولاء والبراء، امت کے حکمرانوں کی دین سے خیانت اور صلیبیوں کی غلامی، ایمان و کفر کی بحثیں، علمائے سوء، جبر سلطان، صلیبی کافر اور اسی طرح رافضیوں کا کفر اور اس طرح کی کئی اور اصطلاحات زبان زدہ خاص و عام ہو گئیں۔انہی حملوں کی بدولت مسلمانوں پر مسلط طواغیت کا کفر واضح ہوا، مجاہدین کے اخلاص کو سند ملی، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے امارتِ اسلامی افغانستان کی بڑھوتری، نکھار اور ترقی کا انتظام فرمایا، پاکستان کے آزاد قبائل میں جہاد و استشہاد کی نئی روح پھونکی گئی۔شمالی اتحاد کی خباثت کھل کر سامنے آئی، امریکی فوج اور سیکورٹی کی ہیبت اور کبر خاک میں مل گیا، امتِ مسلمہ کو استشہادی حملوں کا ہتھیار ملا اور یوں اسلام کی سربلندی اور کفر کی ذلت کے کئی اسباب اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان مبارک حملوں کے ذریعے پیدا فرما دیے۔یہ ایک نہ ختم ہونے والی فہرست ہے لیکن ہم اس کو یوں سمیٹتے ہیں کہ یہ مبارک حملہ روزِ قیامت تک اس بات پر گواہ رہے گا کہ آخری زمانے میں چند اجنبی مجاہدین کا ایک گروہ اٹھا تھا جن کی ایمانی نخوت، غیرت اور مردانگی نے انھیں اپنی دنیا، اپنے دین پر قربان کرنے پر مجبور کر دیا اور وہ ایک اللہ واحد کے علاوہ تمام جھوٹے معبودوں کا کفر کرتے ہوئے غاصب صلیبیوں اور ان کے کاسہ لیس مرتدین اور ملحدین پر ٹوٹ پڑے۔انہوں نے غلامی اور ذلت کے غبار کو ہٹانے کے لیے اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔وہ اپنی تلواریں سونت کر دشمن کے قلب کی طرف لپکے اور پوری قوت سے اس کی شہ رگ پر ضرب لگائی تاکہ اپنے رب کے دین کا انتقام اور بے گناہ شیر خوار بچوں، بیواؤں اور یتیموں کا بدلہ لے سکیں اور ان ضعیف اہلِ سنت کی نصرت کر سکیں جن پر مرتدین کا معبود امریکہ صرف اس لیے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے کہ وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شہدائے گیارہ ستمبر میں سے دو ابطال کی وصیتیں

اسی لیے میں نے اس عملیہ میں شرکت کا ارادہ کیا ہے اور میں اس پر مکمل مطمئن ہوں اور انتہائی شرف محسوس کرتا ہوں کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جو اس راستے میں نکلے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ مجھے شہدا میں قبول کرے۔میں صرف اس دین کی نصرت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اس کاروائی میں شرکت کر رہا ہوں۔ہم اللہ کے دشمنوں کی اپنے اوپر یلغار اور ان کے ہمارے بارے میں شریر منصوبوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَدَّت طَّآئِفَةٌ مِّنۡ أَهۡلِ ٱلۡكِتَـٰبِ لَوۡ يُضِلُّونَكُمۡ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ أَنفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُونَ(آل عمران: ٦٩)

(اے اہل اسلام) بعضے اہل کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں مگر یہ (تم کو کیا گمراہ کریں گے) اپنے آپ کو ہی گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے۔

اگر ہم اپنے غمگین حالات پر ایک نظر ڈالیں تو ہمیں ہر جگہ مسلمانوں کا خون بہتا ہوا نظر آئے گا۔انہی حالات نے مجھے راہِ جہاد میں نکلنے اور اس کاروائی میں شرکت پر آمادہ کیا۔ہماری مسجدِ اقصیٰ جو یہودیوں کے ظالمانہ تسلط میں ہے، اس دین کی یہ مقدس سرزمین چھپے اور اعلانیہ ہر طرح سے ان کی نجاست سے آلودہ ہو رہی ہے اور جزیرۃ العرب جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانیہ دشمنوں امریکہ اور برطانیہ کی فوجوں کے ناپاک قدموں تلے روندا جا رہا ہے۔جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو''۔

تو اے مسلمانو! آپ کہاں ہیں جب کہ آپ کا مقدس قبلہ اول، مکہ مکرمہ اور مدینۃ النبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطرے میں ہیں۔

میں یہاں سے امریکہ کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اللہ کے لشکر روانہ ہو چکے ہیں اور ہماری یہ کاروائی اعلائے کلمۃ اللہ، امت کی نشاطِ ثانیہ اور تمہیں جزیرۃ العرب سے نکالنے کے لیے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد کا نقطہ آغاز ہے۔میں تمام مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تخلّف (سستی) کو ترک کر کے جہاد کے لیے نکل آئیں۔ہمارے حالات اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آئیں اور یہ دین اس وقت تک قائم نہیں ہوگا جب تک ہم اس کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ کو قائم نہیں کریں گے۔

☆☆☆☆☆

23 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع کجاکی .... مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ........ دو ایساف ٹینک تباہ........ 8 فوجی ہلاک

میں نے دیکھا تو وہی چہرے جو خواب والے جنات تھے وہ میرے سامنے میرے کھڑے ہیں

برادر عدنان رشید حفظہ اللہ

مشرف حملہ کیس میں پھانسی کی سزا پانے اور آٹھ سال قید و بند میں رہنے کے بعد بنوں جیل پر مجاہدین کے حملے میں بحفاظت نکلنے والے عدنان رشید بھائی کی مجلّہ نوائے افغان جہاد سے ہونے والے گفتگو مجاہدین کی نذر ہے۔

سوال: کیا آپ کو پتہ تھا کہ وہ کس تاریخ کو آئیں گے؟

جواب: تاریخ کا تو پتہ نہیں لیکن اتنا معلوم تھا کہ پروگرام بن رہا ہے، کوئی ترتیب بن رہی ہے لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ کب بن رہی ہے، کون بنا رہا ہے......اتنا پتہ تھا کہ کچھ لوگ بنا رہے ہیں......لیکن اس میں ایک مزے کی بات بھی آپ نوٹ کر لیں کہ رہا ہونے سے پندرہ بیس دن پہلے میں نے ایک خواب دیکھا......خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنات آئے ہیں اور جنات کون ہیں مجاہدین جنات ہیں......وہ آئے ہیں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہے اور مجھے جیل سے نکالا ہے......میں ان کے ساتھ اُڑ رہا ہوں اور ایک جگہ پر پہنچ کر ہم کھانے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں......وہ بھی بیٹھے ہیں میں بھی بیٹھا ہوں اور میں نے گوشت کھایا ہے اور ہڈیاں بچ جاتی ہیں تو میں نے سے کہتا ہوں کہ یہ لو ہڈیاں لے لو اور تم کھا لو حدیث میں آتا ہے کہ یہ ہڈیاں تمہاری خوراک ہیں......اب وہ سب ہنس پڑے اور میں بھی ہنس پڑا......جب میں خواب سے بیدار ہوا تو میں نے خود کلامی کی کہ ''یار! تیرے خواب بھی عجیب عجیب ہوتے ہیں ابھی جنات آگئے ہیں''......پھر میں نے سوچا کہ یہ محض وہم ہی ہے، ایسا کیسے ہو سکتا ہے......اور پھر میں یہ خواب بھول گیا......جب جیل پر حملہ ہوا اور مجاہدین آئے تو جیسے ہی وہ میری چکی کے سامنے آئے، میں نے چیخنا شروع کر دیا......میں عدنان رشید ہوں ادھر آؤ......جب میں نے دیکھا تو وہی چہرے جو خواب والے جنات تھے وہ سامنے میرے کھڑے ہیں......میں نے کہا کہ یہ تو وہی لوگ آگئے ہیں خواب والے......انہوں نے کہا اخی! میں نے کہا اخی! انہوں نے کہا ہٹو! میں ہٹ گیا......انہوں نے ڈز ڈز ڈز......چکی کے دروازے کو مارا......آپ نے دیکھا ہے نہ ویڈیو میں وہ ایک لڑکا میرا ہاتھ چومتا ہے......اس کا نام نعمت اللہ ہے، تین چار ساتھی میرے سامنے آگئے......انہوں نے میرا تالا سب سے پہلے توڑا اور کہا کہ فوراً نکلو......

سوال: آپ کو پہلے ائیر فورس کی قید میں رکھا گیا تو کیا وہ آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے؟

جواب: مختلف اوقات میں معاملہ مختلف رہا......لیکن مجموعی طور پر اُن کا برتاؤ قدرے بہتر تھا......لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ایک تو ہم ان کی مخالف سوچ کے حامل تھے......ہم نے فوج کے اندر ہی ایک فوج بنائی ہوئی تھی......دوسرا یہ کہ آپ نے مشتاق بھائی کا نام سنا ہوگا، ان کو انہوں نے سزائے موت سنادی......اس پر ائیر فورس کی قید میں موجود ہمارے اپنے ساتھیوں نے ترتیب بنائی اور ان کو فرار کروا دیا......اس کے بعد اُنہیں شدید غصہ آیا اور انہوں نے ہمارے ساتھ کیوبا سے بھی بدتر سلوک کیا......آخری آٹھ دس مہینے جو ایئر فورس کی قید میں گزرے ہیں ان میں بہت تشدد ہوا......ان کو ایک غصہ یہ تھا کہ تم نے پہلے ہی ہمیں بدنام کروایا ہے، مشتاق بھائی جس دن جیل سے فرار ہوئے اُس دن اتفاق سے چیف آف ائیر سٹاف' نیشنل سیکورٹی کونسل کی ایک میٹنگ میں شرکت کے لیے جا رہا تھا......اُس دوران میں اُسے اطلاع ملی کہ یہ واقعہ ہو گیا ہے......وہ میٹنگ کو چھوڑ کر راستے ہی سے پلٹا اور جیل میں آیا اور کہتا رہا کہ اب میں کیا منہ دکھاؤں گا مشرف کو کہ جو بندہ میں نے تم سے لیا تھا وہ فوج کی حراست سے بھاگ گیا ہے......

سوال: مصحف علی میر جو چیف آف ایئر سٹاف تھا، وہ شیعہ تھا اور اِن ہی دنوں میں مرا تھا؟ اُس کی موت پراسرا حالات میں ہوئی، اس پر آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: وہ واقعہ حادثہ میں مرا تھا یا اُس کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی تھی، مجھے اس کا اندازہ نہیں......البتہ لشکر جھنگوی کے بعض ساتھیوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ ہم نے میزائل مارا تھا......

سوال: ہم واپس اپنی گفتگو کی طرف آتے ہیں......

جواب: جی تو میں کہہ رہا تھا کہ پھر جب مشتاق دوبارہ گرفتار ہوا ہے تو اس کی تفتیش کی گئی......اس دوران میں ہم کہتے رہے کہ ہمیں نہیں پتہ وہ کیسے فرار ہوا......مگر جب کی اُس پٹائی کی گئی تو اس نے کہا کہ راز فاش کر دیا کہ فلاں فلاں نے مجھے بھگانے میں ایسے ایسے کردار ادا کیا......اس کے بعد تو ایئر فورس والوں کو ہم پہ مزید آغصہ آیا کہ اس میں واقعی یہی ملوث تھے......

سوال: مشتاق راستے میں ہی گرفتار ہو گیا تھا؟

جواب: نہیں چھ سات ماہ کے بعد

سوال: آپ کچھ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی کہاں سے جاسوسی ہوئی؟ ایم آئی کو تمام معاملات کا

24 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع گرم سیر .... مجاہدین سے جھڑپ .... 7 پولیس اہل کار ہلاک

کس طرح علم ہوا؟

جواب: کامران غوری نام کا جیش محمد کا ایک لڑکا تھا......وہ کوئٹہ میں رہتا تھا......اصلاً کشمیری تھا لیکن رہتا کوئٹہ میں تھا......وہ جیش کے ساتھ کشمیر کے سیٹ اپ میں کام کرتا تھا......ادھر ہی اُس کے آئی ایس آئی سے تعلقات بن گئے، بعد میں ایم آئی کے لیے بھی وہ کام کرتا تھا......جیش کے ساتھیوں کے سامنے مجاہد بنا رہتا تھا......مشتاق کے ساتھ اس کے تعلقات کسی طرح استوار ہو گئے تھے......آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے کچھ مجاہد بھائی اپنے بھولے پن کی وجہ سے امنیت کے حوالے سے کافی کمزور ہوتے ہیں، بات ہضم کرنا اُن کے لیے بہت مشکل ہوتی ہے اور اُنہیں اپنے کارناموں کی ''اشتہاری مہم'' چلانے کا خوب شوق ہوتا ہے......مشتاق بھائی بھی کچھ ایسے ہی تھے......اسی طرح کسی وقت مشتاق نے اُسے ہمارے کاموں کے بارے میں کچھ نہ کچھ بتایا......وہ تو اُسے مجاہد ہی سمجھ رہا تھا......

سوال: پھر اس کامران غوری کا کچھ بندوبست کیا گیا؟

جواب: معلوم نہیں، مجھے تو نہیں پتہ لیکن بعد میں مجاہدین نے بتایا کہ اس کو قتل کر دیا گیا تھا میں نے تحقیق تردید نہیں کی کہ کب اور کہاں......کیوں کہ میرے پاس ایسے وسائل نہیں تھے......

سوال: آپ کا سارا سیٹ اپ پکڑا گیا ہے یا کچھ لوگ باقی ہیں؟

جواب: تقریباً ننانوے فی صد پکڑے گئے......وجہ یہی تھی کہ تمام کے تمام فوج ہی سے وابستہ لوگ تھے......فوج کا نظام اس حوالے سے کافی سخت ہے......مثلاً ایک فرد ہو جس کا گھر بار، بال بچے اور اہل خانہ سب کچھ نظر اور ریکارڈ میں ہو تو این المفر؟ کہاں جائے گا؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں کے لیے یہ کام نہ آسان تھا......اُنہوں نے سب کچھ اپنا داؤ پہ لگا کر یہ ترتیبات بنائیں......آپ اُنہیں اس کام کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر فدائی کہہ سکتے ہیں......فوج نے ان 'فدائیوں' کو سبق سکھانے کے لیے تین چار جگہ بڑے بڑے مرکز بنائے......کراچی میں، کوٹ لکھپت لاہور میں، کوہاٹ میں اور کلر کہار میں......یہ چار بڑے مرکز بنے جہاں پہ ایئر فورس کے مجاہدین قید تھے......دوران قید میں ایئر فورس والوں سے کہا کرتا تھا کہ ظالم کے بچو! تم نے ہمارے ساتھ کیا کیا ظلم نہیں کیا...... تم نے کفار مکہ والا کام ہی کیا ہے کہ قریش میں سے جو کوئی ایمان لاتا تھا اس کو قید کر لیتے تھے......تم میں سے ہم ایمان لائے اور تم نے ہمیں قید کر لیا......تم تو کافر مرتد قسم کے لوگ ہو......ہمیں بتاؤ کہ ہمارے ساتھ روا رکھے گئے ظالمانہ سلوک کی وجہ کیا ہے؟ ہمارا قصور کیا ہے؟ ہم دین اور جہاد کی بات کرتے ہیں اگر یہی ہمارا قصور ہے......تو جو تمہارے بس میں ہو کر گزرو......

سوال: فوج آپ کی ترتیب میں جو ساتھی تھے وہ انٹیلی جنس سے متعلّق تھے یا ایئر فورس سے متعلّق......اس صورت میں تو آپ لوگ اب مجاہدین کے لیے بہت مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں......جیسا کہ ماضی میں دیکھا جائے تو صلاح الدین ایوبی نے انٹیلی جنس فورس بنائی ہوئی تھی......کیا خیال ہے آپ کا یہ کمی نہیں ہے پورے مجاہدین کے سیٹ اپ میں؟

جواب: جی! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں......اس سب میں ہمارا یا ہمارے ساتھیوں کا کوئی کمال نہیں......یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ہم پر کہ اُس نے ہمیں جہاد کی خدمت کے موقع سے نوازا اور اس سے بڑی خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے بھلا......میری اس سلسلے میں امرا سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے......ایک بھائی ہیں جو ہمارے انٹیلی جنس کے چیف تھے......وہ ان شاءاللہ جلد ہی یہاں پہنچ جائیں گے......اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بہت زیادہ صلاحیتوں سے نوازا ہے......اور اُس کی توفیق سے وہ سات سال تک استقامت سے جیل بھی کاٹ چکے ہیں......وہ آئیں گے تو ان شاءاللہ اُن کے سپرد یہی کام کیا جائے گا......

سوال: کوئی اور بات جو آپ کہنا چاہیں......

جواب: میں ایک واقعہ آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک مرتبہ ماہِ فروری میں مَیں ریڈیو سن رہا تھا، مغرب کا وقت ہوا......نماز کے بعد میں کھانا کھانے کے لیے بیٹھا تو میں نے ریڈیو آن کر لیا......اس وقت 'ڈیوا' ریڈیو سے خبریں آرہی تھی......اس میں خبر آئی کہ ''چیف آف ایئر سٹاف'' راؤ کمرشل ایمان'' نے جو دبئی میں منعقدہ ایئر شو سے خطاب کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ ہم نے قبائل میں ۵۵۰۰ حملے کیے ہیں اور اس میں ۱۰۶۰۰ بم گرائے ہیں''......یہ خبر سنی تو نوالہ میرے ہاتھ سے گر گیا اور مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی......میں اٹھا اور دو رکعت صلوٰۃ شکرانہ پڑھی کہ یا اللہ یہ قید بھی مجھے قبول ہے، یہ پھانسی بھی مجھے قبول ہے......آٹھ سال سے مقید ہوں......یا اللہ! تیرا شکر ہے کم از کم میں ان ظالموں کا ساتھی تو نہیں بنا......ورنہ جنگی طیاروں میں یہ بم مجھے بھی لگانا پڑتے کیونکہ یہ میری ڈیوٹی کا حصّہ ہوتا......پھر ساڑھے دس ہزار بم!!!......اس کا میرے پاس کیا جواب ہوتا؟ یہ قبائل کے مسلمانوں پر گرتے ہیں، قیامت برپا کرتے ہیں......کتنی مساجد اور کتنے گھر کتنے معصوم بچے اور عورتیں کتنے جوان اور بوڑھے اس میں شہید ہو گئے ہیں......کتنے ہی فوجی اہل کاران کے قتل میں ملوث ہوں گے......اللہ پاک نے فضل فرمایا کہ مجھے اس جرمِ عظیم کے ارتکاب سے بچالیا......

☆☆☆☆☆

24 جولائی: صوبہ لوگر ......ضلع محمد آغا...... بارودی سرنگ دھماکہ......ایک نیٹو ٹینک تباہ......6 نیٹو اہل کار ہلاک

ادائیگی فریضۂ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

مولانا محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حدیبیہ میں صلح کا باعث آنحضرت صلی الله علیه وسلم یا صحابہ کرام رضوان الله علیهم اجمعین کی کمزوری نہ تھا

اعتـراض: مولانا الیاس صاحبؒ اسی رخ پر چلتے رہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر یہ بات سامنے آئی، ہم کمزور ہیں۔ کمزور کے احکام اور ہوتے ہیں تو حدیبیہ اس کی دلیل ہے کہ پیچھے ہٹ جاؤ، صبر کر جاؤ۔ ایک مولوی صاحب کہنے لگے جب ظلم سامنے ہو رہا ہو تو پھر کیسے پیچھے ہٹیں؟ پھر صبر کیسے کریں؟ جواب یہ ہے کہ ایک نظر ابو جندل رضی اللہ عنہ کی طرف بھی دیکھ لو کہ اُن کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظلم ہو رہا تھا، وہ کیسے چپ رہے تھے؟ وہ کیوں پیچھے ہٹے تھے؟ اجتماعی منافع حاصل کرنے کے لیے انفرادی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور اگر برداشت نہیں کرو گے تو نہ یہ صحیح لگے گا اور نہ وہ صحیح لگے گا۔ کام خراب ہو جائے گا......

الـجواب: ا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو لے کر نکلے جن کی ہمت بلند اور حوصلے وسیع تھے۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے بیعت لی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَقَاتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِيْنَ Oوَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيْهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ جَزَاء الْكَافِرِيْنَ Oفَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيْمٌ Oوَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَواْ فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِيْنَ Oالشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُواْ عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ Oوَأَنفِقُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (البقرۃ: ۱۹۰-۱۹۵)

''اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور ان کو جہاں پاؤ قتل کر دو اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) وہاں سے تم بھی ان کو نکال دو اور (دین سے گمراہ کرنے کا) فساد قتل و خونریزی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اور جب تک وہ تم سے مسجد محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس نہ لڑیں تم بھی وہاں ان سے نہ لڑنا ہاں اگر وہ تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کر ڈالو۔ کافروں کی یہی سزا ہے۔ اور اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے اور (ملک میں) اللہ ہی کا دین ہو جائے اور اگر وہ (فساد سے) باز آ جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں (کرنی چاہیے)۔ ادب کا مہینہ ادب کے مہینے کے مقابل ہے اور ادب کی چیزیں ایک دوسرے کا بدلہ ہیں، پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے اور اللہ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

یہ آیات مبارکہ دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاد کی اجازت دی گئی حتیٰ کہ قتال حدود حرم میں بھی جائز قرار دیا گیا، بشرطیکہ وہ اس میں قتال کریں اور حرام مہینہ کے متعلّق کہا گیا کہ اگر وہ اس مہینہ کی عزت نہیں کرتے تو ان سے اس مہینہ میں قتال کی اجازت ہے اور حرمات میں بدلے کا مقابلہ بدلہ ہے۔ از خود تجاوزات کے متعلّق ارشاد فرمایا وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِيْنَ (تجاوز نہ کرو، اللہ تعالیٰ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)۔ یہ صورت حال اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے آپ کو کمزور اور لاچار سمجھ کر صلح پر آمادہ ہوئے۔

اسی طرح کی آیات سورہ فتح میں بھی آتی ہے:

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيّاً وَلَا

نَصِيراً Oسُنَّةَ اللَّهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلاً Oوَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيراً Oهُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفاً أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاء مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَؤُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِيْ رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً (الفتح: ۲۲۔۲۵)

''اور اگر تم سے کافر لڑتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر کسی کو نہ دوست پاتے اور نہ مددگار۔ (یہی) اللہ کی عادت ہے جو پہلے سے چلی آتی ہے اور تم اللہ کی عادت کبھی بدلتی نہ دیکھو گے۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو ان کافروں پر فتح یاب کرنے کے بعد سرحد مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روک دیا اور قربانیوں کو بھی کہ اپنی جگہ پہنچنے سے رکی رہیں اور اگر ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم جانتے نہ تھے کہ اگر تم ان کو پامال کر دیتے تو تم کو ان کی طرف سے بے خبری میں نقصان پہنچ جاتا (تو ابھی تمہارے ہاتھ سے فتح ہو جاتی مگر تاخیر) اس لیے (ہوئی) کہ اللہ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر لے اور اگر دونوں فریق الگ الگ ہو جاتے تو جو ان میں کافر تھے ان کو ہم دکھ دینے والا عذاب دیتے۔ جب کافروں نے اپنے دلوں میں ضد کی اور ضد بھی جاہلیّت کی تو اللہ نے اپنے پیغمبر اور مومنوں پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم رکھا اور وہ اسی کے مستحق اور اہل تھے اور اللہ ہر چیز سے خبردار ہے''۔

ان آیات مبارکہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اہل ایمان اور اصحاب حدیبیہ اس قوت میں تھے کہ اگر لڑائی کی نوبت آتی تو بحکم خداوندی کفار کو شکست کا سامنا کرنا پڑتا اور وہ بھاگ جاتے۔ ایک حدیبیہ کیا حدیبیہ کے ہر میدان میں کفار پر مظفر اور منصور تھے۔

اس صلح کی وجہ ایک عمیق اور بامعنی مقصد کے لیے تھی چنانچہ بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار بھی کیا جن میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، اس کی مصلحتیں سامنے آتی گئیں اور سربستہ راز واضح ہوتے گئے اور اس صلح کو فتح مبین قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی جنگ کے پیش نہ آنے کی جو حکمت بتائی ہے وہ بھی یہی ہے کہ کچھ مومن مرد اور مومن عورتیں ایسے رہ رہے تھے کہ تمہیں ان کا علم نہیں تھا۔ وہ جنگ میں مارے جاتے، تمہیں اس سے بہت تکلیف اٹھانا پڑتی۔ وہ بے گناہ مارے جاتے اور تم پریشان ہوتے اور اگر ان کا محلّہ اور اقامت گاہ الگ ہوتی تو پھر جنگ کی نوبت ضرور آتی تو ہم کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔

حدیبیہ کے موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ لڑائی کے لیے قریش نے ایک بہت بڑی جماعت تیار کی ہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقاتلہ کے لیے تیار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ آنے سے روک دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

> ''اے لوگو! مجھے مشورہ دو وہ لوگ جو ہمیں بیت اللہ سے روکنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیا ان کے اہل وعیال اور ان کی اولادوں کو راتوں رات پکڑ لوں اگر وہ آ گئے تو گویا اللہ تعالیٰ نے ہمارے جاسوس کو ان سے بچا لیا۔ اگر وہ نہ آئے تو ہم ان کو جنگ کی حالت میں چھوڑ دیں گے۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے بیت اللہ کا قصد کر کے آئے ہیں، کسی کے قتل اور جنگ کا ارادہ کر کے نہیں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقصد کی طرف متوجہ ہوں۔ جو ہمیں روکے گا، ہم اس سے قتال کریں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھا اللہ کے حکم پر چلو''۔ (بخاری)

یہ حدیث شریف اس امر پر واضح دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگ کی قوت میں تھے اور اگر امر ربی ہوتا تو باقاعدہ جنگ کرتے۔

صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں جب عروہ بن مسعود نے کفار مکہ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی:

> اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو بتلائیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا استیصال کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نے اپنی قوم کا استیصال کیا ہو اور اگر دوسری بات ہوئی (یعنی قریش غالب آئے) تو اللہ کی قسم میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں اور ایسے گھٹیا قسم کے لوگ کہ وہ اس کے لائق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیں اور بھاگ جائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا: لات وعزیٰ کی شرم گاہ کو چوس لے، کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیں گے''۔ (بخاری)۔

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

25 جولائی: صوبہ لوگر .... ضلع برک برقی .... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ .... ایک نیٹو ٹینک تباہ .... 3 فوجی ہلاک .... 2 زخمی

(قسط چہارم)

فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

مولانا عبدالوہاب ہاشمی حفظہ اللہ

دوسری بات.....فرمایا گیا' مـن رامنکم منکرا '' ..... یہ جو منکر کا لفظ ہے، اس سے بھی احکامات نکلتے ہیں.....ان میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ جس کام سے آپ منع کر رہے ہیں اس کے لیے لازمی ہے کہ یہ ثابت ہو کہ وہ منکر ہے.....اور کسی چیز کو منکر کہنا، ناجائز کہنا، حرام کہنا' یہ کس کا حق ہے؟ یہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے.....منکر کو معلوم کرنے کا معیار اور ترازو قرآن وسنت اور شریعت ہے.....جس کام کو آپ نہی عن المنکر کے ذریعے روکنے جا رہے ہیں پہلے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ یہ منکر ہے.....ہوسکتا ہے کہ وہ منکر نہ ہو، اُسے آپ منکر سمجھے بیٹھے ہوں یا آپ کے رسم و رواج میں وہ منکر ہو لیکن شریعت میں منکر نہ ہو.....

بہت ساری چیزیں رسم و رواج میں منکر ہوتی ہیں لیکن شریعت میں منکر نہیں ہوتیں.....شریعت نے جس چیز کو منکر کہا ہے آپ نے اُسی چیز سے ہی منع کرنا ہے..... مثلاً افغانستان میں سر پر ٹوپی پہنے بغیر پھرنا منکر ہے لیکن قرآن وسنت سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ہمہ وقت سر پر کوئی کپڑا ڈال کر پھرا جائے..... یہ منکر ضرور ہے لیکن بھئی ہمارے معاشرے میں منکر ہے، افغانی معاشرے میں منکر ہے.....یا جو منع کرنے والا فرد ہے وہ زابل کا یا قندھار کا ہے کہ وہاں لوگ بغیر ٹوپی کے بالکل باہر نہیں نکلتے.....لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ آپ امر بالمعروف کر رہے ہیں تو آپ کابل شہر میں موجود ہیں.....تو یہاں وہ منکر اُس پیمانے پر نہیں ہے.....

میرے ساتھ ایک واقعہ اس طرح کا پیش آیا.....روس کے نکلنے کے بعد مجاہدین نے جب کابل پر سُلطہ قائم کیا، میں ایک مسجد میں نماز کے لیے گیا.....کابل کے لوگوں میں شہری معاشرے کی تمام 'خصوصیات' پائی جاتی ہیں.....شہر کے اندر بغیر ٹوپی کے پھرنا کوئی ایسا فعل نہیں ہے کہ جس کے بارے میں لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگیں، یہ بالکل عام بات ہے.....ایک نوجوان تھا جو مسجد میں نماز کے بعد قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، پیچھے سے ایک دیہاتی آیا.....گاؤں دیہاتوں میں بغیر ٹوپی کے مسجد میں آنا اور بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا گناہ تصور کیا جاتا ہے.....لیکن یہ گناہ کیا ہے؟ یہ شرعی گناہ نہیں ہے، یہ عرفی گناہ ہے.....

اب وہ نوجوان تلاوت کر رہا تھا اور یہ دیہاتی، اللہ کا بندہ گیا اور پیچھے سے زوردار تھپڑ اُس کو دے مارا.....یعنی اُس کو تنبیہ تک کیے بغیر کہ بھئی تیار ہو جاؤ!.....وہ بھی حیران ہو گیا اور چار پانچ گالیاں دے ڈالیں.....وہ اور کچھ نہیں کر سکا کیوں کہ اُس کے پاس بندوق تھی.....وہ اٹھا اور قرآن مجید طاق میں رکھ دیا اور اتنا کہہ کر چل دیا کہ اللہ کی قسم! آئندہ مسجد میں آنے کا نام بھی نہیں لوں گا.....

اب یہ نہی عن المنکر کرنے والا بندہ جو ہے اُس نے کتنی غلطیاں کی ہیں.....

پہلی بات یہ کہ 'مـن رامنکم منکرا'، یہ منکر کہاں ہے؟ کون کہتا ہے کہ یہ منکر ہے؟ یہ حرام ہے؟ کیا ہے یہ؟ زیادہ سے زیادہ، زیادہ سے زیادہ شریعت میں اس کے لیے کوئی حکم نکلتا ہے تو یہ کہ اُس نے مستحب کی خلاف ورزی کی ہے.....سر ڈھانپ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا یہ ایک مستحب عمل ہے.....مستحب کا حکم یہ ہوتا ہے کہ جس نے کیا اُسے اجر و ثواب ملے گا اور جس نے نہ کیا اُسے کوئی گناہ نہیں ملے گا.....

یہ عمل منکر تھا؟ لیکن اُس کے گاؤں میں منکر تھا، شریعت میں کوئی منکر نہیں تھا.....لہٰذا ایسا عمل نہی عن المنکر کے تحت نہیں کرنا چاہیے.....جس کام کو آپ نے روکنا ہے 'اُس کا منکر ہونا شریعت سے ثابت ہونا چاہیے.....تو میرے عزیزو! پہلے آپ نے یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ گناہ ہے یا نہیں.....جب یہ ثابت ہو جائے کہ یہ گناہ ہے تو پھر یہ معلوم کرنا ہے کہ قرآن وسنت میں یہ گناہ کس درجہ میں ہے.....حرامِ مطلق ہے، شرعی اور قطعی دلیل سے یہ ثابت ہے، جس طرح شراب ہے، زنا ہے، قتل ہے.....یا ناجائز ہے لیکن حرام اُس کو نہیں کہہ سکتے، مکروہ ہے، مکروہ تحریمی ہے، مکروہ تنزیہی ہے، عرفِ حسنہ کے خلاف ہے، اخلاق حسنہ کے خلاف ہے.....

یہ سارے درجات ہیں گناہ کے.....ایک حرامِ مطلق ہے، ایک ہے آداب حسنہ کے خلاف، جیسے کوئی فرد قضائے حاجت کے لیے راستہ میں بیٹھ جائے.....تو یہ ثابت نہیں ہے کہ یہ حرام ہے لیکن یہ آداب حسنہ کے خلاف ہے، مروت کے خلاف ہے، نہیں کرنا چاہیے.....مروت کے خلاف کام بھی منکر ہوتا ہے، لیکن منکر کا درجہ ہے، اور ان مدارج کو سمجھنا چاہیے.....اب متذکرہ بالا فرد ہی کو دیکھیں کہ اُس نے کوئی گناہِ کبیرہ تو نہیں کیا تھا، شراب تو نہیں پی رہا تھا، زنا کا مرتکب تو نہیں ہو رہا تھا کہ آپ جاؤ اور اُس کی پٹائی لگانا شروع کر دو کہ اپنی یہ حرکتیں بند کرو.....نہیں، زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ اُس کو جا کر ادب کے ساتھ سمجھائے کہ بھائی! اس طرح راستے میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنا مروت کے خلاف ہے.....بچوں کا گزر ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ خواتین بھی گزرتی ہوں تو ویسے ہی انسان ایسا کرتے برا لگتا ہے.....

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

25 جولائی: صوبہ کابل ....ضلع سروبی ....ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ مجاہدین کا حملہ ....2 صلیبی اور متعدد افغانی فوجی ہلاک..........2 سپلائی گاڑیاں تباہ



مُسندِ أحمد

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عنقریب شام، یمن اور عراق سے منتخب لشکر اٹھیں گے،

اللہ ہی جانتے ہیں کہ آغاز کہاں سے ہو،

اور تم پر لازم ہے **شام**، آگاہ رہو تم پر لازم ہے **شام**، آگاہ رہو تم پر لازم ہے **شام**۔





یکم جولائی کو بغلان میں تباہ ہونے والی افغان پولیس گاڑی



نیٹو سپلائی کانوائے مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد



تباہ شدہ امریکی MH-60 بلیک ہاک ہیلی کاپٹر



افغان پولیس کی پیٹرولنگ پارٹی پر مجاہدین نے کمین لگا کر تمام پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا



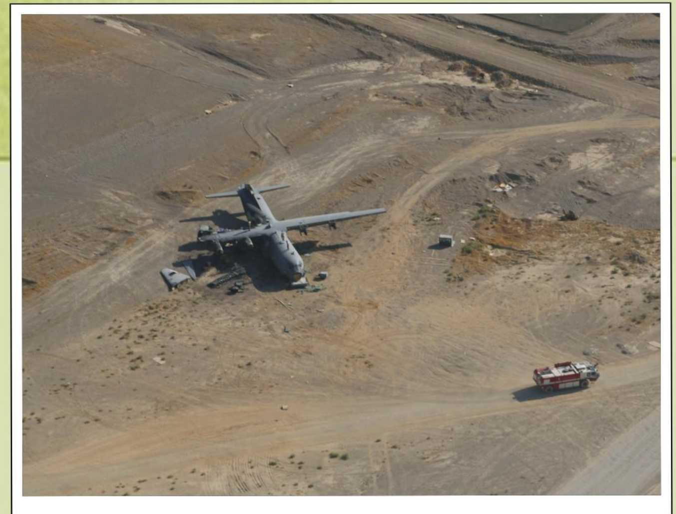
امریکی بکتر بند RG-31 گاڑی بارودی سرنگ کا نشانہ بننے کے بعد



۲ جولائی ۲۰۱۳ء۔ کابل شہر میں نیٹو فوجی مرکز پر فدائی حملے کے بعد عمارت تباہ ہو چکی ہے



مجاہدین امریکی مرکز پر حملے کے لیے محوِ سفر ہیں



۹ جولائی کولوگر میں تباہ ہونے والا امریکی C-130 ہرکولیس طیارہ



۲۵ جولائی ۲۰۱۳ء۔ قندوز میں بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی پولیس چیف کی گاڑی



۲۷ جولائی ۲۰۱۳ء۔ بغلان میں صوبائی پولیس چیف کے کانوائے پر مجاہدین کا حملہ



۲۹ جولائی کو پروان میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کر کے آئل ٹینکروں کو آگ لگا دی

16 جولائی 2013ء تا 15 اگست 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	4 عملیات میں 4 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	151
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	112	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	259
ٹینک، بکتر بند تباہ:	145	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	51
کمین:	49	جاسوس طیارے تباہ:	1
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	145	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	1
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1802	صلیبی فوجی مردار:	523
سپلائی لائن پر حملے:	52		

اہل یورپ سے جہاد......فضیلت و تاریخ

مولانا ابوامامہ دامت برکاتہم العالیہ

غزوہ تبوک:

غزوہ تبوک رجب ۹ھ طبرانی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرب کے عیسائیوں نے ہرقل شاہ روم کے پاس لکھ بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتصادی حالات بہت خراب ہیں اور لوگ قحط اور فاقوں سے بھوکے مر رہے ہیں۔ عرب پر حملہ کے لیے یہ موقعہ نہایت مناسب ہے۔ ہرقل نے فوراً تیاری کا حکم دے دیا۔ چالیس ہزار رومیوں کا لشکر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لیے تیار ہو گیا۔ (مجمع الزوائد ج ۶، ص ۱۹۱)

شام کے نبطی سوداگر زیتون کا تیل فروخت کرنے مدینہ آیا کرتے تھے۔ ان کے ذریعہ یہ خبر معلوم ہوئی کہ ہرقل نے ایک عظیم الشان لشکر آپ کے مقابلہ کے لیے تیار کیا ہے جس کا مقدمۃ الجیش بلقاء تک پہنچ گیا ہے۔ اور ہرقل نے تمام فوج کو سال بھر کی تنخواہیں بھی تقسیم کر دی ہیں۔ (ابن سعد الطبقات، ج ۲، ص ۱۱۹)

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فوراً سفر کی تیاری کی جائے تا کہ دشمنوں کی سرحد (تبوک) پر پہنچ کر ان کا مقابلہ کریں۔ بُعد مسافت، موسم گرما، زمانہ قحط، گرانی فقر وفاقہ اور بے سروسامانی، ایسے نازک وقت میں جہاد کا حکم دینا تھا کہ منافقین جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے، گھبرا اٹھے کہ اب ان کا پردہ فاش ہوا جاتا ہے۔ خود بھی جان چھڑائی اور دوسروں کو بھی یہ کہہ کر بہکانے لگے:

لاَ تَنفِرُوا فِی الْحَرِّ

''ایسی گرمی میں مت نکلو''۔

مؤمنین مخلصین سمعنا و اطاعنا کہہ کر جان و مال سے تیاری میں مصروف ہو گئے۔ سب سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کل مال لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اہل وعیال کے لیے کچھ چھوڑا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ''صرف اللہ اور اس کے رسول کو''۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نصف مال پیش کیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دوسو اوقیہ چاندی لا کر حاضر کی، عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے ستر وسق کھجوریں پیش کیں۔ (زرقانی، سرح مواہب ج ۳، ص ۶۴)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ مع ساز وسامان کے اور ایک ہزار دینار لا کر بارگاہ رسالت میں پیش کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت مسرور ہوئے، بار بار ان کو پلٹتے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ ''اس عمل صالح کے بعد عثمان کو کوئی عمل ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہوا، تو بھی اس سے راضی ہو''۔ (زرقانی حوالہ مذکور۔ ابن حجر، فتح الباری ج ۷، ص ۴۴)

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق اس مہم میں امداد کی مگر پھر بھی سواری اور زادراہ کا پورا سامان نہ ہو سکا، چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بالکل نادار ہیں، اگر سواری کا کچھ تھوڑا بہت ہم کو سہارا ہو جائے تو ہم اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہیں۔ اس پر وہ حضرات روتے ہوئے واپس ہوئے، ان ہی کی شان میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

وَلاَ عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّواْ وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَناً أَلاَّ يَجِدُواْ مَا يُنفِقُونَ (التوبة: ۹۲)

''اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے کہ جب وہ آپ کے پاس آئے آپ ان کو جہاد میں جانے کے لیے سواری عطا فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ اس وقت کوئی چیز نہیں پاتا کہ جس پر تم کو سوار کر دوں، تو وہ لوگ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں۔ اس غم میں کہ ان کو کوئی چیز میسر نہیں کہ جسے خرچ کر سکیں۔''

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور ابولیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے روتے ہوئے گئے تو راستہ میں یامین بن عمرونضری مل گئے۔ رونے کا سبب دریافت کیا انہوں نے کہا نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری ہے اور نہ ہم میں استطاعت ہے کہ سفر کا سامان مہیا کر سکیں۔ اب افسوس اور حسرت اس چیز کی ہے کہ ہم اس غزوہ کی شرکت سے محروم رہے جاتے ہیں۔ یہ سن کر یامین کا دل بھر آیا۔ اسی وقت ایک اونٹ خریدا اور زادراہ کا انتظام کیا۔ (زرقانی، کتاب وجلد مذکور ص ۶۶)

آگے چل کر جب ایک منزل پر ٹھہرے تو پانی نہ تھا۔ سخت پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش برسائی جس سے سب سیراب ہو گئے۔

26 جولائی: صوبہ لوگر .... صدر مقام پل عالم .... مجاہدین اور اتحادی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی .... 5 نیٹو فوجی ہلاک .... 2 ٹینک تباہ

وہاں سے چلے تو اثناراہ میں آپ کا ناقہ گم ہو گیا ایک منافق نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی تو خبر بیان کرتے ہیں مگر اپنے ناقہ کی خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم مجھ کو کسی چیز کا علم نہیں مگر وہ جو اللہ نے مجھ کو بتلا دیا ہے اور اب بالہام الٰہی مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ وہ ناقہ فلاں وادی میں ہے اور اس کی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہے۔ جس سے وہ رکی ہوئی ہے۔ چنانچہ صحابہؓ جا کر اس اونٹنی کو لے آئے۔ (رواہ البیھقی وابونعیم، زرقانی، شرح مواہب ج ۳ ص ۷۳)

تبوک پہنچنے سے ایک روز پیشتر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کل چاشت کے وقت تم تبوک چشمہ پر پہنچو گے، کوئی شخص اس چشمہ سے پانی لے آئے۔ جب چشمہ پر پہنچے تو پانی کا ایک ایک قطرہ اس میں سے رس رہا تھا۔ بدقت تمام کچھ پانی ایک برتن میں جمع کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے اپنا ہاتھ اور منہ دھو کر پھر اسی چشمہ میں ڈال دیا اس پانی کا ڈالنا تھا کہ وہ چشمہ فوارہ بن گیا۔ جس سے تمام لشکر سیراب ہوا اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے معاذ! اگر تو زندہ رہا تو اس خطہ کو باغات سے سرسبز اور شاداب دیکھے گا''۔ (رواہ المسلم)

ابن اسحاق کی روایت میں ہے کہ آج تک وہ فوارہ جاری ہے دور سے اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔ تبوک پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس روز کا قیام فرمایا مگر کوئی مقابلہ پر نہیں آیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا بے حد کارآمد رہا۔ دشمن مرعوب ہو گئے اور آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سر تسلیم خم کیا۔ اہل جربہ، اذرح اور ایلہ (جرباء، اذرح اور ایلہ یہ تینوں شہر علاقہ شام میں ہیں) کے فرماں روانے حاضر خدمت ہو کر صلح کی اور جزیہ دینا منظور کیا۔ آپ نے ان کو صلح نامہ لکھوا عطا فرمایا (سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۷۳)۔ اسی مقام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس سواروں کے ساتھ اکیدر کی طرف روانہ فرمایا جو ہرقل کی طرف سے دومۃ الجندل کا حاکم اور فرمانروا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ فرمایا کہ وہ تم کو شکار کھیلتا ہوا ملے گا، اس کو قتل نہ کرنا، گرفتار کر کے میرے پاس لے آنا، ہاں وہ اگر انکار کر دے تو قتل کر دینا۔

خالد رضی اللہ عنہ چاندنی رات میں پہنچے، گرمی کا موسم تھا، اکیدر اور اس کی بیوی قلعہ کی فصیل پر بیٹھے ہوئے گانا سن رہا تھا۔ اچانک ایک نیل گائے نے قلعہ کے پھاٹک سے آکر ٹکر ماری۔ اکیدر فوراً ہی مع اپنے بھائی اور چند عزیزوں کے شکار کے لیے اترا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر اس کے پیچھے دوڑے۔ تھوڑی ہی دور نکلے تھے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آپہنچے، اکیدر کے بھائی حسان نے مقابلہ کیا وہ مارا گیا اور اکیدر جو شکار کرنے کے لیے نکلا تھا وہ خود خالد بن ولیدؓ کا شکار ہو گیا۔ خالد نے کہا میں تم کو پناہ دے سکتا ہوں بشرطیکہ تم میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا منظور کرو۔ اکیدر نے اس کو منظور کیا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اکیدر نے دو ہزار اونٹ، آٹھ سو گھوڑے، چار سو زرہیں، چار نیزے دے کر صلح کی (ابن سید الناس، عیون الاثر، ج ۲، ص ۲۲۔ زرقانی، شرح نواہب، ج ۳، ص ۷۷)

سریہ اسامہ بن زید رضی اللّٰہ عنہ:

۲۶ صفر المظفر ۱۱ھ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں کے مقابلہ کے لیے مقام ابنیٰ کی طرف لشکر کشی کا حکم دیا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں غزوہ موتہ واقع ہوا اور جس میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ وغیرہم شہید ہوئے۔ یہ آخری سریہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرستادہ فوجوں کی آخری فوج تھی۔ اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا امیر اور سردار مقرر کیا اور اس لشکر میں مہاجرین اولین اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کو روانگی کا حکم دیا۔ بدھ کے روز سے علالت کا سلسلہ شروع ہو گیا، جمعرات کے روز باوجود علالت کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے نشان بنا کر اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیا اور یہ فرمایا

اغزوا باسم الله وفي سبيل الله فقاتل من كفر بالله

''اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور اللہ سے کفر کرنے والوں سے مقابلہ اور مقاتلہ کرو''۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نشان لے کر باہر تشریف لائے اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ فوج کو مقام جرف میں جمع کیا اور تمام جلیل القدر مہاجرین وانصار بسرعت وہاں آکر جمع ہو گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیمارداری کی غرض سے مدینہ واپس آگئے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما، امیر لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ سے اجازت لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے آتے تھے۔

جمعرات کے روز جب مرض میں شدت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے لیے مسجد میں تشریف نہ لا سکے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور اپنی جگہ ان کو امام مقرر کیا۔ فوج مقام جرف میں جمع تھی جو مدینہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے پیر کی صبح کو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکون ہوا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سمجھے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہو گئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے روانگی کا قصد کیا۔ اسی تیاری میں تھے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آدمی بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت نزع میں ہیں۔ کچھ دیر نہ گزری تھی کہ یہ خبر قیامت اثر کانوں میں پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ انا لله وانا اليه

26 جولائی: صوبہ نورستان ....ضلع کم دیش ....بارودی سرنگ دھماکہ....................ایک فوجی گاڑی تباہ ....8 افغان فوجی ہلاک ....متعدد زخمی

راجعون

تمام مدینہ میں تہلکہ پڑ گیا اور سب مدینہ واپس آئے۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے نشان لاکر حجرہ مبارک کے دروازہ پر نصب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو پہلے کام کیا کہ باوجود مخالفت کے، جیش اسامہ روانہ کیا اور جرف تک خود مشایعت کے لیے گئے۔ اس طرح جیش اسامہ روانہ ہوا اور چالیس دن کے بعد مظفر و منصور واپس آیا۔ معرکہ میں جو بھی مقابلہ پر آیا۔ اس کو تہہ تیغ کیا اور اپنے باپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو قتل کیا اور چلتے وقت ان کے مکانات اور باغات کو نذر آتش کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے باہر جا کر ان کا استقبال کیا۔ جب مدینہ میں داخل ہوئے مسجد میں شکر کا دوگانہ ادا کیا اور پھر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ (زرقانی، شرح مواہب ج ۳، ص ۱۰۷۔ ابن سعد، محمد، الطبقات الکبریٰ ج ۲، ص ۱۸۹ تا ۱۹۲)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: فریضۂ امر بالمعروف ونہی عن المنکر

پھر حالات اور مواقع کا بھی بہت فرق ہے...... یہاں تو میرے بھائیو یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ہمارے معاشرے میں تو اس میں کوئی جھجک نہیں پائی جاتی......لیکن عرب ممالک میں کوئی ایسا کر کے تو دیکھے، یہاں بھی جو عرب مجاہدین آتے ہیں اُن کے سامنے راستوں سے گزرتے ہوئے جب کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتے اور منہ پھیر لیتے ہیں اور حیرت سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا طریقہ ہے......وہاں پر ممکن ہے کہ یہ منکر ہو لیکن یہاں ایسا نہیں ہے......وہاں پر ہوسکتا ہے کہ امیر کو، باپ کو، امر بالمعروف و نہی عن المنکر والے کو شاید اس کی اجازت ہو کہ وہ ایسی حرکت کرنے والے کو تھپڑ بھی مار دے کہ یہ سرراہ گز رتم کیا کر رہے ہو......لیکن یہاں تو ماحول ہی دوسرا ہے، یہاں راستوں میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھ جانا معمول کی بات ہے اور اس میں کسی قسم کا اچنبھا نہیں ہے......لہٰذا منکر کی پہلے تعیین کرنا قرآن وسنت کے مطابق ثابت کرنا کہ یہ منکر ہے اور پھر منکر کا درجہ معلوم کرنا کہ یہ منکر کون سا منکر ہے......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: ادائیگی فریضہ جہاد پر اعتراضات اور اُن کا علمی محاکمہ

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ہمارے ہاتھوں سے بیت اللہ کی حرمت پامال نہ ہو اور جنگ کی نوبت نہ آئے اور مصالحت سے کوئی بات طے ہوجائے۔ ارشاد فرمایا:

''مجھ سے کسی ایسی بات کی درخواست نہیں کریں گے جس میں بیت اللہ کی حرمات کو سامنے رکھیں گے مگر میں ان کی درخواست قبول کرلوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیت اللہ اور ہمارے درمیان راستہ چھوڑ دو، ہم طواف کرلیں۔ سہیل نے کہا: قسم بخدا! کہیں عرب یہ نہ کہیں کہ ہم کسی جبر وقہر میں پکڑے گئے ہیں اور مجبور ہوگئے اور یہ عمرہ آئندہ سال ہوگا''۔

اس قسم کے مذاکرات اور مکالمات اس بات کی ترجمانی کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جنگ کسی خوف کی بنا پر نہیں بلکہ امر ربی اور حکمت خداوندی نیز بیت اللہ کی عزت وحرمت کی حفاظت کے طور پر ترک کردی۔

حضرت مولانا الیاسؒ اور ان کا طریق کار:

حضرت مولانا الیاسؒ نے یہ نہیں کہا کہ ہم کمزور ہیں، اس لیے انہوں نے تبلیغ کا راستہ اختیار کیا۔ تبلیغ کا راستہ بہت کٹھن اور مشکل ہے۔ چنانچہ مولانا کو اپنے اس طریق کار سے شروع میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، بہت تکالیف اور مصائب سے دوچار ہوئے۔ آپ کے ابتدائی حالات کا علم رکھنے والے لوگ باخبر ہیں۔ آج اگر اس راہ میں لوگوں کو تکلیف کا احساس نہیں ہوتا تو یہ مولانا کی محنت کا ثمر ہے لیکن آپ نے اس راہ میں چل کر نہ جہاد کو نیچا دکھانے کی کوشش کی ہے، نہ علما سے الجھے ہیں اور نہ حق کے اعتراف میں آپ کو کسر شان دکھائی دی ہے۔

راقم الحروف اکتوبر ۱۹۸۰ء میں حج سے فارغ ہوکر پہلے دن جب مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت شیخ مولانا سعید احمد خانؒ سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے راقم الحروف سے اپنے طویل مکالمہ میں ارشاد فرمایا کہ کسی نے مولانا الیاسؒ سے دریافت کیا کہ آپ کے اس تبلیغی پروگرام میں سیاست نہیں تو آپ نے جواباً فرمایا کہ ہم نے مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے ہاتھ پر بیعت کر رکھی ہے۔ آپ ہمیں جو حکم دیں گے، ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ ظاہر ہے کہ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا راستہ کوئی آسان راستہ نہ تھا۔ وقت کی کافر وظالم حکومت سے مقابلہ کرنا اور ہر وقت تکالیف اور مصائب کا سہنا عام آدمی کے بس کا کام نہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

26 جولائی: صوبہ ہلمند..................ضلع سنگین..................مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ..................4 فوجی ہلاک..................7 فوجی گاڑیاں تباہ

(قسط اول)

افغانستان پر صلیبی حملے سے حاصل ہونے والے اسباق

القائد شیخ سیف العدل حفظہ اللہ

امت مسلمہ اور بالخصوص عراق اور خلیج میں موجود اپنے بھائیوں کے نام پیغام

الحمد لله رب العالمين القائل فی محكم التنزيل(هَذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ......وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ......إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ)، والقائل (لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاء جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ......كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ).

والصلاة والسلام على نبی الرحمة والملحمة الضحوک القتال وعلی آله وصحبه أجمعين.وبعد......

سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ اس بات کا بھر پور یقین رکھیں کہ نصرت اللہ ربّ العزت کی جانب سے ہی ہے جو غالب اور حکمت والا ہے اور نصرت کا نزول اللہ کے ساتھ صدق، توبہ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنے ،اسی کی پناہ پکڑنے ،اس کے سامنے دعا میں عاجزی کرنے ،اپنے کام میں بھر پور کوشش کرنے اور اپنی استطاعت کے مطابق لڑائی کے لیے اعداد و تیاری کرنے اور اسباب اختیار کرنے کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ مختصر تحریر' جو جلدی میں تیار کی گئی ہے' سے ہمارا مقصود عرب علاقے میں موجود اپنے بھائیوں کو میدان کی حقیقی صورت حال سے آگاہ کرنا اور ہمارے دشمن امریکہ کی حقیقت اور لڑائی میں اس کے اسلوب سے آگاہی فراہم کرنا ہے۔ہم مروجہ عسکری اصطلاحات سے صرف نظر کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال کریں گے جو کہ عام شخص بھی آسانی سے سمجھ سکے (خیال رہے کہ یہ احوال اکتوبر ۲۰۰۱ء کے حملے کے فوراً بعد کے ہیں)۔

باب اوّل :صلیبی دشمن کا پروگرام:

امریکی دشمن سردیوں کی راتوں میں کارروائی کرنا پسند کرتا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں ان میں سے اہم یہ کہ اس کا بھر پور انحصار نفسیاتی جنگ پر ہے جو اندھیری رات ،ٹھنڈی فضا اور نامعلوم صورت حال سے ہم آہنگ ہوجاتی ہے۔اس طرح لمبا وقت ہونا جو اسے ممکنہ اہداف پر زیادہ سے زیادہ چوٹ لگانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔اسی طرح سردیوں میں سرد آب وہوا اس کے افراد کو بھر پور مدد فراہم کرتی ہے اگر وہ پیش قدمی کا ارادہ کرلیں ۔ہم اپنا موضوع شروع کرنے سے قبل ان تین بنیادی موضوعات پر گفتگو کریں گے جن پر دشمن اپنی جنگ میں انحصار کررہا ہے۔

۱)نفسیاتی جنگ:

امریکی جنگ حقیقت میں ایک نفسیاتی جنگ ہے جس کا انحصار میڈیا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سحر پر ہے۔اس کے جنگی ادارے (جیسا کہ ہم نے ان دنوں میں ملاحظہ کیا) نے ایسے موضوعات کو پیش کرنا اور پھیلانا شروع کیا جو کہ اس جنگ اور اس کے اسلوب سے متعلقہ تھے۔مثلاً اس میں استعمال ہونے والا اسلحہ، وہ دورانیہ جو اس میں لگے گا،اسی طرح ٹنوں کے حساب سے ایسا لٹریچر پھیلایا گیا جس میں مختلف چیزوں سے روکا گیا تھا،کسی چیز کو کرنے کا کہا گیا تھا گویا کہ انہوں نے پورے معاملہ،حکومت اپنے کنٹرول میں لے لی ہو۔انہوں نے قیادت کو مسلسل دھمکیاں دینی شروع کیں اور سرنڈر ہونے کا مطالبہ کیا۔

اسی طرح امریکہ کی کوشش رہی ہے کہ اپنے دشمن کے درمیان بے تحاشا مال خرچ کر کے فساد پیدا کروائے ،مثلاً جو فلاں قائد کو قتل کرے گا یا اس کے متعلّق اطلاع فراہم کرے گا اس کے لیے اتنا انعام ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس نے آئندہ آنے والے نظام کا ڈھانچہ اور اس کی شخصیات کو پیش کرنا شروع کر دیا۔اس طرح پیش کرنے سے اس کا مقصد افغان عوام اور مجاہدین کو دہشت زدہ کرنا اور اپنے دشمن کی قوت ارادی کو کمزور کرنا تھا۔کیونکہ اس طرح وہ اس کا نفسیاتی طور پر محاصرہ کر لیتا ہے۔نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عرب میڈیا اس امریکی نفسیاتی جنگ میں سے ایک اہم ذریعہ تھا۔

یہ حملہ افغانستان میں کچھ پہلوؤں سے کامیاب رہا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نفسیاتی جنگ کا بھر پور انداز میں رد نہ کیا جا سکا۔میڈیا کے اس حملے میں سب سے واضح کردار بی بی سی پشتو نے ادا کیا۔طالبان کی وسیع پیمانے پر ریڈیو نشریات نہ ہونے اور مختلف علاقوں میں گروپوں کے مابین رابطے کے فقدان کی بنا پر یہ ریڈیو افغانی میدان میں تنہا رہ گیا اور اس نے فرضی لڑائیوں کے بارے میں جعل سازی اور جھوٹ کا خوف ناک پہاڑ بنا کر پیش کیا اس بنا پر ان علاقوں میں لڑنے والوں کی جنگی قوت ارادی توڑنے میں اس نے اہم کردار ادا کیا۔جس کی وجہ طالبان کی صفوں میں توازن کا فقدان ہو گیا اور کئی مقامات

27 جولائی:صوبہ ہلمند ....ضلع سنگین ....بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک افغان فوجی گاڑی تباہ..................8 فوجی ہلاک

سے ایسے انداز میں پسپائی اختیار کی گئی جس کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی۔ اسلامی میڈیا کی گونج صرف الجزیرہ چینل اور مجاہدین کی انٹرنیٹ پر موجود ویب سائٹس تک محدود رہی مگر یہ کوشش افغانستان سے باہر باہر تھی، افغان قوم اس سے استفادہ نہ کر سکی۔

لیکن نفسیاتی حملہ باقی پہلوؤں سے ناکام رہا، خصوصاً افغان قوم میں پھوٹ ڈلوانے کے ضمن میں اسے بدترین ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ باوجود اس کے کہ اس نے افغان قوم کے سابقہ کمیونسٹ عناصر، کچھ منحرف گروپوں اور دیگر اکا دکا لوگوں کو استعمال کیا مگر یہ مجاہدین کے مابین اختلاف پیدا کرنے میں پوری طرح ناکام رہا، اس بات کی سب سے بڑی دلیل امریکی دشمن کا طالبان اور القاعدہ قیادت کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام رہنا ہے کہ ہم اتنے ہوش رُبا انعامات رکھے جانے کے باوجود اس غیرت مند قوم کے درمیان زندہ رہ رہے ہیں۔

اس سلسلے میں دوسرا اہم نقطہ جو امریکی نفسیاتی حملے کی ناکامی کو یقینی انداز میں ظاہر کرتا ہے وہ یہ کہ امریکہ مجاہدین کی جنگی قوتِ ارادی کو نہیں توڑ سکا۔ ان کی جنگی قوت ارادی پر لڑائی کے پہلے مرحلے میں اثر انداز تو ضرور ہوا لیکن توڑ نہیں سکا۔ جیسا کہ ہم اور اس کے ساتھ پوری امت مسلمہ دیکھ رہی ہے کہ امریکی اور ان کے حلیفوں کے کتنے مردار ایسے ہیں جنہیں عالمی میڈیا چھپانے کی کوشش کر رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین کی طرف سے دشمن کی قیادت پر کئی بار حملہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور سرفہرست کرزئی پر کابل میں ہونے والا حملہ ہے، جس نے اب تمام افغان گارڈز تبدیل کر کے ان کی جگہ امریکی گارڈز رکھے ہیں۔

جو شخص بھی جنگ کی تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ جنگ کئی محاذوں پر مشتمل ہوتی ہے اور ہم یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ مجاہدین کی صفوں میں ترتیب اور تنظیم نو کے بعد اب اصل جنگ شروع ہوئی ہے......اور یہ صرف اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور احسان کا نتیجہ ہے۔

ہم ہر اس شخص کو مخاطب کر کے کہتے ہیں جو جلد فتح کا طلب گار ہے کہ ''جس قسم کی لڑائی کا مجاہدین تجربہ رکھتے ہیں اس کا انحصار لمبے دورانئے، دشمن کو دہشت زدہ کرنے اور اس پر پے در پے زخم لگانے پر ہے نا کہ زمین کے ساتھ چمٹے رہنے پر''۔

۲) فضائی جنگ:

''امریکی فوجی، زمینی لڑائی کے لیے موزوں نہیں''، یہ وہ حقیقت ہے جسے پینٹا گون کی قیادت بھی جانتی ہے اور ہم بھی اس سے واقف ہیں اور ہر وہ شخص جانتا ہے جس نے ان کے ساتھ لڑ کر دیکھا ہے۔ ہالی وڈ کے پروپیگنڈے کا حقیقی میدانِ جنگ میں کامیاب ہونا ممکن نہیں۔ اس بنا پر اور دوسری وجوہات کی بنا پر امریکی قیادت فضائی فورسز اور میزائل بم باری پر انحصار کرتی ہے۔ تاکہ اپنی پیش قدمی شروع کرنے سے پہلے زمین کو کسی بھی مزاحمت سے خالی کروایا جائے۔

افغانستان میں امریکی حملہ سخت ترین بم باری سے شروع ہوا اس میں ان اہداف کو ٹارگٹ بنایا گیا جن کی پہلے سے جاسوسی کی گئی تھی اور جن کے بارے میں تصور کیا گیا تھا کہ یہ طالبان اور القاعدہ کے ہیڈ کوارٹرز اور اہم قیادت کے خفیہ ٹھکانے ہیں۔ اس بم باری میں امریکی جیٹ اور کروز میزائل استعمال کیے گئے۔ پہلی رات داغے کیے گئے میزائلوں کی تعداد ۴۰۰ سے زیادہ تھی، جنہیں القاعدہ کی اس رہائشی بستی پر داغا گیا جو ۱۱ ستمبر سے پہلے ہی خالی کی جا چکی تھی۔

اس بم باری نے اس رہائشی علاقے کا ایک چوتھائی حصہ تباہ کر دیا یہ تقریباً ۲۰ گھر تھے۔ یہ بم باری عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر فجر کے قریب تک جاری رہی اور یہی معمول ایک ہفتے تک جاری رہا اس کا آخری نتیجہ یہ رہا کہ رہائشی بستی اندر اور باہر سے مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس کا رقبہ نصف کلومیٹر سے کچھ زیادہ تھا۔ یہاں میں بھائیوں کو یہ بھی بتلانا چاہوں گا کہ میں یقینی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس دورانیہ میں اس علاقے میں موجود ہمارے عسکری مقامات پر کوئی بم باری نہیں ہوئی جن میں سے کچھ اس رہائشی بستی سے ۳۰۰ میٹر سے زیادہ دور نہیں تھے، اس طرح ہم نے اس دوران اپنا کوئی بھائی نہیں کھویا۔ اس دورانئے میں دشمن زمینی معلومات سے محروم تھا اور ہماری میدان کے لیے تیاری اللہ کے فضل سے بہت عمدہ تھی۔

ہماری مراکز پر بم باری رک گئی اور ہمارے کچھ طالبان بھائیوں پر بم باری جاری رہی۔ پاکستانی انٹیلی جنس اور اسی طرح روسی انٹیلی جنس کے تعاون سے جنہوں نے طالبان کے کچھ مراکز کے نقشے فراہم کیے تھے جو حقیقت میں افغان فوج اور روسی فورسز کے پرانے مراکز ذخائر کے سٹورز کو نشانہ بنایا گیا اور ان مراکز کو تباہ کیا گیا۔ اسی طرح امیر المومنین ملا عمر نصرہ اللہ کے گھر پر بم باری کی گئی۔

دشمن کی ٹیکنالوجی اور استعداد مطلوبہ اثرات پیدا کرنے میں ناکام ہو گئیں تو دشمن نے انسانی عناصر سے کام لینے پر انحصار کیا جو کہ مراکز کی نشاندہی کرتے اس کے بعد فضائیہ وہاں بم باری کرتی۔ اس کے بعد بم باری اس کمزور شکل میں جاری رہی کیونکہ یہاں پرانے قندھار شہر میں کوئی زیادہ اہمیّت والے اہداف نہیں تھے اس دوران مجاہدین کے وائرلیس کمیونیکیشن آلات جام کرنے شروع کر دیے۔ اس کے ساتھ ساتھ افغان منافقین کو پروان چڑھانا شروع کیا جو کہ پاکستانی انٹیلی جنس کے ساتھ مربوط تھے تاکہ شہر کے اندر موجود عرب اہداف کے متعلّق تازہ معلومات حاصل کی جا سکیں اور حکومتی اداروں کی نشان دہی ہو سکے۔ شعبان کے مہینے کے اختتام اور رمضان کی ابتدا پر بم باری ایک بار پھر شروع ہو گئی۔ یہ بم باری ایک نئے اسلوب سے شروع کی گئی جس جے دو بڑے اہداف تھے۔

27 جولائی: صوبہ قندوز .... ضلع دشت آرچی .... مجاہدین اور نیٹو فوج کے درمیان جھڑپ .... 4 نیٹو اہل کار ہلاک .... متعدد زخمی

اول: شہراوراردگرد کی بستیوں پر بم باری کر کے شہریوں کونشانہ بنایا گیا۔اسی طرح بم باری کے ذریعے اسلامی،ثقافتی اور عسکری عمارتوں کونشانہ بنایا گیا،**امر بالمعروف و النھی عن المنکر** ادارے کی بلڈنگ اورادارہ امورحج کی عمارت کونشانہ بنایا گیااور بہت سے غذائی ذخیروں پر بم باری کی گئی۔فوجی چھاؤنی پر بم باری کی گئی جو کہ شہر کی دفاعی فورسز کی ایک پوزیشن تھی۔بہت سے طالبان اورالقاعدہ قیادت کے گھروں کونشانہ بنایا گیا،شہر کے باہر مضافات کی کئی بستیوں پر بم باری کی گئی،راستوں پر بم باری کی گئی جس سے کئی گاڑیاں خاص طور پر ایندھن کے ٹینکر جل گئے۔اس بم باری کی وجہ سے مقامی مسلمانوں کا کافی زیادہ جانی نقصان ہوااس کے ساتھ ساتھ کچھ عرب مجاہدین،عورتیں اور بچے بھی شہید ہوئے جن کی تعداد ۳۴ تک پہنچتی ہے۔ان میں ۲۶ مرد،۶ عورتیں اور ۲ بچے تھے۔ (ان واقعات کی تمام تفصیلات میں نے قندھار کے بارے میں اپنی یادداشتوں میں تحریر کی ہیں جو کہ مرکز الدراسات والبحوث الاسلامیۃ کے سپرد کی گئی ہیں تا کہ انہیں مناسب وقت پر نشر کیا جا سکے)۔ان اہداف پر بم باری رمضان کے آخری ہفتے کے شروع تک جاری رہی۔

دوم: عسکری مراکز پر بم باری کی گئی تا کہ زمینی فوج کو پیش قدمی کے لیے راستہ فراہم کیا جا سکے۔امریکی بم باری دفاعی نقاط پر کسی طرح بھی اثر انداز نہیں ہو سکی،چاہے یہ مجاہدین کے مراکز ہوں یا اسلحہ کے ذخائر یہاں تک کہ ان پر موجود پہرہ داروں پر بھی نہیں۔حقیقتاً امریکی زمینی فورسز کا ان ناکام تجربات کے بعد' جن میں اسے زمینی لڑائی کے فنون کے حوالے سے کئی سبق ملے' قندھار شہر میں داخل ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ان میں قندھار میں امیرالمومنین نصرہ اللہ کے گھر پر کارروائی،قندھار کے جنوب میں سفار ائیر پورٹ پر کارروائی،بلوچ مجاہدین کے معسکر پر کارروائی جو افغانستان کی جنوبی سرحد پر واقع ہے۔ ان شاءاللہ آگے چل کر ہم ان کارروائیوں اوران کے نتائج کا ذکر کریں گے۔

سابقہ کارروائیوں کے نتائج کی بنیاد پر امریکی قیادت نے ایک مجرم گل آغا کو ابھارا کہ وہ ان کے ساتھ زمینی کارروائی کی ذمہ داری سنبھالے۔جس میں امریکی فورسز لڑائی کے دوران فضائی بم باری اور فضائی کور فراہم کرے گی۔اس مرحلے میں امریکی فورسز کے پاس جس نوعیت کا بھی اسلحہ تھا وہ بلا دریغ استعمال کیا گیا......قندھار کے آسمان پر B-52 طیارے نمودار ہوتے 7 ٹن وزنی بم گراتے،لڑائی کے علاقے کو دشمن نے اپنے پاس موجود ٹیکنالوجی' جس میں کروز میزائل،کئی ٹن وزنی بم،ہیوی پروجیکٹائل وغیرہ کی مدد سے بالکل چھلنی کی طرح چھان مارا۔ہیلی کاپٹر،جیٹ طیارے،C-130 اور B-52 چوبیس گھنٹے باری باری اس حملے میں آکر شریک ہوتے۔یہ حملہ دن یا رات کے کسی بھی مرحلے میں کم نہیں ہوا۔اس دورانئے کے نتائج کچھ یوں تھے۔مجاہدین کے شہدا کی تعداد ۲۲ تھی۔ہماری کئی گاڑیاں اور دو ٹینک دشمن کا نشانہ بنے اور دشمن زمینی طور پر ایک ہاتھ بھی پیش قدمی نہ کر سکا۔

۳)زمینی پیش قدمی:

امریکی لڑائی میں آخری حکمتِ عملی امریکی سپاہ کی پیش قدمی ہے جس کے بدلے یہاں (اس کی انتہائی عام نوعیت کی کارروائیوں میں فاش ناکامیوں کے بعد) افغان کمیونسٹ کی باقیات،پیسے کے زور پر بھرتی کیے گئے کرائے کے سپاہی اور گل آغا کی فورسز استعمال کی گئیں جو کہ ایک شہوت پرست شخص ہے جس کا کوئی دین نہیں......دشمن کی زمینی فورسز نے (جو کہ صلیب کے جھنڈے تلے ایک ہی محور میں کام کر رہی تھیں)اس امید پر پیش قدمی کی کہ وہ مرکزی پل عبور کر کے اپنی فورسز پھیلا دیں گے اور قندھار ائیر پورٹ کی جانب پیش قدمی کر کے اسے امریکی طیاروں کے استقبال کے لیے تیار کریں گے،پھر شہر پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہوں گے جو اس سے ۲۵ کلومیٹر دور واقع ہے۔

اور ایسا نہ ہو سکا (صرف اور صرف اللہ رب العزت کے فضل اور بھائیوں کی شہادت کی شدید تڑپ کی وجہ سے۔یہ لڑائی ۵ دن مسلسل چلتی رہی،دن رات مسلسل،ایک ہی انداز میں۔ابھی بم باری ختم نہیں ہوتی تھی کہ زمینی حملہ شروع ہو جاتا تھا اور ابھی ہم اسے روکنے سے فارغ نہیں ہوتے تھے کہ بم باری شروع ہو جاتی تھی۔یہ سلسلہ اسی طرح ۵ دن مسلسل بغیر کسی وقفے کے جاری رہا طیاروں کی گڑگڑاہٹ آسمان سے ختم نہ ہوئی ،دھماکوں کی آوازیں کبھی خاموش نہ ہوئیں۔گولیوں کی رفتار اس سے زیادہ تیز اور اس کے ساتھ مجاہدین کے کمیونیکیشن آلات کو جام کرنے کی کوشش بھی جاری رہی۔

یہ لڑائی انتہائی خوف ناک تھی جس میں دشمن نے اپنی تمام تر دستیاب قوت خرچ کر ڈالی۔اسے اس چیز پر اس بات نے ابھارا کہ جنگ کا خطہ بہت آسان اور سادہ ہے،کچھ کھیت کچھ نہریں اور وادیاں۔اس علاقے میں کوئی بھی سخت رکاوٹ نہیں تھی جو دشمن کی پیش قدمی میں رکاوٹ بنتی۔ماسوائے جنگی قوت ارادی،بھائیوں کے دلوں میں شہادت کی محبت اور ان کا اسلامی ملک کے دفاع کے لیے جنگ پر تیار ہونا ہی رکاوٹ تھا۔ دشمن نے اس لڑائی میں اپنی پوری قوت خرچ کر ڈالی لیکن مرکزی پُل کراس کرنے میں بھی ناکام رہا۔ہر پیش قدمی پر وہ پہلے سے تیار شدہ گھات میں جا پھنستا جو بڑی مہارت اور عمدگی سے لگائی جاتی۔دشمن کے نقصانات بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ دوبارہ حملہ کرنے سے عاجز آ گیا،چنانچہ وہ پُل کے پیچھے ہی ٹھہرا رہا اور دوبارہ اس نے اسے کراس کرنے کا نہیں سوچا۔

دشمن زمینی لڑائی میں ناکام ہو گیا اور افغانستان میں ہمارے ساتھ جنگ میں بھی اس کی یہی عمومی صورت حال ہے......نہ یہ بدلی ہے اور نہ ان شاءاللہ بدلے گی اور اسی طرح عراق کے معرکے میں ہوگا۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

27 جولائی:صوبہ میدان وردک ....صدر مقام میدان شہر...............مجاہدین کا ایک امریکی فوجی کیمپ پر حملہ ....5 امریکی فوجی ہلاک

لال مسجد کو دوبارہ لال کرنے میں ناکامی

عبیدالرحمٰن زبیر

مسلم معاشروں میں علمائے کرام کی حیثیت بیک وقت داعی، مبلغ، مصلح اور فیصلہ ساز ادارے کی رہی ہے......درس وتدریس کے حلقے اِن ہی ہستیوں کے دم قدم سے آباد رہے اور امورِ مملکت کی نگہبانی بھی اِن ہی کے فتاویٰ، فیصلوں اور فقہ کی روشنی میں ہوتی رہی...... یہ علمائے دین اللہ کے ایسے چنیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں کہ اہل ایمان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بیج بوتے، اُن کی آب یاری کرتے، قرآن وسنت کی تعلیمات کے سانچوں میں نفوسِ انسانی کو ڈھالتے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضے کو سرانجام دیتے، حبِّ الٰہی وحبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہاروں سے سینوں کو معمور کرتے ہیں......

بالکل اسی طرح تاریخِ اسلام میں علمائے دین متین رزم گاہوں میں کفار کی افواج باطلہ سے ٹکراتے اور سلاطین وشاہانِ سلطنت کے درباروں میں اُن کی باغیانہ روش کے مقابلے میں بلاخوف وخطر کھڑے نظر آتے ہیں......امت کی باگ ڈور کو اپنے ہاتھ میں لیے خلفا و سلطان' ان فقہائے دین اور وراثت انبیاء علیہم السلام کے حاملین کی مدون کردہ فقہ کے مطابق ہی امورِ سلطنت چلاتے رہے......

لیکن اللہ تعالیٰ کے دین سے انحراف اور اُس کی احکاماتِ شریعت کی حکم عدولی کے باعث زوالِ امت کا دور شروع ہوا تو شیطان نے بھی اپنے دوستوں اور اتحادیوں کو اچھی طرح باور کروا دیا کہ دین کے غلبہ اور شریعت کی حاکمیت کے راستے کو ہمیشہ کے لیے ختم کردینے کی واحد سبیل یہی ہے کہ جہاد وقتال کے راستوں کو امت مسلمہ کے لیے انجانا بنا دیا جائے......اور اس مقصد کے حصول کے لیے ازحد ضروری ہے کہ علمائے کرام کی مسلم معاشروں پر گرفت کو کمزور سے کمزور اور مسلمانوں میں اُن کے اثر ونفوذ کو کم سے کم کردیا جائے......اس شیطانی ایجنڈے کو کفار نے پلے باندھ لیا اور اس کی تنفیذ کے لیے تمام تر وسائل کی فراہمی سے لے کر جدید تشکیک زدہ اذہان کی تشکیل وتعمیر تک تمام اقدامات کیے گئے......

کفار کی اس ''جہد مسلسل'' کا نتیجہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں......ہمارے مسلم معاشروں میں علمائے دین کی عزت وتوقیر ایسے ہی سازشی منصوبوں کے تحت ختم کی جارہی ہے......اُن پر معاش واقتصاد کے دروازے بھی بند کیے جارہے ہیں، اُن کے متعلّق بے سروپا اور من گھڑت کہانیاں گھڑ کر عام کی جاتی ہیں......دجل، فریب اور دروغ گوئی سے کام لے کر اُن کی شخصیات پر زبان طعن دراز کی جاتی ہے......اس سب کے باوجود 'ومکروا ومکر اللّٰہ' کے مصداق' علمائے حق کا قد کاٹھ کم ہوا نہ ہی متلاشیانِ حق کا علمائے دین کے حلقوں اور مجالس سے رشتہ ٹوٹا......اگر ایک جانب فواحش اور منکرات کا سیلاب ہے تو دوسری جانب خصوصاً نوجوان طبقے میں دینی بے داری بھی دیکھنے کے لائق ہے اور یہی دینی بے داری اُنہیں علمائے کرام کی جانب رجوع اور اُن کی رہ نمائی کی طرف لے جارہی ہے......ذکر اللہ کی مجالس، قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ ہائے دروس، قرآن مجید سے زندہ تعلّق، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسک، نظامِ طاغوت کے خلاف تشکیل کردہ جہادی قافلے......ایک پوری ترتیب طے پاگئی اور معاشرے کے صالح فطرت نوجوان چھٹ چھٹ کر اس ترتیب کو سنوارنے اور بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرنے لگے......

یہ صورت حال اولیائے شیطان کے لیے کیونکر قابل قبول ہوسکتی ہے......حرص وہوا کے ابلیسی منصوبوں اور مکر وفریب کی تمام چالوں کے باوجود چہار سُو حق وصداقت، ایمان وایقان، فی سبیل اللہ جذبۂ شہادت وقتال اور حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حامل روشن سینوں اور منور چہروں کی صورت میں شیطانی آقاؤں کو اپنے بچھائے گئے 'تہذیبی' جال کے تاروپود بکھرتے نظر آئے......

ایسے میں ''انسانیت کے ٹھیکے دار'' ہر طرح کی مروت اور انسانیت کو لپیٹ کر ایک طرف رکھتے ہوئے لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں علمائے کرام، طلبۂ مدارس دینیہ اور طالباتِ دین کا قتل عام کیا......اس سانحہ کے بعد اٹھنے والی تحریکِ جہاد نے نظام پاکستان کی چولیں ہلا ڈالیں تو اللہ کے باغیوں کی مزید ہمت نہ ہوسکی کہ وہ ہر مسجد اور مدرسہ کو ''آپریشن سائلنس'' کے ذریعے ختم کردیں......یہ جہاد فی سبیل اللہ کی برکات ہیں کہ صلیب کے منہ زور 'فرنٹ لائن اتحادی' دفاعی پوزیشن سنبھالنے پر مجبُور ہوئے......وگرنہ ان کا ہدف اصلی یہی تھا کہ ہر مدرسہ جامعہ حفصہ کی طرح

سیکولر، لبرل اور دین بے زار طبقات کی نظروں میں پاکستان کے علمائے ربانیین بُری طرح کھٹک رہے ہیں......صرف اسلام آباد کے ۲۳۰ سے زائد علمائے کرام کے ناموں کو فورتھ شیڈول میں ڈالا جاچکا ہے......پنجاب اور دیگر علاقوں سے متعدد علما کا 'لاپتہ' کیا جارہا ہے......

27 جولائی: صوبہ کنڑ.................ضلع دنگام ....مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپیں.................23 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک ....5 ٹینک تباہ

اور ہر مسجد لال مسجد کی طرح ویران کردی جائے......اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں سے انتقام لیے کو خود ہی کافی ہوگیا......لیکن اعداء اللہ کے سینوں میں دہکتی اسلام دشمنی اور علمائے کرام سے نفرت و بےزاری کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوسکی......

اسی لیے سانحہ لال مسجد کے بعد وقفے وقفے سے ایسے اقدامات کیے گئے کہ جن کے ذریعے مدارسِ دینیہ کے گرد گھیرا تنگ کیا جائے......کراچی کے مدارس پر چھاپوں کا سلسلہ شروع ہوا......شہر کراچی سے بالخصوص اور پورے ملک سے بالعموم آئے علمائے دین اور طلبہ علم دین کی شہادتوں کی خبریں آنے لگیں......وقت کے جری، بے بدل، عزیمت وعظمت کے استعاروں، بےباک اور حق گوئی کی مثال علمائے کرام کو پے در پے شہید کیا گیا......

اسی سلسلے میں گزشتہ دنوں لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے شہدا کے وارث حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس نے اُن کے مدرسہ جامعہ سمیہ رضی اللہ عنہا پر چھاپہ مارا......مولانا تو عزم و ہمت اور صبر ووفا کا ایسا کردار اور نمونہ ہیں کہ جنہوں نے اپنے والد، والدہ، اکلوتے بھائی، اکلوتے بیٹے اور ہزاروں روحانی بیٹوں اور بیٹیوں کو اللہ کے دین پر قربان کیا لیکن طاغوت سے مفاہمت اور مصالحت نہ کرنے بارے اپنے موقف سے رتی برابر پیچھے نہیں ہٹے۔اس سے چند روز قبل جامعہ کے ایک استاد کو اٹھایا گیا اور ایس پی ڈاکٹر رضوان نے کہا کہ کسی طرح محترمہ ام حسان کو بلاؤ......

یہی علمائے حق ہیں جو امت مسلمہ کے لیے مینارۂ نور ہیں اور یہی علمائے ربانیین ہیں کہ جو امت کے حقیقی قائد اور اصل رہنما ہیں......انہیں امت کا بھرپور اعتماد بھی حاصل ہے اور ان کی ایک پکار پر ایک عام مسلمان بھی دین کی خاطر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے......اس کا عملی ثبوت مولانا عبدالعزیز دامت برکاتہم العالیہ کے قرب وجوار میں بسنے والے اہل ایمان نے دیا اور تمام تر ریاستی انتظامات کے باوجود پولیس اور خفیہ ایجنسیاں حضرت کو گرفتار نہ کرسکیں......کیونکہ اہل علاقہ 'صدق ووفا کے اس پیکر کی حفاظت کے لیے مستعد رہے اور اُنہوں نے سیکورٹی اداروں پر واضح کردیا کہ مولانا عبدالعزیز اور اُن کے اہل خانہ میں سے کسی کی جانب اس نظام کا ہاتھ بڑھا تو اُس سے نمٹنے کے لیے ہم شہدائے لال مسجد کا کردار نبھانے پر پوری طرح آمادہ وتیار ہیں......

دینِ اسلام کی حقیقی قیادت، اے علمائے دینِ متین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، وہ اُس کی خاص عطا اور اُس کی خاص الخاص مہربانی اور نوازش ہے......آپ کے قلب قرآن وسنت کے پاکیزہ علم سے منور ہیں، آپ کی زندگیاں اخلاص، توکل، للّٰہیت، علم وعمل، سادگی ودرویشی، بےلوثی اور استغنا کا عملی نمونہ ہیں......دینِ مبین کی تبلیغ، اشاعت اور تنفیذ کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات نے آپ ہی کو منتخب فرمایا ہے......آپ ہی کی مجالس اور تزکیہ وتربیت کی محفلوں سے مستفید ہونے والے آج اس دین کے غلبہ کے لیے میادینِ جہاد میں برسرپیکار ہیں......ہم نے آپ ہی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے اسباق لیتے ہوئے یہ بھی پڑھا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے آزمائش طلب نہ کرو لیکن جب آزمائش آجائے تو پھر پوری استقامت، جرات اور صبر کے ساتھ ڈٹ جاؤ''......

آپ کے یہی تلامذہ انتہائی ادب اور اپنائیت سے آپ کے حضور ملتمس ہیں کہ خدارا! اپنے اردگرد کے حالات سے پوری طرح باخبر اور چوکنا رہیے......سیکولر، لبرل اور دین بےزار طبقات کی نظروں میں پاکستان کے علمائے ربانیین بُری طرح کھٹک رہے ہیں......صرف اسلام آباد کے ۲۳۰ سے زائد علمائے کرام کے ناموں کو فورتھ شیڈول میں ڈالا جاچکا ہے......پنجاب اور دیگر علاقوں سے متعدد علما کا 'لاپتہ' کیا جارہا ہے......آپ کے حوصلے، استقامت اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ نے آپ کو دشمنانِ خدا کی آنکھوں میں کانٹا بنادیا ہے......

> یہ علمائے دین اللہ کے ایسے چنیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں کہ اہل ایمان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بیج بوتے، اُن کی آب یاری کرتے، قرآن وسنت کی تعلیمات کے سانچوں میں نفوسِ انسانی کو ڈھالتے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضے کو سرانجام دیتے، حبِّ الٰہی وحبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہاروں سے سینوں کو معمور کرتے ہیں......

بےشک اس قوم میں خیر کی طرف لپکنے اور دین پر اپنا آپ نچھاور کردینے کا داعیہ موجود ہے......بس ضرورت صرف اس داعیہ کو مہمیز دینے کی ہے......اپنے متعلقین کو اپنے گرد جمع کیجیے......فنونِ حرب سے شغف پیدا کیجیے......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان نے جس چیز کو اہل ایمان کے لیے 'زیور' سے تشبیہ دی ہے، اُس سے اپنے آپ کو مزین کیجیے......اسلحہ کا شوق اور اس کی تربیت جیسے فرضِ عین کو کماحقہ پورا کیجیے......اور طواغیتِ زمانہ کے سامنے صبر واستقامت سے جم جائیے......

مجاہدینِ اسلام آپ کے فرزند اور شاگرد ہیں......یہ اس ساری مشق کو اپنی زندگیوں میں ترویج دے چکے ہیں اور اس کے نتائج آج ساری دنیا کی آنکھوں کے سامنے ہیں......آپ کے یہ تلامذہ آپ سے یہی عرض کرتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے کردار وعمل آپ سے بھی اُن ہی راستوں کے انتخاب کا تقاضا کررہے ہیں......

(بقیہ صفحہ ۴۸ پر)

28 جولائی: صوبہ میدان وردک ....ضلع سید آباد ....مجاہدین کا ہینڈ گرنیڈز سے حملہ ....3 صلیبی فوجی ہلاک

عالم اسلام میں مجاہدین کے نو جیلوں پر حملے...... بوکھلائے سیکولر کالم نگاروں کی نظر میں

ابوغریب، تاجی، لیبیا، افغانستان اور ڈی آئی خان سمیت ۹ جیلیں' جو مجاہدینِ اسلام کو تشدد و تعذیب کے بدترین مراحل سے گزارنے اور قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا رکھنے کے لیے مرتدین نے قائم کی تھیں' پر مجاہدین کے حملوں اور ہزاروں مجاہدین کی آزادی کی خوش خبریوں نے جہاں اہل ایمان کے دلوں کو سکون و طمانیت اور ٹھنڈک و آسودگی سے بھر دیا ہے، وہی لادین اور ملحد طبقات کو بری طرح بدحواس اور وحشت زدہ کر دیا ہے..... ذیل میں سیکولرز'' دانش وروں'' کے اُن کالمز میں سے چند اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں جو ڈی آئی خان جیل پر طالبان کے حملے کے بعد پاکستان کے اردو پریس میں شائع ہوئے۔ اُن کے یہ الفاظ' مجاہدین کے خوف سے بیٹھے دلوں کا حال بخوبی بھی بیان کر رہے ہیں......ادارہ ان تمام کالم نگاروں کے دین دشمن خیالات، اسلام و شعائر اسلام کے خلاف ان کے بغض، اُن کی لبرل ازم اور سیکولر ازم پر مبنی افکار و کردار سے مکمل برأت کا اظہار کرتا ہے...... یہ چند جھلکیاں محض اُن کی بوکھلاہٹ کے مشاہدہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے، ......لہٰذا اِن اقتباسات کو اسی پس منظر میں دیکھا اور پڑھا جائے......

نذیر ناجی: '' دہشت گردوں کے لیے جیل کوئی اہمیت نہیں رکھتی، وہ اپنے مشن پر نکلے ہوتے ہیں۔ وہ اطمینان سے قبائلی علاقے کی سرحد پار کر کے' حکومت کے زیر کنٹرول علاقے میں داخل ہوتے ہیں اور اس طرح سفر کرتے ہیں جیسے وہ اپنے زیر کنٹرول علاقے میں کر رہے ہوں۔ ڈی آئی خان جیل میں ساڑھے چار پانچ گھنٹے اپنی کارروائی جاری رکھی گئی۔ دہشت گردوں کا اپنے اور پاکستانی علاقے پر کنٹرول قابل رشک ہے۔ وہ صرف اسی وقت تک جیل کے اندر رہتے ہیں جب تک ان کا دل چاہتا ہے اور جب اکتا جاتے ہیں تو اطمینان سے رہا ہو کر چلے جاتے ہیں۔ جب جیل میں آنا جانا ان کے لیے اتنا آسان ہے تو پھر ان کی نگرانی پر اخراجات کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ملک بھر میں ان کے اسلام پسند حامیوں کی ایک بہت بڑی تعداد ان کی حمایت کرتی ہے۔ کئی شہروں کا انتظام وہ پہلے ہی سنبھال چکے ہیں اور اگر مزید شہروں کا بندوبست ان کے حوالے کر دیا جائے تو امن و امان کی حالت یقیناً آج کے مقابلے میں اچھی ہو جائے گی۔ کیوں نہ کراچی کا نظم و نسق دہشت گردوں کے حوالے کر کے غنڈوں اور بھتہ خوروں سے نجات حاصل کر لی جائے؟''

احمد رشید: '' کیا یہ محض اتفاق ہے کہ دنیا کے کچھ ممالک، جیسا کہ پاکستان، لیبیا اور عراق میں جیلیں توڑ کر قیدیوں کو رہائی دلائی جا رہی ہے یا پھر یہ القاعدہ کی وہ نئی حکمت عملی ہے جس کا اعلان کچھ عرصہ پہلے اس تحریک کے رہ نما کی طرف سے سامنے آیا تھا کہ وہ گوانتاناموسمیت دنیا بھر کی جیلوں میں قید اپنے کارکنوں کو رہا کرائیں گے؟ اس کا اعلان ایمن الظواہری نے ایک آڈیو پیغام میں کیا تھا۔ اس پیغام میں الظواہری نے امریکہ کی طرف سے گوانتانامو میں بھوک ہڑتال کرنے والے قیدیوں کے ساتھ بہیمانہ سلوک کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت جلد ان سب کو رہائی دلائی گے۔ انہوں نے کہا ''ہم خدا سے وعدہ کرتے ہیں کہ ان قیدیوں اور وہ جو دنیا کے دوسرے حصوں میں جبر کا شکار ہیں' کی رہائی کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے''۔ جن ممالک میں یہ جیلیں توڑی جا رہی ہیں وہاں کی کمزور اور نااہل حکومتوں کو مورد الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے تاہم یہ ایک عالمی نوعیت کا معاملہ ہے کیونکہ رہا ہونے والے جنگ جو القاعدہ کی کمزور ہوئی صفوں میں زندگی کا نیا خون داخل کر دیں گے۔ اس سے ان کو مزید حوصلہ بھی ملے گا کہ اگر انہیں کبھی گرفتار بھی کر لیا گیا تو وہ رہا کرا لیے جائیں گے۔ اس سے القاعدہ کو نئی بھرتی کرنے میں بھی آسانی رہے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کو احساس ہونا چاہیے کہ جنگ کا ایک نیا مرحلہ شروع ہونے والا ہے''۔

ایاز امیر: '' کیا یہ یک طرفہ جنگ نہیں جس میں طالبان تو اپنے مقصد میں فولاد کی طرح واضح اور دوٹوک ہیں جب کہ ہماری صفوں میں کنفیوژن پھیلا ہوا ہے۔ وہ اپنے عزم میں تیر کی طرح سیدھے ہیں تو ہم غبارِ راہ کی طرح سراسیمگی کا شکار ہیں۔ وہ جنگ آزما و سرد و گرم چشیدہ اور دوش تا کمر ہتھیاروں سے لیس لوگ ہیں تو دوسری طرف ہم اپنے صوفے سجانے اور اپنی کلائیوں پر بیش قیمت گھڑیاں باندھنے پر تلے ہوئے ہیں، جب کہ اس دوران جب کہ وہ جیلیں توڑ توڑ کر اپنے قیدی چھڑوا کر لے جا رہے ہیں۔ مسلح افواج اور پراپرٹی کا کاروبار؟ مصری فوج بہت بری طرح پراپرٹی اور دیگر کاروباری معاملات میں الجھی ہوئی ہے، چنانچہ وہ اپنے شہریوں پر تو گولیاں برسا سکتی ہے لیکن اسرائیلی فوج کے مقابلے پر آتے ہوئے اس کی جان نکلتی ہے۔ یقیناً کسی بھی کاروبار میں ملوث ہونا مسلح افواج کی توجہ بٹا دیتا ہے۔ دوسری طرف جس جنگ میں ہم الجھ چکے ہیں وہ ایک طویل عرصے تک جاری رہنے والی جنگ ہے اور جب امریکی افغانستان سے چلے جائیں گے۔ تو یہ مزید پیچیدہ ہو جائے گی۔ اگر ہمارے محافظوں کے دل میں دلیری کی یہی تحریک اٹھتی ہو کہ جیسے ہی دشمن پر نظر پڑے تو پانی کے نالوں میں کود جاؤ تو کیا کسی کو شک ہے کہ ہم زندہ قوم ہیں''۔

رؤف کلاسرا: '' طالبان کی طرف سے ڈیرہ اسماعیل خان جیل توڑنے کی اندرونی

28 جولائی: صوبہ خوست .... ضلع صابری...................... بارودی سرنگ دھماکہ...................... ایک نیٹو ٹینک تباہ...................... 6 نیٹو فوجی ہلاک

کہانیاں سامنے آنے کا سلسلہ جاری ہے۔جس رات ڈی آئی خان جیل پر حملے کا منصوبہ تھا اس رات اٹھارہ لوگوں کو جیل پہنچایا گیا تا کہ وہ حملہ کر سکیں۔ان اٹھارہ حملہ آوروں کا کام یہ تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو ڈھونڈیں کہ کہاں قید ہیں، پھر انہیں بیرکس سے باہر نکالا جائے اور اسے دوسرے گروپ کے حوالے کیا جائے جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی۔ان چالیس مسلح افراد میں سے بیس نے اس وقت تک جیل کے اندر رہنا تھا جب تک تمام قیدی باہر نہیں نکل جاتے۔ان کے علاوہ پچیس حملہ آور ایسے بھی تھے جن کے ذمہ ان قیدیوں کو گاڑیوں میں بٹھا کر لے جانا تھا۔ان کے علاوہ پچیس طالبان کو جیل سے باہر رکھا گیا تا کہ وہ ان لوگوں کی حفاظت کے لیے باہر رکیں اور کسی مزاحمت کی صورت میں وہ سیکورٹی فورسز کو گولی سے جواب دے سکیں۔جن قیدیوں کو رہا کرایا گیا ان میں حاجی الیاس،عبداللہ حکیم،قاری عباس اور احمد باجوڑی بھی شامل تھے۔طالبان نے اس حملے کے بعد جاری کی گئی تفصیلات میں کہا کہ ان کے لیے اپنا ایک ایک فرد انتہائی اہم ہے لیکن جن لوگوں کو رہا کرایا گیا وہ تحریک کے لیے بہت اہم تھے۔ان لوگوں کو خصوصی طور پر بڑے شہروں پر حملوں کے لیے تربیت دی گئی ہے لہٰذا ان کو آزاد کرانا بہت اہم تھا''۔

غازی صلاح الدین: ''کیا ڈیرہ اسماعیل خاں کی جیل پر حملہ ہماری ملک کی سب سے بڑی خبر نہیں تھی؟ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی یہ تو دیکھے کہ یہ حملہ کس نوعیت کا تھا۔یہ کیسے کیا گیا،اس کا پیغام ہماری ریاست کے لئے اور ہمارے لیے کیا تھا۔اس حملے کی کھڑکی سے جو منظر ہمیں دکھائی دے رہا ہے وہ کیا ہے۔قیدیوں کا فرار ہو جانا۔ایک عسکری نوعیت کی کارروائی اور قانون نافذ کرنے والوں اداروں کی پسپائی۔یہ خبر اخبارات کی سب سے بڑی سرخی نہیں بنی۔کئی اخبارات میں یہ دوسری یا تیسری سرخی بھی نہیں تھی۔ایک بڑے اخبار میں تو یہ پانچویں بڑی سرخی تھی'' کالمی''۔لگتا ہے کہ مخصوص علاقوں میں ریاست کی عملداری کا نام ونشاں تک نہیں ہے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ اتنا خوف ناک،نا قابل یقین حملہ پہلی بار ہوا ہے۔اتنی بڑی واردات بھی ہماری زندگی کو ہلا کر رکھ دینے کا سبب نہ بن سکی''۔

وجاہت مسعود: ''سادہ سی بات ہے کہ حکومت اور ریاست کے مسلح دشمنوں نے حملہ کر کے اپنے ساتھی رہا کروا لیے۔حملہ آوروں نے پولیس کی وردیاں پہن رکھی تھیں۔انہوں نے راکٹ گرنیڈ سے حملہ کر کے علاقے میں بجلی کی رو منقطع کر دی۔انہوں نے اندھیرے میں دیکھنے والی خصوصی عینکیں پہن رکھی تھیں۔وہ لاؤڈ اسپیکروں کی مدد سے نام لے لے کر اپنے ساتھیوں کو باہر بلاتے رہے۔انہوں نے قریبی مکانوں اور ایک اسپتال کی چھت پر مورچے بنا کر عام شہریوں کو یرغمال بنائے رکھا تا کہ جیل کے عملے کو پہنچنے والی کمک کو روکا جا سکے۔طالبان کے ترجمان شاہد اللہ نے ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۵۰ طالبان حملہ آوروں میں ۷ خودکش حملہ آور شامل تھے اور جو کامیاب کارروائی کے ذریعے اہم طالبان رہنماؤں سمیت ۳۰۰ عسکریت پسندوں کو رہا کرانے میں کامیاب ہو گئے۔تحریک طالبان پاکستان نے مختلف خبر رساں ذرائع کو بتایا ہے کہ حملہ آوروں میں ۱۸ اسپیشل کمانڈو بھی شامل تھے۔عدنان رشید کی رہنمائی میں چھ ماہ تک منصوبہ بندی کی گئی جس پر ایک کروڑ پندرہ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔حملے میں پندرہ گاڑیاں اور دس موٹر سائیکلیں استعمال کی گئیں۔گاڑیوں میں سوار حملہ آور آسانی سے ایک کے بعد دوسری چیک پوسٹ عبور کرتے رہے۔حملے کے ایک گھنٹہ اور بیس منٹ بعد رہا شدہ قیدیوں سمیت تمام حملہ آور قبائلی علاقے میں محفوظ مقامات پر پہنچ چکے تھے۔حقیقت تو یہ ہے کہ پولیس کو عام مجرموں کا مقابلہ کرنے کے لیے تربیت دی جاتی ہے۔طالبان باقاعدہ جنگ کا تجربہ رکھنے والے منظم لڑاکا فوج ہیں جو اپنے دشمن کو پہچانتے ہیں اور یکسوئی کے ساتھ اسے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں''۔

طارق محمود چوہدری: ''آج ڈی آئی خان کا نام دوسو کے قریب بڑے چھوٹے ممالک کی خفیہ ایجنسیوں کی فائلوں میں وائرس کی تیزی سے پھیل رہا ہے۔دُنیا بھر کے سرچ انجنوں اور گوگل کی کلکنگ میں مقبول عام نام اپنے ڈی آئی خان کا ہے۔۲۲ جولائی کو بغداد سے چند کلومیٹر دور ابوغریب جیل پر حملہ ہوا اور القاعدہ کے پانچ سو (درست تعداد ہزاروں میں ہے) قیدی فرار ہو گئے۔اسی روز عراق ہی کی تاجی جیل پر مسلح افراد ٹوٹ پڑے اور سوائے موت کے سیکڑوں قیدیوں رہا کرالیا۔۲۷ جولائی کو مسلح دہشت پسندوں نے لیبیا کے ساحلی شہر بن غازی کی مرکزی جیل پر حملہ کیا اور اپنے ایک ہزار دہشت گرد ساتھیوں کو مکھن سے بال کی طرح نکال لے گئے۔۳۱ جولائی کو ڈی آئی خان جیل پر حملہ ہوا اور سینکڑوں دہشت گرد فرار ہو کر ایسے غائب ہوئے لگتا ہے کہ آسمان نے انہیں اٹھا لیا یا زمین نگل گئی۔عراق کا ابوغریب جیل ہو یا سان پیڈرو سلویا کا سیلف گورننس جیل،تاجی کا بندی خانہ ہو یا بن غازی کی پریزن یا پھر اپنی ڈی آئی خان جیل،سب ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور خطوں میں واقع ہیں جن میں بظاہر کوئی مماثلت نہیں یہ سب کچھ ایک اتفاق بھی ہو سکتا ہے۔انٹر پول کے دفتر میں اور واشنگٹن سے ٹوکیو تک ہر دارالحکومت میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔اتوار کے روز بائیس مسلمان ملکوں میں واقع بڑی طاقتوں کے سفارت خانے بند رہے۔سفارت خانوں کی ایسی بندش اس سے پہلے کبھی دیکھی نہ سنی۔دُنیا بھر میں ریڈ الرٹ ہے۔میں ان واقعات میں کوئی مماثلت تلاش کرنے سے قاصر ہوں۔اگر ایسا ہے بھی تو میں ریت میں سر چھپا کر خطرے کو ٹالنے کا دکھاوا کرنے کو ترجیح دوں گا۔میں پہلی اسلامی ایٹمی طاقت کا عراق اور لیبیا سے موازنہ کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں۔میں بنوں،ڈی آئی خان،سکھر اور تیگو سا گالپہ میں کسی مماثلت کو نہیں مانتا اگر کوئی ہے بھی تو پھر بھی نہیں مانتا''۔

☆☆☆☆☆

28 جولائی:صوبہ کابل .... ضلع بگرامی .... ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ .... ایک امریکی ٹینک تباہ .... 4 امریکی فوجی ہلاک

سفارت خانوں پر حملوں کا خطرہ......امریکیوں کی حالتِ خوف

کاشف علی الخیری

میدان جنگ میں جو فریق اعصابی تناؤ پر قابو پائے، کٹھن اور دل شکن حالات میں حوصلہ مندی اور خطرات کے مقابلے میں بہادری وہمت کو بروئے کار لائے' بازی اُسی کے ہاتھ رہتی ہے......اس کے برعکس فریق مخالف کی طرف سے دی جانے والی دھمکیوں ہی سے اعضا پر کپکپی طاری ہوجائے اور ہاتھ پاؤں میں رعشہ کی علامات نظر آنے لگیں تو ایسے میں گلی محلوں کی معمولی لڑائیوں میں بھی منہ کی کھانا پڑتی ہے......کجا یہ کہ میدان جنگ میں ایسی حالت کو پہنچ جانے کے بعد ذلت وخواری کے علاوہ کسی اور نتیجہ کی توقع کی جاسکے......

موجودہ صلیبی جنگ میں عالمی کفر کی حواس باختگی بھی کچھ ایسا ہی منظر پیش کررہی ہے......ایک جانب اللہ پر توکل اور اُسی کی ذات پر بھروسہ کرکے میدان میں نکلنے والے مجاہدین ہیں جو ہر طرح کے مہیب اسلحے اور ہلاکت خیز ٹیکنالوجی کے ہر وار کو اپنے سینوں پر سہہ رہے ہیں، آہن و بارود کی بارشوں نے اُن کے کچے گھروندوں کو مسمار اور مساجد وبازاروں کو ویران کردیا ہے، ڈیزی کٹر بموں، ڈرون میزائلوں اور کیمیائی ہتھیاروں نے اُن کے پھول جیسے بچوں، 'آبگینوں' کی مانند عفت مآب ماؤں بہنوں کو خلدِ بریں کا مکین بنادیا ہے، لیکن وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، ایمان وایقان سے معمور سینوں کو کفر کے سامنے تانے پوری استقامت اور جرات سے کھڑے ہیں اور ایک لمحہ کے لیے بھی باطل سے خوف زدگی کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دے رہے......دوسری جانب متحدہ کفر کے لشکر ہیں...... جدید ترین اسلحہ کے انباروں کے ہمراہ، فضا اور بحر و برکو اپنے تئیں تسخیر کیے ہوئے، کارپٹ بم باریوں پر نازاں اور ہوا سے آکسیجن تک چوس لینے والے بموں پر گھمنڈ کرنے والے......لیکن فطرتاً اس قدر بزدل اور ڈرپوک ہیں کہ ان کی اعلیٰ تربیت یافتہ فوجیں میدان جنگ میں دو بدو لڑائی کی بجائے سارا انحصار فضائی بم باری پر کرتی ہیں مگر باوجود اس کے فتح وکامیابی محض ان کے خوابوں تک ہی محدود رہتی ہے......جب کہ باقی ماندہ کافروں کے اوسان خطا کرنے کے لیے مجاہدین کی طرف سے دی جانے والے دھمکیاں ہی کافی ہوجاتی ہیں اور وہ خوف وہراس کی حالت میں ''تماشا خود کو بنا بیٹھا میں'' کی تصویر بنے رہتے ہیں......

ایسے واقعات آئے روز رونما ہوتے رہتے ہیں کہ امریکی اور مغربی ممالک کے ہوائی اڈوں، سفارت خانوں، حساس تنصیبات اور عوامی مقامات پر ہنگامی حالت کا نفاذ ہوجاتا ہے اور کالے گورے سب کا فر بلاتفریق رنگ ونسل' دہشت زدگی اور سراسیمگی میں مبتلا ہوجاتے ہیں...... اربوں ڈالر اپنے حفاظتی حصاروں پر خرچ کرنے والے صلیبی صیہونی ممالک کے تمام تر حفاظتی اقدامات پر پانی پھیرنے اور اُنہیں ہوا میں اڑانے کے لیے جماعۃ القاعدۃ الجہاد کی طرف سے دی گئی ایک دھمکی ہی ایسی کارگر ثابت ہوتی ہے کہ کفر کا سردار اوباما تک بے چینی و بے کلی کے آزارِ مسلسل میں گرفتار ہوجاتا ہے......

۳ اگست کو امریکی محکمہ خارجہ نے 'وارننگ' جاری کی کہ 'القاعدہ حملہ کرسکتی ہے'......امریکی اخبار نیویارک ٹائمز کے مطابق جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے امیر شیخ ایمن الظواہری (حفظہ اللہ) نے یمن میں القاعدہ کے امیر شیخ ناصر الوحیشی (حفظہ اللہ) کو پانچ اگست تک امریکی سفارت خانوں پر حملوں کا حکم دیا تھا۔ القاعدہ امرا کے درمیان ہونے والی گفتگو کی ریکارڈنگ ایک گرفتار شدہ مجاہد بھائی سے ملی......بس پھر کیا تھا، سفارتی اور سیاسی سطح پر صلیبیوں کی صفوں میں افراتفری اور ہڑبونگ کا وہ عالم تھا کہ جیسے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک دنیا زیروزبر ہونے والی ہے......اوباما نے ''خصوصی حفاظتی احکامات'' جاری کیے......اکیس ممالک میں امریکی سفارتی مشن بند کردیے گئے...... عرب امارات، الجزائر، اومان، اردن، عراق، مصر، لیبیا، سعودیہ، جبوتی، بنگلہ دیش، قطر، یمن، افغانستان، سوڈان، بحرین، کویت، پاکستان، موریطانیہ، وغیرہ میں امریکی سفارت خانوں اور قونصلیٹس کو ایک ہفتہ کے لیے بند کردیا گیا......امریکی محکمہ خارجہ نے ایک انتباہ جاری کیا کہ ''القاعدہ اور اس کے حامی نیٹ ورکس کی جانب سے امریکی سفارت خانوں کو خطرہ لاحق ہے''......صلیبی سردار کی تقلید میں برطانیہ، کینیڈا اور دیگر یورپی ممالک نے بھی اپنی اپنی ''دکانیں'' بند رکھیں......

> جب کہ امریکی حکام میں یہ خدشات بڑھتے جارہے ہیں کہ القاعدہ حملے کے لیے ایسا جدید ترین مائع بم استعمال کرسکتی ہے جس کا سراغ نہیں لگایا جاسکتا۔ امریکی میڈیا کے مطابق القاعدہ نے نیا بم تیار کرلیا......ایک ایسا مائع بم' جس کا سرغ نہیں لگایا جاسکتا......امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی حکام بھی اعتراف کرتے پائے جارہے ہیں کہ اس بم کا توڑ امریکا کے پاس نہیں۔

کفار کے حوصلوں کی ''بلندی'' اور عزم و ہمت کی ''پختگی'' دنیا کے سامنے

28 جولائی: صوبہ میدان وردک ....ضلع سید آباد...................مجاہدین کے بم حملے.....................2 ٹینک تباہ ....سپیشل نیٹو فورس کے 6 کمانڈوز ہلاک

عیاں ہے......ساتھ ہی ساتھ ''مرے کو مارے شاہ مدار'' کے مصداق' کفار کی لونڈی اقوام متحدہ بھی اُن کا ''تراہ کڈنے'' میں گاہے بگاہے مصروف رہتی ہے۔ ۱۱ اگست کو اقوام متحدہ نے کہا کہ ''القاعدہ مغربی ممالک کے لیے بدستور بڑا خطرہ ہے کیونکہ یہ تنظیم مسلسل مقامی نوعیت کے انتہا پسند گروپوں کو اپنے اندر ضم کر رہی ہے''......

جب کہ امریکی حکام میں یہ خدشات بڑھتے جا رہے ہیں کہ القاعدہ حملے کے لیے ایسا جدید ترین مائع بم استعمال کرسکتی ہے جس کا سراغ نہیں لگایا جاسکتا۔ امریکی میڈیا کے مطابق القاعدہ نے نیا بم تیار کرلیا ......ایک ایسا مائع بم' جس کا سرغ نہیں لگایا جاسکتا......امریکی ذرائع ابلاغ کے مطابق امریکی حکام بھی اعتراف کرتے پائے جا رہے ہیں کہ اس بم کا توڑ امریکا کے پاس نہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ نئی تکنیک کے تحت ''دہشت گرد'' عام کپڑوں کو لکویڈ ایکسپلوسیو میں ڈبوئیں گے اور خشک ہونے پر یہ کپڑے خود دھما کا خیز ہوجائیں گے۔ ایک امریکی افسر کا کہنا ہے کہ موجودہ سیکورٹی اقدامات کے تحت فی الوقت اس مائع بم کا سراغ نہیں لگایا جاسکتا۔ یہ صورت حال کفار کے بے پناہ اندرونی خوف، شل اعصاب اور جواب دیتے حوصلوں کی غمازی کر رہی ہے۔

صلیبی صیہونی فساد کے خلاف برپا عالمی تحریک جہاد کی پشت پر موجود اللہ تبارک وتعالیٰ کی خصوصی نصرت اور مدد کے مظاہر میادینِ جہاد میں تو ظہور پذیر ہوتے ہی ہیں......لیکن دانا و بینا افراد جہادی میدانوں سے دور بیٹھے بھی صاف محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ومعیت قدم قدم پر مجاہدین کے ہمراہ ہے......نبیِ ملحمہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نُصِرْتُ بِالرُّعبَ...... ''مجھے رعب اور ہیبت کے ذریعے کامیابی عطا کی گئی''......آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اپنی متاعِ کُل جاں نثار کرنے والے مجاہدین کے ہمراہ بھی اُن کے رحیم اور شفیق پروردگار نے یہی معاملہ فرمایا ہے اور کفر کے تمام لشکر اپنے ہر طرح کے ہولناک سامانِ حرب کے باوجود ان بندگان خدا کے رعب و دبدبہ سے پانی میں رکھی نمک کی ڈلی کی طرح گھُلتے چلے جا رہے ہیں......اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کے لیے اپنی نصرت و مدد کا اہتمام فرمائے اور امت کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ کفر کو عاجز، مغلوب اور زیردست کرنے کی خاطر برپا اس مبارک جہاد کی برکات سے اپنے دامن کو بھرے اور سرفرازی و فلاح کے اس سفر کا راہی بنے......کہ کفر کی بے بسی اور پسپائی کو عیاں کرتا یہی راستہ امت کے عروج واستیلا کا پتہ بھی دے رہا ہے......

☆☆☆☆☆

بقیہ: لال مسجد کو دوبارہ لال کرنے میں ناکامی

آپ اٹھیں گے تو آپ سے اللہ کے لیے محبت کرنے والے نوجوان، آپ کے تلامذہ اور عامۃ المسلمین آپ کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہوں گے اور اصل حفاظت کرنے والے تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہیں جن کی قوت اور قدرت کے سامنے کوئی بھی کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔

''غم نہ کرو'' کے عنوان سے حضرت مولانا عبدالعزیز دامت برکاتہم العالیہ کے الفاظ مجاہدین کے لیے بھی اور علمائے کرام وطلبہ دین کے لیے بھی' عمل کی دعوت لیے کھڑے ہیں......

''وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِين (آلِ عمران : ۱۳۹)

''دل شکستہ نہ ہو، غم نہ کرو، تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہو''۔

اللہ ربّ العزت کی بہت سی سنتِ مبارکہ ہیں، جن میں کبھی تخلف نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلاً (الاحزاب: ۶۲) کہ اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں ہے۔

ان سنتوں میں ایک سنت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے دیوانوں مستانوں کو، اپنے پیاروں کو کمزور اور ضعیف رکھتا ہے۔ باطل یہ سمجھتا ہے کہ یہ ابھی کچھ عرصے میں ختم ہوجائیں گے، اور ان کی کشتیاں ڈوب جائیں گی لیکن ایسا نہیں ہوتا، اللہ والوں کی ناو اور کشتی کتنی ہی ڈوبتی نظر آئے، انجام میں پار لگا کرتی ہے۔ اور فساق وفُجّار اور اہلِ باطل کی ناو کشتی تیرتی ہی نظر آئے انجام میں غرق ہوجاتی ہے!

انبیائے علیہم السلام کی مبارک زندگیوں پر غور کریں تو انہوں نے کتنی تکلیفیں کاٹیں، اور کتنے ہی مصائب جھیلے مگر آخر میں فتح و کامیابیاں ان کا مقدر ٹھہریں اور اہلِ باطل سرنگوں ہوگئے۔ آج بھی دنیا میں یہی کیفیت ہے، اہلِ باطل، حق والوں کے بارے میں یہی پھبتی کستے ہیں کہ یہ کچھ عرصے میں ختم ہوجائیں گے اور ان کی کشتیاں ڈوب جائیں گی۔ اہلِ باطل یاد رکھیں کہ اللہ کی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہوگی اور حق والے کبھی مغلوب نہیں ہوتے اور حق والوں کی کشتی ڈوبتے ڈوبتے پار لگ جائے گی......اور باطل کی کشتی تیرتے تیرتے ڈوب جائے گی۔

اللہ کی ایک سنت یہ بھی ہے، ہر پریشانی کے بعد آسانی ہوگی، إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً (الشرح : ۶)۔ اب ایسا ممکن نہیں کہ پریشانیاں تو ہوں اور آسانی نہ آئے......اگر یہ پریشانیاں بہت بڑی ہیں تو پھر آسانیاں بھی بہت بڑی آنے والی ہیں، اس لیے اہلِ حق مایوس نہ ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ اللہ تعالیٰ دنوں کو پلٹتے رہتے ہیں۔ اگر کچھ دن اہلِ باطل کے حق میں ہوتے ہیں، اور ایک وقت آتا ہے کہ دن بدل کر اہلِ حق کے حق میں ہوجاتے ہیں۔ اس لیے اللہ کی سنت میں تبدیلی نہیں۔ اہلِ حق کو چاہیے اپنی قربانیاں جاری رکھیں، ظاہری حالات کو مت دیکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قرآنی فیصلوں کو سامنے رکھیں ان شاء اللہ غلبہ حق والوں کا ہوگا''۔

☆☆☆☆☆

28 جولائی: صوبہ ہلمند..............صدر مقام لشکر گاہ ....شہیدی حملہ..............8 امریکی فوجی ہلاک

فرعونِ سیسی کے مقابل بھی ''امن پسندی''؟

مصعب ابراہیم

مصر کے مسلمان' فراعینِ عصر حاضر کے ہولناک اور سفاک پنجوں میں سسک رہے ہیں......'رابعہ العدویۂ' سے لے کر 'مسجد الفتح' تک ایک ہی جیسے خونچکاں مناظر ہیں......رعمیسس نامی فرعون اہل ایمان پر قہر و جبر کے پہاڑ توڑتا اور کہتا تھا:

سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَ هُمْ وَنَسْتَحيِي نِسَاءَ هُمْ (الاعراف:۱۲۷)

''ہم ان کے لڑکوں کو تو قتل کر ڈالیں گے اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے''

لیکن سیسی نامی فرعون کی شقاوت اور درندگی نے یہ تقسیم بھی ختم کر دی ہے......مسلمانانِ مصر کے شیر خوار بچوں سے لے کر عزت مآب بہنوں، بیٹیوں تک اور جوانانِ رعنا سے لے کر کمزور و ضعیف بزرگوں تک ہر وہ فرد جو شریعت اسلامیہ کو دنیا و آخرت میں عزت و شرف کی واحد بنیاد گردانتا ہے' وہ موجودہ فراعین کے نشانے پر ہے......

سیسی کے پشت پناہ اور مدد گار:

اہل ایمان کا سفاکانہ قتل عام کرنے والی مصری فوج کو عرب مسلمانوں کی گردنوں پر سوار حکمرانوں کی بھی حمایت حاصل ہے اور اسرائیل بھی سیسی کے صدقے واری جا رہا ہے......دورِ حاضر میں امت کے سب سے بڑے خائن سعودی شاہ عبداللہ نے واضح اور دوٹوک انداز میں مصری فوج کی جانب سے بپا کردہ غارت گری کی حمایت کی اور کہا کہ ''ہم مصر کو دہشت گردوں سے نجات دلانے کے لیے فوج کے ساتھ ہیں اور پورے عرب کو ان کے خلاف متحد ہونا چاہیے''......خائن عبداللہ کی درندہ خصلت مصری فوجی کی حمایت الفاظ و بیان تک ہی محدود نہ رہی بلکہ اُس نے اخوان حکومت کے خاتمہ کے فوراً بعد مصری فوج کو سب سے پہلی ''سلامی'' پانچ ارب ڈالر کی صورت میں دی......افواجِ مصر کے لیے آل سعود کی ''عنایات'' کو دیکھتے ہوئے دیگر عرب ممالک بھی گروہِ قاتلاں سے امداد و تعاون کے لیے آگے بڑھے......عرب امارات اور کویت کے حکمرانوں نے مجموعی طور پر بارہ ارب ڈالر مصری جرنیلوں کے قدموں میں لا ڈھیر کیے۔

یہ تمام عرب ممالک' حقیقی معنوں میں اسرائیل کے لیے 'دفاعی لائن' ہیں اور اُسی کے دفاع کی خاطر جذبۂ جہاد کی ہلکی سے ہلکی رمق دلوں میں زندہ رکھنے والے مسلمانوں کے قتل عام کے لیے مصری فوج پر نوازشات کی بارش کر رہے ہیں......ایسے میں اسرائیل اپنے محسنوں سے کیوں کر صرفِ نظر کر سکتا ہے؟ مصر کی فوجی بغاوت کی اسباب و وجوہات کا تعین کرنا ذرہ برابر مشکل نہیں رہا جب اسرائیل اور مصری فوج کی باہمی ملی بھگت کے آثار و قرائن اور ثبوت پوری طرح سامنے آ چکے ہیں۔ دین دشمنوں کی تحریک 'التمرد' کا چند ہفتوں میں اپنے مقاصد حاصل کر لینا قطعی طور پر حیران کن نہیں ہے۔ الجزائری جریدے 'الشروق' نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ سیسی نے اخوان کو اقتدار سے محروم کرنے کے لیے اسرائیل کی خفیہ ایجنسی موساد کی خدمات لی تھیں۔ یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچی جب اسرائیلی تجزیہ نگار رونی دانیل نے انکشاف کیا کہ ''سیسی نے فوجی بغاوت سے تین روز قبل موساد سمیت اسرائیل کے عسکری اور اسٹریٹجک ماہرین سے رابطے کیے تھے، اخوان حکومت شروع دن سے اسرائیل کے لیے ناقابل قبول رہی اسی وجہ سے موساد سمیت تمام اداروں نے سیسی کی درخواست قبول کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی''۔ موساد کے سربراہ 'اویو کوخاوی' نے ان تمام دعووں پر مہر تصدیق ثبت کر دی جس کے مطابق مصری فوج کو اسرائیل کی مکمل مدد اور پشت پناہی حاصل رہی، اس نے تل ابیب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ ''اسلام پسندوں کے خلاف مصر کی عبوری حکومت کی تمام کارروائیوں کو اسرائیل کی حمایت اور مدد حاصل ہے''......مصری فوجی سربراہ کے اسرائیل پر اس احسان کے نتیجے میں ہی قاہرہ میں تعینات اسرائیلی سفیر یعقوب آمیتائی نے سیسی کو اسرائیل کا قومی ہیرو قرار دیا اور کہا ''ہم جنرل سیسی کو نئے مصر کا خالق اور بانی خیال کرتے ہیں''......

مساجد سے ہسپتالوں تک کچھ بھی محفوظ نہیں:

مصری فوج کی فرعونی حیوانیت کا شکار بن کر اب تک ۶۰۰۰ سے زائد مسلمان شہید ہو چکے ہیں جب کہ ۱۵۰۰۰ سے زائد زخمی ہیں......مساجد میں زندہ نمازیوں کی بجائے شہدا کے اجسام خاکی کی صفیں مرتب ہو رہی ہیں......مصری فوج زندہ انسانوں کا بے دردی اور بے رحمی سے شکار کر رہی ہے......لیکن یہ انسان مرتبہ شہادت پا جانے کے بعد بھی ان فوجیوں کی اسلام دشمنی اور بغضِ دین کا نشانہ بن رہے ہیں......مساجد سے شہدا کی لاشوں کو غائب کیا جا رہا ہے......مسجد 'رابعہ العدویۂ' کی صورت حال نے چھ سال قبل لگے 'لال مسجد' کے چرکے اور زخم مزید ہرے کر دیے ہیں......مسجد رابعہ العدویہ کی عمارت لہولہو بھی ہے اور دھواں دھواں بھی......ہر وہ ہسپتال جس میں شہدا کی لاشوں کو لے جایا گیا' وہاں مصری فوج نے پہرے بٹھا دیے......کئی ایک ہسپتالوں کی پوری کی پوری عمارتوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا اور وہاں موجود سیکڑوں شہدا کی لاشیں بھی جل کر کوئلہ بن گئیں......

یہ کن کی افواج ہیں:

لال مسجد اور رابعہ عدویہ تک کہانی بھی ایک ہی ہے......کردار بھی یکساں ہیں اور اندوہ ناک نتیجے بھی مختلف نہیں......جلتے اوراق قرآنی بھی دونوں جگہ موجود اور آتش و

29 جولائی: صوبہ کابل ......ضلع سروبی ......بارودی سرنگ دھماکے......ایک ٹینک تباہ......6 صلیبی فوجی ہلاک

بارود کی بارش سے سیاہ ہوتے مساجد کے ستون بھی ایک جیسے......''ایمان ،تقویٰ، جہاد'' اگر یہاں کے سادہ لوح مسلمانوں کے لیے ''میٹھی گولی'' ہے تو مصر میں ''اسرائیل دشمنی اور بازیابیٔ اقصیٰ کی مہم سر کرنے'' کی پٹی مسلمانوں کی آنکھوں پر چڑھا دی گئی ہے......جب کہ حقیقتِ حال میں صلیب وصیہون کی وفادار یہ فوجیں مسلمانوں پر ہر جگہ شیر جب کہ دشمنانِ دین کے سامنے ہر محاذ پر محض 'بٹیر' ثابت ہوئیں ہیں...... یہ بھلا کیوں اللہ کے کسی دشمن کے سامنے کھڑی ہوں گی اور کیوں اہل ایمان کو معاف کریں گی جب کہ ان کی بنیاد اور اٹھان ہی دین دشمنی ،اسلام بے زاری، کافر آقاؤں کی رضا وخوش نودی کے حصول اور اہل ایمان کو خون میں نہلا دینے کی تربیت سے ہوئی ہے......مصر میں ایک بچے کے ہاتھوں میں اٹھایا گیا کتبہ دنیائے اسلام کے باسیوں سے پوچھ رہا ہے کہ

لماذا تحب الجیوش ''الاسلامیه'' اقتحام المساجد؟

مساجد کو مسمار وویران کرنے والی افواج ''اسلامی'' سے محبت کیونکر؟

پھر بھی امن پسندی کی خواہش؟

اخوان المسلمون کے کارکنان کی جانب سے مصر میں دی جانے والی قربانیوں سے انکار ممکن ہے نا ہی اُن کی تنقیص کرنے کا کسی دردمند دل میں حوصلہ ہے......ان اصحاب عزیمت کے عمل کی جزا اُن کے رب کے پاس ہے اور اُن کا رب شریعت کے راستے میں جانیں وار دینے والوں اور نفاذ اسلام کی کھیتی کے لیے 'ہم وار زمین' کی دستیابی کے لیے اپنے سروں کی فصل کٹوانے اور لہو کے بیج بونے والوں کے اخلاص اور جرات و مردانگی پر رائے زنی کے نشتر چلانا کسی بندۂ مومن کے لیے مناسب اور روا نہیں......

لیکن ایسی عظیم الشان قربانیوں اور لازوال استقامت کے باوجود بھی کفر کے حواری ہلکی سی خراش تک سے محفوظ و مامون رہ کر سینے اکڑا کر دوبارہ اور سہ بارہ اپنی ظلم وجور کی اندھیر نگری کو مسلمانوں پر مسلط کر دیں تو اس کی وجوہات تلاش کر کے ان کا تدارک کرنا اتنا ہی اہم ہے جتنا قربانیوں اور سرفروشیوں کی تاریخ رقم کرنا......اسرائیل کی حواری مصری فوج اگر آج بھوکے درندوں کی طرح مصری مسلمانوں پر ٹوٹی پڑ رہی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ اُنہیں یقین ہے کہ جواب میں ''امن پسندی'' اور our peacefulness is stronger than your bullets جیسے الفاظ ہی اُنہیں سننے کو ملیں گے......

خطۂ خراسان میں مجاہدین کے ایک شہید استاد گلزار رحمہ اللہ بڑی پیاری بات فرمایا کرتے تھے کہ ''بھیڑیوں کے سامنے بینر لہرانے اور احتجاج کرنے کا کیا فائدہ''؟ حقیقت یہ ہے کہ تمام ''اسلامی'' افواج شقاوت قلبی اور حیوانیت ودرندگی میں بھیڑیوں اور درندوں کو بھی بہت پیچھے چھوڑ چکی ہیں......ان کے سامنے سینہ سپر ہونے کا فائدہ تبھی ہے جب اُنہیں خوب اچھی طرح معلوم ہو کہ ہماری ایک اینٹ کے جواب میں 'ابابیلی' پتھروں کی بارش ہو گی......شہید شیخ عبدالعزیز نعیمی رحمہ اللہ کے وہ الفاظ ہم سے کیوں گم ہو گئے ہیں جو اُنہوں نے کلاشن کوف کو ہاتھ میں اٹھا کر مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہے تھے کہ ''**هذا هو الطریق......هذاهو الطریق......هذاهو الطریق**''......اب کوئی بتائے کہ یہ ''امن پسندی'' کیا ہوتی ہے؟ کیا تاریخ اسلامی میں (تاتاریوں کے مقابل مسلمانوں کے علاوہ) کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کی جا سکتی ہے کہ کفار اور اُن کے حواریوں کے آگے قطار اندر قطار گردنیں پیش کر دی جائیں کہ وہ جس انداز میں چاہیں آپ کو تہہ تیغ کر دیں اور آپ سوائے ''امن پسندی'' کے نعرے لگانے کے کچھ بھی نہ کر سکیں؟ مصر کے شہدا کے مبارک اور بابرکت خون سے آنکھیں چرانا مقصود ہے نا ہی اُن کی بیش بہا قربانیوں کو کم تر بنا کر پیش کرنے کا ارادہ ہے......وہ اپنی منزل مقصود کو پا چکے......اللہ تعالیٰ اُنہیں زمرۂ شہدا میں شامل فرما کر اُن کی ارواح کو اپنی خاص رحمت سے فردوس بریں کی قندیلوں میں مقیم سبز پرندوں کے جوف میں جگہ عطا فرمائے......عرض صرف اتنا ہے کہ خدا کے واسطے ذرا غور تو کیجیے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ایک مسلمان کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنیا کے فنا ہو جانے سے بڑھ کر ہے''......یہ ایک مسلمان کے خون کی حرمت ہے......یہاں حالت یہ ہے کہ ہزاروں پاک باز مسلمان کٹ گئے لیکن جواب میں کسی طرف سے احکامات صادر نہیں ہوئے کہ ''اللہ کے دشمنوں کا ناطقہ بند کر دو اور اُنہیں گھیر گھیر کر مارو!!!''......

قرآن ہی سے پوچھ لیجیے!

یہ 'شدت پسندانہ' جذبات اور 'انتہا پسندانہ' باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن آیئے قرآن سے پوچھیے کہ ان حالات میں بندۂ مومن کا طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور احکامات نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر دوڑایئے کہ وہ آپ کے جسم پر کس زیور کو سجا دیکھنا چاہتے ہیں......قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ(النساء: ۷۱)

''اے ایمان والو! لے لو اپنے ہتھیار''۔

وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً(النساء: ۱۰۲)

''کافر اس گھات میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامانوں سے غافل ہو جاؤ تو تم پر یک بارگی حملہ کر دیں''۔

کیا آج کے اہل ایمان ان آیات کے مخاطب نہیں رہے؟ کیا اُن کے حصّہ میں محض مظلومیت اور نوحہ گری ہی رہ گئی ہے؟......معاف کیجیے گا! الفاظ سخت ہیں لیکن مسلمان کی غیرت بھلا کیوں کر گوارا کرے کہ اُس کے بھائی بند، اُس کی مائیں بہنیں اور اُس کے بزرگ یہود نواز فوج کے لیے لقمۂ تر بن جائیں اور جوابی ردعمل کچھ بھی نہ ہو!!! ان آیات میں کفار کے لیے ہمہ وقت ہتھیار بند اور مسلح ہو کر ڈٹے رہنے کا درس دیا گیا ہے......'ناصحان' ضرور بالضرور کہیں گے کہ ''جو آیات خالص کفار کے مقابلے کے لیے رہ نمائی کر رہی ہیں اُنہیں مسلمانوں

30 جولائی: صوبہ پکتیکا ....ضلع زیرک ....بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک افغان فوجی پک اپ تباہ..........8 افغان فوجی ہلاک

کی افواج کے خلاف کیوں دلیل بنایا جاسکتا ہے''......اس کا سیدھا اور صاف جواب تو یہی ہے کہ جن افواج کے سیاہ کرتوتوں کی تاریخ کفار کے خلاف ایک معرکہ بھی سر کرنے سے قاصر ہو اور اہل اسلام کے خلاف معرکہ آرائیوں کے پورے دفاتر سے جن کی تاریخ بھری ہو اُن کے متعلّق بھی کیا یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ ''یہ مسلمانوں کی افواج ہیں''؟ لیکن چند لمحوں کے لیے ان ناصحین کے موقف کو ہی مان لیتے ہیں اور ''مسلمانوں کی افواج'' ہی کے ''کارناموں'' کو سامنے رکھ کر اللہ کی کتاب سے پوچھتے ہیں تو دیکھیں کہ کیا جواب آتا ہے:

وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ(الحجرات: ۹)

''اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے''۔

کیا اس کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ ''امن پسندی'' قرآنی مزاج سے لگا کھاتی ہے؟ اسلحہ اور سامانِ حرب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندۂ مومن کا زیور قرار دیا ہے......اسلحے سے شغف اور اس کے شوق کو امت میں ابھارنے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے تبشیری انداز سے بیانات ارشاد فرمائے......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے اللہ کے راستے میں لڑنے کے لئے نیزہ باندھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے گناہوں سے آزادی نصیب فرمائیں گے'' (طبرانی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مرد کا تلوار لٹکا کر نماز پڑھنا اس نماز سے سات سو گنا افضل ہے جو وہ بغیر تلوار لٹکائے پڑھے''۔ (کنز العمال)

کفر کی دیدنی حالتِ خوف:

اس حقیقت سے انکار ممکن ہی نہیں کہ مجاہد کے ہاتھ میں اسلحہ دیکھ کر اور اُس کی سامانِ حرب وضرب کے استعمال کی مہارت دیکھ کر کفر اور اُس کے ایجنٹوں کو اپنی بربادی اور انجام بد کی خبر ہونے لگتی ہے......یاد رکھنے والے یقینی طور پر بھولے نہیں ہوں گے کہ غازی عبدالرشید شہید رحمہ اللہ علیہ کی کلاشن کوف کندھے پر لٹکائے ایک تصویر اخبار میں شائع ہونے پر دین دشمن، لبرل اور سیکولر طبقات پر رعب کی کیسی کیفیت طاری ہوگئی تھی......اسی طرح آج بھی یہی حالت ہے کہ دین بے زار اور اسلام کی عداوت میں معروف اخبار 'جنگ' کے راول پنڈی ایڈیشن میں ۱۶ اگست کو ایک تصویر شائع ہوئی......جس کی کیپشن کچھ اس طرح تھی کہ ''قاہرہ، مصر کے معزول صدر محمد مرسی کے حامی جھڑپوں کے دوران پولیس پر فائرنگ کر رہے ہیں''......اس تصویر کو اگر ایک آنکھوں کا اندھا (بشرطیکہ یہ دل کا اندھا نہ ہو) بھی دیکھے تو صاف نظر آئے گا کہ زہریلی گیسوں سے بچاؤ کی خاطر چہرے پر ماسک پہنے ایک اخوانی نوجوان اپنے ہاتھ میں تھامے جھنڈے کی لاٹھی کو پولیس کی طرف کیے کھڑا ہے......آپ اندازہ کیجیے کہ ان نوجوانوں کے ہاتھ میں پکڑے ڈنڈے یہود و نصاریٰ کے چہیتوں کو ''فائرنگ کرتا آتشیں اسلحہ'' دکھائی دیتے ہیں تو اگر یہی بازو حقیقی معنوں میں زیورِ مومن سے آراستہ ہو جائیں تو کفار اور اُن کے کاسہ لیس کس درجہ رعب و دبدبہ اور مغلوبیت کا شکار ہوں گے......

اے اہل مصر!

سو اے اہل مصر! اور اے داعیانِ دین! آپ اسلام کی غیرت و حمیت کی تصویر کو اجاگر کیجیے......کفر کے ایجنٹوں کے لیے تر نوالہ بننے کی بجائے اُن کو مقابلے کی چوٹ دیجیے......آپ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے صلاحیت بھی ہے، قوت بھی ہے اور کفر و ارتداد کا مقابلہ کرنے کی قابلیت و استعداد بھی......بس ذرا ہمت کرنے کی ضرورت ہے......یقین کیجیے! حوصلوں کی اس جنگ میں آپ کا دشمن قدیم فراعین مصر سے کہیں زیادہ بُودا اور تھڑ دِلا ہے......آپ کے پاس عصائے موسوی ہے جو آپ سے تقاضا کر رہی ہے کہ

نہ گفتگو سے نہ ساحری سے جائے گا
عصا اٹھاؤ کہ فرعون اسی سے جائے گا

آپ ملاحظہ تو کیجیے کہ آپ کے ہمسائے میں شام کے مسلمان آخر کون سا جرم کیے بیٹھے ہیں؟ اُن کا جرم بھی یہی ہے کہ وہ شریعت کو اپنا ملجا و ماویٰ قرار دے کر اُس کے نفاذ کے لیے جان و مال سمیت ہر شے کو اللہ کے راستے میں پیش کر چکے ہیں......وہ کیمیاوی ہتھیاروں کے وار سہہ رہے ہیں......اہل مصر کی قابل تقلید اور لائق تحسین قربانیوں کی بہ نسبت ہزار گنا بڑی قربانیاں دے رہے ہیں......اپنے بچوں کو کٹوا رہے ہیں، اپنی خواتین کو بے آسرا کروا رہے ہیں......لیکن جواب میں اسرائیل کے جگری دوست بشار قصائی اور دنیائے رافضیت پر تاریخ کی کاری ترین ضربیں لگا رہے ہیں......وہ مسلسل پیش قدمی بھی کر رہے ہیں اور فتوحات کے دروازے بھی اللہ تعالیٰ نے اُن پر کھول دیے ہیں......پس! اس کامیابی اور فلاح کے راستے کو اپنا لیجیے......فنونِ حرب میں اختصاص پیدا کیجیے......اپنے جری، باکردار اور غیور و جسور نوجوانوں کے مضبوط جسموں کو اسلحہ سے مزین کیجیے...... پھر دیکھیے اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے فراعینِ عصر حاضر بھی نیل کی موجوں کی نذر ہوں گے اور اسرائیل کا منحوس اور مکروہ وجود بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رعب کے نتیجے میں آپ کی بندوقوں سے نکلنے والی گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے سمٹتا چلا جائے گا، ان شاء اللہ......

☆☆☆☆☆

30 جولائی: صوبہ لوگر ....ضلع چرخ ....ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ...............ایساف ٹینک تباہ

امریکہ اور ایران کا چوتھا اتحاد

عبداللہ طارق سہیل

شامی فوج نے بدایا میں ایک ہی گھرانے کے ۱۴۳افراد شہید کردیے۔ان میں سے تین مردوں کو گھر سے باہر نکال کر گولی ماردی گئی باقی دس عورتوں اور بچوں کو گھر میں گھس کر پٹرول چھڑک کر زندہ جلا دیا گیا۔شام میں الوائٹ آرمی کے مظالم حد سے تو کب کے گزر چکے۔اس وقت صورتحال یہ ہے کہ فوج کے ہاتھوں ہلاک ہونیوالے شہریوں کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہے لیکن الوائٹ آرمی کا سرپرست امریکہ اور اس کے ادارے یہ تعداد ایک لاکھ سے بھی کم بتا رہے ہیں۔ایک لاکھ تو صرف حمص شہر میں مارے گئے۔اس شہر کی کوئی عمارت سلامت نہیں رہی۔شام کا یہ تیسرا بڑا شہر اب عملی طور پر موئن جودڑو (مردوں کا ویران ٹیلہ) بن چکا ہے۔

شامی فوج اصحاب رسول کے مزارات ایک ایک کر کے تباہ کر چکی ہے۔اس کی بمباری سے کئی ہزار مساجد شہید ہو چکی ہیں۔شام کا ۷۰ فی صد رقبہ مجاہدین کے قبضے میں ہے لیکن ان کے پاس فضائیہ کو روکنے کے لیے کوئی ذریعہ نہیں اس لیے آزاد علاقے بھی بم باری کی زد میں رہتے ہیں۔۲۵ لاکھ سے زیادہ آبادی ملک سے باہر ہجرت کر چکی ہے ۵۰ سے ۶۰ لاکھ اندرون ملک مہاجر Displaced ہیں۔حلب کے جو ضلعے سرکاری فوج کے قبضے میں ہیں وہاں کی ساری آبادی قتل کر دی گئی ہے جس کی گنتی کا علم کسی کو نہیں۔حمص اور حلب کا محاصرہ ایرانی عراقی اور شامی افواج نے کر رکھا ہے۔

شام چوتھا میدان ہے جہاں ایران اور امریکہ کا غیر علانیہ اتحاد وجود میں آیا ہے۔عراق سے جنگ کے موقع پر یہ اتحاد وجود میں آیا تھا جب اسرائیل نے ۵۰۰ ملین ڈالر کا اسلحہ ایران کو ارجنٹائن کے راستے فراہم کیا۔بدلے میں ایران نے اسرائیل کو تیل دیا۔امریکہ نے خود بھی کونٹرا باغیوں کے ذریعے ایران کو اسلحہ دیا۔اسرائیلی انسٹرکٹروں نے ایرانی فضائیہ کو تربیت بھی دی۔اس کے بعد دوسرا اتحاد افغانستان میں ہوا اور تیسرا عراق میں۔اب عراق کے راستے جہاں بیرونی سکیورٹی کی ذمہ داری اب بھی امریکہ کے سپرد ہے روزانہ درجنوں ایرانی طیارے خطرناک اسلحہ (جن میں بنیام کلسٹر اور کیمیائی بم بھی شامل ہیں) شام پہنچاتے ہیں اور اس عمل کو امریکہ کی مکمل رضامندی حاصل ہے۔ایک سال پہلے جب امریکہ حریت پسندوں کو اسلحہ دینے کی باتیں کر رہا تھا ایک غیر ملکی اخبار نے لکھا تھا کہ امریکہ یہ بیان بازی صرف اپنی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لیے کر رہا ہے۔حقیقت میں وہ حریت پسندوں کو کبھی اسلحہ نہیں دے گا بلکہ دوسروں کو بھی روکے گا اور یہی ہوا۔اس نے نہ صرف یورپی یونین کو اسلحہ دینے سے روک دیا ہے بلکہ ترکی اور سعودی عرب پر بھی اتنا دباؤ ڈالا ہے کہ انہوں نے بھی چھوٹے اسلحہ کی فراہمی روک دی ہے۔ایک خلیجی ریاست شامی حریت پسندوں کو بھاری رقم دے رہی تھی امریکہ نے اس کا امیر ہی بدل دیا اب اس کی زندگی میں ہی اس کا بیٹا حکمران ہے۔

شامی حریت پسندوں کے پاس اب سرکاری فوج سے چھینے گئے اسلحہ کے سوا کچھ نہیں لیکن وہ پھر بھی شامی فوج کو روکے ہوئے ہیں۔شمال کے علاقے میں شامی فوج کے زیر قبضہ آخری شہر بھی اس ہفتے انہوں نے آزاد کرا لیا ہے۔شام عراق ایران اور حزب اللہ کی اجتماعی فوجی طاقت بھی حریت پسند فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔حریت پسندوں اور عوام کو جتنا بھی نقصان پہنچ رہا ہے وہ فضائیہ سے پہنچ رہا ہے۔

امریکہ اور اسرائیل کی کوشش ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اسد حکومت کا بچاؤ کیا جائے۔امریکہ کے تازہ بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے خیال میں خانہ جنگی (حالانکہ یہ خانہ جنگی نہیں ہے دس فیصد الوائٹ اقلیت ۹۰ فی صد اکثریت کا قتل عام کر رہی ہے) ابھی دو تین سال تک چلے گی۔اس کے بعد امریکہ مداخلت کرے گا یا ایسے حالات پیدا کرے گا کہ بحیرہ روم کے ساحل سے جنوب مشرق میں دمشق تک اور اسرائیلی سرحد سے لگنے والا شامی علاقہ الوائٹ کے حوالے کر دیا جائے گا۔مشرق اور شمال کے علاقوں میں سیکولر سنی گروپوں کی حکومت بنا دی جائے گی اور شمال کی ترکی سے ملحقہ سرحد پر کرد ریاست قائم کی جائے گی۔عراق کو بھی مزید دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔خلیج فارس کے ساحل پر جنوبی عراق کو شیعہ عراق بغداد سے کچھ شمال اور مغرب تک سنی عراق بنا دیا جائے گا جب کہ شمالی علاقے کے کرد حصّے کو جو پہلے ہی خودمختار ریاست بن چکا ہے باقاعدہ آزاد حیثیت دے دی جائے گی۔ایسی ہی تقسیم لبنان کی بھی ہو گی جب کہ افغانستان کی تقسیم کا منصوبہ معلق لگ رہا ہے کیونکہ امریکی اسٹیبلشمنٹ اس بارے میں منقسم ہے۔

امریکہ سے پہلے تقریباً سارا مشرق وسطیٰ انگریزوں اور کچھ فرانسیسیوں کے قبضے میں تھا۔یہ علاقہ انہوں نے عثمانی خلافت سے ہتھیایا تھا لیکن جاتے جاتے وہ ایسی سرحد بندی کر گئے کہ کردستان کا مسئلہ ایران عراق اور ترکی (اور کسی حد تک شام کے لیے بھی) مصیبت بن کر ان پر مسلط ہو گیا۔وہ چاہتے تو سارا کرد علاقہ کسی ایک ملک میں شامل کر دیتے (اس طرح اس ملک میں کردوں کی قابل لحاظ تعداد ہوتی اور وہ دوسرے لوگوں کی طرح امور حکومت میں برابر کے شریک ہوتے) یا کردستان کا ایک الگ ملک بنا دیتے۔اس طرح کرد مسئلہ پیدا ہی نہ ہوتا۔

(بقیہ صفحہ ۵۹ پر)

30 جولائی: صوبہ زابل .... ضلع میزان .... مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ .... 6 سپلائی گاڑیاں تباہ .... 5000 امریکی ڈالر غنیمت

شام......ساحلی علاقوں اور ہوائی اڈوں کی فتح اور کیمیائی بم باری

خباب اسماعیل

شام اور مصر میں بندگانِ توحید پر کفر کی چاکری کرنے والے چڑھ دوڑے ہیں......اُنہوں نے اپنے تئیں زیست وحیات کے تمام دروازے اہلِ توحید پر بند کر دیے ہیں......مُلکِ مصر کے مظلومین اور شریعت کی خاطر جان سے گزر جانے والے تو ساری دنیا کے لیے معتبر جانے گئے اور اُن کی عزت و شرف سے انکار کسی صورت ممکن بھی نہیں......لیکن مسلمانانِ شام جور وافض کے بدترین ستم کا شکار ہیں اور بشار قصائی کی حیوانیت کے چر کے سہہ رہے ہیں، وہ اپنوں سے شکوہ کناں ہیں کہ

بولتے میرے حق میں کیوں نہیں؟

آبلے پڑ گئے ہیں زباں میں کیا؟

مُلکِ شام کا المیہ امت مسلمہ کی توجہ کا طالب ہے......مصر وشام کی صورت حال میں رتی برابر کوئی فرق نہیں، بلکہ سچ پوچھیں تو مصر میں یہود نواز فوج کے ہاتھوں اگر چھ سے سات ہزار مسلمان شہید ہوئے ہیں تو شام میں بشار قصائی کی فوج اور اُس کے شیعہ اتحادیوں کے ہاتھوں ڈیڑھ لاکھ سے زائد مسلمان شہید ہو چکے ہیں......لیکن مصر کا نوحہ لکھنے والوں کے ہاں شام کی جنگ ''فرقہ ورانہ فسادات'' اور ''امریکی سازش'' سے آگے بڑھ ہی نہیں سکی......نادان لوگ امت کے درد کو سمجھنے کی بجائے گروہی تعصّبات کا شکار ہیں لیکن کفر اپنے اہداف کو بہت اچھی طرح سے پہچانتا ہے...... اور وہ مصر اور شام میں جو قیامتیں ڈھا رہا ہے اُس بارے پوری طرح یکسو ہے کہ یہ ایک ہی امت ہے، ایک ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے اور ایک ہی شریعت کے نفاذ کی جدوجہد کرنے والے ہیں لہٰذا جہاں جس قدر ممکن ہو اِنہیں تہ تیغ کرو اور نظامِ شیطنت کی حفاظت کرو......

شام کے مسلمان مہاجرین:

اڑھائی سال کا عرصہ بیت گیا کہ شام کے مسلمان بشار قصائی، حزب اللہ، ایرانی روافض اور عراقی مالکی شیعوں کے خلاف قربانیوں کی لازوال اور اَن مٹ تاریخ رقم کر رہے ہیں......ان قربانیوں میں شہادتیں بھی ہیں، معصوم بچوں کے مٹی میں رُلتے مردہ جسم بھی ہیں، عفت مآب ماؤں بہنوں کی تار تار عصمتیں بھی ہیں، ضعیف العمر بزرگوں کی بے گور وکفن لاشیں بھی ہیں اور لاکھوں بے یار ومددگار زخمیوں کی آہ و بکا بھی......اِن ہی قربانیوں میں ایک سلسلہ'مہاجرت' کا بھی ہے......لاکھوں اہلِ ایمان' بشار قصائی کے ظلم و عدوان سے تنگ آ کر ہمسایہ ممالک میں بے آسرا اور بے سہارا زندگیاں گزارنے پر مجبور ہیں......اٹھارہ لاکھ چھ ہزار ایک سو اکاسی شامی مسلمان ہمسایہ ممالک میں پناہ گزین ہیں......لبنان میں چھ لاکھ بیس ہزار دو سو اکتالیس، اردن میں پانچ لاکھ ایک ہزار ستاون، ترکی میں چار لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو سرسٹھ، عراق میں ایک لاکھ اکسٹھ ہزار چھ سو باون اور مصر میں بچانوے ہزار تین سو چونسٹھ شامی مہاجرین پناہ لیے ہوئے ہیں......ان مہاجرین میں ۵۱.۴ فی صد سے زیادہ (یعنی نو لاکھ اٹھائیس ہزار تین سو ستتر) وہ افراد ہیں جن کی عمریں اٹھارہ سال سے کم ہیں......اور ان میں بھی اکثریتی تعداد بچوں کی ہے......

چار ممالک کی فوج کی وحشت و درندگی:

اہلِ شام کو یوں ہی اہلِ عزیمت نہیں کہا گیا......اُنہوں نے آج کے دور میں اسرائیل کی پشت پناہی میں مصروف چار ممالک کی باقاعدہ افواج کی وحشت و درندگی کے مقابلے میں استقامت دکھائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے ذریعے ان افواج کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا کر ذلت اور شکست کی کڑوے گھونٹ پلائے ہیں......شام کی فوج جو نصیری شیعہ بشار قصائی کی اپنی فوج ہے، لبنان کی فوج (حزب الشیطان کے ہمراہ)، شیاطین روافض کے سردار ایران کی فوج اور امریکی کٹھ پتلی شیعہ نوری مالکی کی عراقی فوج، روس اور چین کی بشار کے لیے تمام تر حمایت اور اُن کی طرف سے دی جانے والی اسلحے کی وسیع کھیپوں کے مقابلے میں مجاہدین اُسی بے سروسامانی اور عزیمت سے برسرِ پیکار ہیں جس طرح افغانستان کے مجاہدین ۴۸ صلیبی ممالک کی اتحادی افواج کے مقابل صبر واستقلال کا کوہِ گراں بنے کھڑے ہیں......

یہ امت ہے!

ویسے تو جہادِ افغانستان میں صلیبی صیہونی افواج کا مقابلہ کرنے والے شرق و غرب سے تعلّق رکھنے والے ابطال نے ہی امت کے تصور کو ایسا واضح انداز میں کفر کے سامنے پیش کیا ہے کہ کفار کی سراسیمگی اور اُن پر پڑنے والا خوف و دہشت کھلی آنکھوں سے نظر آتا ہے......مگر شام کے جہاد نے 'تصورِ امت' کا اتمام کیا اور اس کا حق ادا کیا ہے...... ایک صاحبِ بصیرت نے کیا ہی خوب صورت انداز میں اس حقیقت کی تصویر کشی کی ہے......

> ''شام کے معرکہ میں اللہ تعالیٰ کی عجب حکمتیں سامنے آنے لگیں۔۲۰۱۱ء میں اس بغاوت کے ابتدائی لوگوں میں تلاش کرنے سے کوئی ایک داڑھی والا ملتا تھا۔زیادہ تر نعرے بشار مخالفت میں ہوتے تھے مگر صرف عرصہ ایک سال میں یعنی ۲۰۱۲ء کی شروعات ہوتے ہوئے، جوان رعنا چہروں پر جو

کہ مشرق کا سارا مردانہ حُسن اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھے، داڑھیوں کی اور پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات کی ایسی بہار پھوٹی کہ گلشن ہی مہکنے لگا! ہزاروں لاکھوں کا مجمع ایک ہی نعرہ لگا رہا تھا.....اللہ کی زمین، اللہ کا نظام.....سرفروش کاندھوں پر اسلحہ یوں سجنے لگا جیسے کسی دلہن نے تازہ تازہ عروسی جوڑا زیب تن کیا ہو..... یہ نوجوان کہاں سے آیا ہے؟ یہ تو آسٹریلیا کا باشندہ ہے، جس کو شاید عربی بھی نہیں آتی!.....اس شخص کے چہرے پر لمبی مسافتوں کی دھول کیوں ہے؟ یہ چیچنیا سے شوقِ جہاد میں ہزاروں میل کی مسافت طے کر کے آیا ہے!..... یہ گوری رنگت او رگھنگریالے بالوں والا خالص امریکی مسلمان ہے، جس نے اسلام قبول کیا تھا اور جہاد کی کشش اسے شام کھینچ لائی ہے..... یہ سانولی رنگت مگر روشن چہروں والے کون لوگ ہیں؟ یہ عراق سے آئے ہیں، کہتے ہیں جب ہم مشکل میں تھے تو شامیوں نے ہماری مدد کی تھی، آج بدلہ اتارنے کا دن ہے..... یہ ویڈیو میں نظر آنے والا گورا سا لڑکا کون ہے جس کی داڑھی بھی انگریزوں کی طرح بھوری سی ہے، ارے بھائی لندن سے آیا ہے اور فرنٹ پر سب سے آگے لڑتا ہے! یہ فلپائنی ہے، وہ چینی ہے، یہ پاکستانی ہے، وہ لیبیائی ہے، وہ مصری ہے، وہ لبنانی ہے، یہ سب کیا ہے؟ یہ امت ہے!!!''۔

خائف اور مضطرب ائمۃ الکفر:

وحدت امت کے اسی منظر کے باعث کفار کے لشکروں اور اُن کے ائمہ کے چہروں پر خوف کی پرچھائیاں واضح طور پر نظر آ رہی ہیں.....افغانستان اور عراق کے بعد اب مسجدِ اقصیٰ کے ہمسائے' شام میں مجاہدین کی کامیابیاں اُنہیں بدحواس کرنے کا باعث بن رہی ہیں.....وہ اپنے اندرونی خوف کو چھپانے کی لاکھ کوشش کرتے رہیں لیکن ''جادو'' سر چڑھ کر بول رہا ہے.....سی آئی اے سربراہ مائیکل موریل نے ۸ اگست کو کہا کہ ''شامی جنگ امریکہ کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ بشار الاسد کے بعد ہتھیاروں سے بھرا ملک القاعدہ کی پناہ گاہ ہوگا۔ جس طرف یہ معاملہ جا رہا ہے، شاید یہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شام میں جاری تشدد لبنان، اردن اور عراق میں بھی پھیلنے کا خدشہ ہے''۔ ۲۱ جولائی کو پینٹاگون کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈیوڈ شیڈ نے کہا'' شام میں صدر بشار الاسد کے خلاف برسرِ پیکار راسخ العقیدہ اسلامی جنگجوؤں کو آزاد ہی چھوڑ دیا گیا ہے اور وہ ملک میں مختلف بکھرے ہوئے جنگ جو دھڑوں کا کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں۔ شام میں جاری تنازعہ کئی ماہ سے کئی سال تک چل سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا ہے اور خانہ جنگی طول پکڑتی ہے تو شام کے بہت سے حصوں پر ''ریڈیکل'' جنگ جوؤں کا کنٹرول قائم ہو سکتا ہے۔ یہ جنگ جو اپنے گھروں کو نہیں جائیں گے بلکہ بشار الاسد تو ایک قلعہ نما علاقے تک محصور ہو کر رہ جائے گا اور دوسرے حصّے جنگ جوؤں کے قبضے میں آ جائیں گے۔ وہ اس جگہ کے لیے لڑیں گے اور وہ وہاں موجود رہیں گے''۔ اسرائیلی وزیر دفاع آموس گیلا دکہتا ہے کہ ''اسد حکومت کے اختتام کا مطلب اسرائیل کا خاتمہ ہے''۔ برطانوی خفیہ ایجنسی ایم آئی فائیو کا ڈائریکٹر جنرل جوناتھن ایوانز کہتا ہے کہ'' شام میں جہادی گروپ کے سربراہ کا خلافت کا نظام نافذ کرنے کے اعلان کا مطلب یہی ہے کہ شام عالمی جہاد کا مرکز بننے جا رہا ہے''۔

ائمۃ الکفر کے ساتھ ساتھ بشار قصائی کی سرپرستی میں اُس کا ساتھ دینے والے ساتھی بھی بشار حکومت کے سقوط کے بعد پیش آمدہ حالات کو دوٹوک انداز میں بیان کرتے ہوئے کفار کو اپنی پشت پناہی جاری رکھنے کی شہہ دیتے ہیں۔ بشار الخنزیر کے سیکورٹی چیف رمی مصوف نے ایک انٹرویو میں کہا کہ'' اگر شام میں مجاہدین غالب آ گئے تو ان کا اگلا ہدف اسرائیل اور مغربی ممالک ہوں گے اور اسلام پسندوں کے شام میں مضبوط ہونے سے اسرائیل کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس لیے بشار الاسد کی حکومت کا قائم رہنا اسرائیل اور مغربی ممالک کے مفاد میں ہے''۔ بشار جیسے بدترین مجرم کو خدا بنا کر پوجنے والے بھی پائے جاتے ہیں، ایک ایسا ہی کمینہ صفت انسان لبنان کا سابق وزیر فائز شکر صراحہ بھی ہے جس نے ایک لبنانی ٹی وی پر آ کر ہذیان بکتے ہوئے کہا کہ'' ہمارے محبوب شامی صدر بشار الاسد کو گزند پہنچنے کی صورت میں کعبۃ اللہ اور اس میں جو کچھ ہے' کو تباہ کر دیا جائے گا (نعوذ باللہ)۔ کعبۃ اللہ تو پتھروں سے چنی گئی عمارت ہے اور بشار جیسے انسان کی وقعت کسی بھی پتھر اور پہاڑ سے زیادہ ہے۔ بشار الاسد کو نقصان پہنچنے کی صورت میں ریاض اور جدہ کو بھی تباہ کر دیا جائے گا''۔

مجاھدین کی عملیات:

یہود و نصاریٰ کے سرداروں اور اُن کے حاشیہ برداروں کی پریشانی اور بوکھلاہٹ سے پیچ و تاب کھانا یوں ہی نہیں ہے بلکہ وہ مجاہدین کے ہاتھوں چار ممالک کی شیعہ افواج اور حزب الشیطان کی بنتی گت کو دیکھ کر اس کیفیت میں مبتلا ہیں۔ مجاہدین نے ماہِ جولائی کے وسط سے اگست کے وسط تک شام کے ہر شہر اور قریہ میں جو جہادی عملیات کیں اُن میں سے چند ایک کا سرسری تذکرہ اس طرح ہے......

۲۲ جولائی کو مجاہدین نے لبنان کے دارالحکومت بیروت کے علاقہ ضاحیہ جنوبیہ میں واقع حزب الشیطان کے قلعہ نما مضبوط ترین فوجی ہیڈ کوارٹر کو بارود سے بھری ہوئی گاڑی کے ذریعے سے نشانہ بنایا، جس سے شیعی حزب کے سیکڑوں اہل کار اور کارکن ہلاک اور زخمی ہوئے اور ان کی بیسیوں گاڑیاں نذرِ آتش ہوئیں۔ ۲۲ جولائی کو مجاہدین نے حلب شہر میں ''معرکہ رص الصفوف'' نامی کارروائی شروع کی، جس کے دوران میں خناصر علاقے میں ایک بٹالین پر حملے میں ۶۰ نصیری فوجی ہلاک ہوئے اور الحجیرہ اُور العبیدہ گاؤں فوجیوں سے مکمل طور پر آزاد کرا لیے گئے۔ ۲۳ جولائی کو مجاہدین نے القامشلی شہر

31 جولائی: صوبہ جوزجان .... ضلع اکچا .... 20 افغان فوجی سرنڈر................ مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر جہادی تحریک کا حصّہ بن گئے

اوراس میں واقع البجاریہ کیمپ فتح کرلیا ہے۔ ۲۳ جولائی کومشرقی غوطہ، دیرسلمان شہرکو آزادکرانے کے دوران میں ۴۰ رافضی مردار ہوئے جن میں حزب الشیطان کے اہل کار بھی شامل ہیں۔ ۲۴ جولائی کوحلب کے علاقہ خان العسل کومکمل طور پر بشار اسد کی شیعی سیکورٹی فورسز سے آزادکرالیا۔خان العسل کوآزادکروانے کی کارروائی میں حزب الشیطان اورنصیری فوج کے ۵۰۰ اہل کارمجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوئے جب کہ ۶۰۰ کومجاہدین نے قیدی بنایا،قیدی بنائے جانے والوں میں کمانڈنٹ رمضان الخلیل (جوکہ خان العسل میں بشارالخنزیرفوج کا ایک اہم کمانڈرتھا) اور ۶۴ رجمنٹ کا چیف بریگیڈئیر جنرل انیس غانم بھی شامل ہے۔ ۲۵ جولائی کوالحسکہ شہر میں القامشلی ائیرپورٹ کے قریب مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر مارگرایا۔ ۲۵ جولائی کوحلب میں مجاہدین نے ''برج الزعرور'' گاؤں کو آزادکرالیا۔ ۲۵ جولائی کومجاہدین نے الطبقہ شہر میں مگ طیارہ مارگرایا۔ ۲۸ جولائی کو المزرعۃ چوکی پرمجاہدین کے کار بم دھماکہ ۱۰ نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔ ۲۸ جولائی کودمشق کے العباسیین علاقے میں مجاہدین نے رافضیوں کی ایک عمارت پرحملہ کرکے حزب الشیطان کے ۱۰۰ کے قریب اہل کاروں کوجہنّم واصل کیا۔ ۲۹ جولائی کوحلب میں مجاہدین نے ضہرۃ عبدربہ علاقے پرمکمل طور پر کنٹرول کرلیا ہے یہ علاقہ ائیرفورس انٹیلی جنس کے مرکز کے قریب ہے۔ ۲۹ جولائی کوحمص میں حزب الشیطان کے اہل کاروں سے بھری پانچ بسوں کو مجاہدین نے اپنی کارروائی میں مکمل طور پرتباہ کردیا۔جس کے نتیجے میں حزب الشیطان کے ۱۶۷ اہل کار ہلاک اور ۲۴۶ زخمی ہوئے۔ ۳۱ جولائی کومجاہدین نے دمشق کے علاقے سیدہ زینب میں 'لواء ذوالفقار الشیعی' کے جنگ جوکمانڈر المفطوس عمران ابوعلی کوسنائپر سے نشانہ بنا کرجہنّم واصل کردیا، یادرہے لواء ذولفقار' عراق کی شیعہ تنظیم ہے جوشام میں مجاہدین کے خلاف برسرپیکار ہے۔ یکم اگست کومشرقی غوطہ میں مجاہدین نے ایک مگ طیارا مارگرایا۔ ۲ اگست کوحمص کے علاقے قلعۃ الحصن میں مجاہدین نے شہر میں سب سی بڑی چوکی تباہ کردی ،ایک ٹینک تباہ اور دوٹینک مال غنیمت کا حصّہ بنے۔ ۲ اگست کو دیرالزور میں مجاہدین کے حملوں میں ایک مگ طیارہ تباہ اورحزب الشیطان کے ۱۸۰ اہل کار ہلاک ہوئے۔ ۲ اگست کو حماہ کے مشرقی علاقوں میں مجاہدین نے ابوالغر چوکی آزادکرالی،اس چوکی میں موجود تمام فوجی مردار ہوئے اورایک ٹینک مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوا۔ ۲ اگست کوگولان کے پہاڑی سلسلہ (جسے نصیری حکومت نے اسرائیل کوفروخت کردیا ہے) قریب البکار اورعین ذکرعلاقے پرمکمل طور پرمجاہدین نے قبضہ کرلیا۔ ۲ اگست کوحمص میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک کرنل' سالم الاحمد اور ۳ فوجی گرفتار ہوئے۔ ۲ اگست کوحمص میں حکومتی ذرائع کے مطابق النزہتہ محلے میں میزائل اورگولہ بارود ڈپو پرمیزائل حملوں کے بعد دھماکوں میں مردار ہونے والے روافض کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ ہے۔ ۲ اگست کوحماۃ شہر کے مشرقی علاقے میں قائم ابوالغر چوکی کومجاہدین نے آزادکروالیا،اس کارروائی کے نتیجے میں چوکی میں موجودتمام فوجی ہلاک ہوئے اورایک ٹینک مال غنیمت کے طور پرمجاہدین کے ہاتھ لگا۔ ۳ اگست کوالغوطہ الشرقیہ مجاہدین نے الغوطہ شرقیہ میں بشارالخنزیرفوج کا ایک جاسوس طیارہ مارگرایا۔ ۳ اگست کومجاہدین نے محطہ الکم کوفتح کرلیا اورتقریباً ۲۰۰ کے زیادہ شبیحہ گرفتار کیے۔ ۳ اگست کومجاہدین لواء التوحید نے درعا میں ایک نصیری ٹینک کو ٹینک شکن میزائل سے تباہ کر دیا۔ ۳ اگست کومجاہدین نے حلب کی مرکزی جیل کوآزادکروانے کے لیے ''معرکۃ تحریر الأسریٰ'' نامی کارروائی کا آغاز کیا،اس کارروائی میں جھڑپوں کے دوران میں ۳۰ سے زائدنصیری فوجی ہلاک ہوئے۔ ۳ اگست کودمشق کے برزہ محلے میں مجاہدین نے ایک بکتر بندگاڑی تباہ کردی،اس میں موجودتمام فوجی مردار ہوئے۔ ۳ اگست کودمشق کے وسط علاقہ ''العباسیین'' میں مجاہدین نے ایک عمارت مکمل طور پرتباہ کردی، یہ عمارت نصیری فوجیوں کا ٹھکانہ تھی۔ ۳ اگست دمشق کے علاقے السیدہ زینب میں مجاہدین اوررافضیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں،ان جھڑپوں کے دوران میں 'ابوالفضل العباس' کالیڈر 'عمران الشمر' اپنے ۳۰ جنگ جوؤں سمیت' مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہوا۔ اگست کوالسویداء میں ایک فوجی گاڑی بم دھماکے سے تباہ ہوگئی اوراس میں سوارحزب الشیطان کے ۱۲ فوجی مرداراورکئی زخمی ہوئے۔ ۴ اگست کومجاہدین نے حماۃ شہر میں السعن گاؤں کومکمل طور پر اسدی شبیحوں سے آزادکرالیا۔ ۴ اگست کوحلب شہر میں مجاہدین نے ''نبل اورزہراءشیعہ گاؤں'' کوآزاد کرنے کی کارروائی کا آغاز کردیا ہے۔اس کا کارروائی کا نام ''معرکۃ الفجر الصادق'' رکھا گیا۔ یہ گاؤں شبیحہ اورشامی، لبنانی اورعراقی شیعہ جنگ جوؤں کا گڑھ ہے۔ ۴ اگست کو السویداءشہر میں مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی بم دھماکے سے تباہ کردی جس کے نتیجے میں حزب الشیطان کے ۱۲ فوجی مرداراورکئی زخمی ہوئے۔ ۴ اگست کومجاہدین نے دمشق کے قریبی شہر بیرود میں گولہ بارود کے پانچ ڈپو قبضہ میں لے لیے۔ یہاں سے مجاہدین کوطیارہ اورٹینک شکن میزائل بڑی تعداد میں بطورِغنیمت حاصل ہوئے۔ان کامختصر تعارف اس طرح ہے...... کونکرس میزائیل،ٹینک شکن،روسی ساختہ.....کونکریت،ٹینک شکن،روسی ساختہ......میلان،ٹینک شکن فرانسیسی ساختہ۔ ۷ اگست کومجاہدین نے کنداراورتل ابیض کے درمیانی سڑک پرمکمل طور پر کنٹرول کرلیا، یہ شاہراہ pkk تنظیم کے سب سے بڑی امدادی سڑک تھی۔ یادرہے کہ پی کے کے، ایک کردی لبرل جماعت ہے اس کوبشار سپورٹ کررہا ہے اور یہ بھی مجاہدین کے خلاف لڑرہے ہیں۔ ۵ اگست کوعلویوں کامفتی بدر الغزلانی مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہوا۔اس شیطان مفتی نے فتویٰ دیا تھا کہ اہل سنت کے بچوں اورخواتین کوقتل کرنا جائز ہے۔اسی کے فتوے کی بنیاد پرروافض نے بانیاس شہر میں سیکڑوں بچوں کوذبح کیا اور پھران کی لاشیں جلائی تھیں۔ ۷ اگست کوداریا شہر میں مجاہدین نے نصیری فوجیوں کی ایک چوکی کو بم دھماکے سے اڑا دیا،چوکی میں موجود تمام فوجی مردار ہوگئے۔ ۷ اگست کودوما شہر میں ''لواء الاسلام'' کے مجاہدین نے ۷۰ خواتین اسلام کو

31 جولائی: صوبہ ہلمند .... ضلع گرم سیر....... بارودی سرنگ دھماکہ....... ایساف ٹینک تباہ....... 4 صلیبی فوجی ہلاک

نصیریوں کی فوجی چوکی پر حملہ کر کے آزاد کروالیا۔ ۷ اگست کو دمشق میں مجاہدین نے بناء المقاپیس فتح کرلیا۔ ۸ اگست کو دمشق میں مجاہدین کے ہاتھوں ''لواء الفضل العباس عراقی شیعہ مسلح تنظیم'' کے ۱۶ اہلکار ہلاک ہوئے ،ان میں ایک کمانڈر بھی شامل تھا۔ ۸ اگست کو حلب شہر میں معارۃ الارتیق کے مقام پر نصیری فوجیوں کے ایک مرکز پر کار بم دھما کہ میں ۵۰ فوجی مارے گئے۔ ۱۰ اگست کو الملیحہ شہر میں شام کے شیروں نے دو جنگی جہاز مار گرائے۔ ۹ اگست ادلب میں مجاہدین نے الجاز ر کیمپ کو آزاد کرالیا۔ ۱۱ اگست کو دیرالزور میں مجاہدین نے الحویقہ محلّہ کو مکمل طور پر آزاد کروالیا اس دوران میں ۱۱ فوجی گرفتار اور ۳۰ مردار ہوئے۔ ۱۱ اگست کو حماہ شہر میں ابورحمون چوکی پر حملے کے نتیجے میں ۶۰ نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔ ۱۲ اگست کو الرقہ شہر میں مجاہدین نے ایک مگ طیارا مار گرایا۔ ۱۲ اگست کو مجاہدین نے دمشق کے علاقے الیرموک میں ہلاک ہونے والے نصیری فوجی افسر کی لاش کے بدلے میں ۱۴ قیدی مسلمان خواتین کو رہا کروایا۔ ۱۳ اگست کو مجاہدین نے حلب شہر میں ۳ فوجی بسوں کو ایک کارروائی میں تباہ کر دیا،اس عملیہ کے نتیجے میں ۱۵۰ سے زائد نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔ ۱۳ اگست کو حلب میں مجاہدین نے 'النبل والزہراء' نامی شیعہ گاؤں پر حملہ کیا اور متعدد فوجیوں کو مردار کیا۔ ۱۳ اگست کو مجاہدین نے حماہ شہر میں کارروائی کرتے ہوئے ۵۰ نصیری فوجیوں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کیا جب کہ کثیر مقدار میں جدید اسلحہ بھی غنیمت کیا۔ ۱۵ اگست کو مشرقی غوطہ کے علاقے دیر سلمان میں مجاہدین نے ایک نصیری فوج کا ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ کردی۔ ۱۵ اگست کو ادلب میں المؤید چوکی کو آزاد کرانے کے لیے مجاہدین نے کارروائی کی۔اس کارروائی میں ایک ٹینک اور ۲ فوجی گاڑیاں تباہ جب کہ ۱۳۰ اسدی شبیحہ مردار ہوئے۔ ۱۴ اگست کو ادلب میں الحامدیہ فوجی کیمپ پر ایک مجاہد نے فدائی حملہ کیا،اس حملے میں فوجی کیمپ مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور درجنوں رافضی فوجی مارے گئے۔ ۱۷ اگست کو دمشق کے علاقے سیدہ زینب میں مجاہدین سے جھڑپوں کے دوران میں ۵۰ سے زائد روافض مردار ہوئے۔ ۱۶ اگست کو دیرالزور دمشق روڈ پر مجاہدین کی ایک کمین میں ٹینک تباہ اور اور ۱۰ فوجی مردار ہوئے۔

ہوائی اڈوں پر حملے اورفتوحات:

ہوائی اڈوں پر مجاہدین کے حملوں میں تیزی آئی ہے۔مجاہدین نے بھرپور عسکری کارروائیوں کے نتیجے میں ہوائی اڈوں کا کنٹرول حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔اس سلسلے میں اب تک مجاہدین شام کے جن ایئرپورٹس کو شامی فوج سے آزاد کروا چکے ہیں اُن کی فہرست اس طرح ہے: دیرالزور کا الحمدان ایئرپورٹ، ریف دمشق کا مرج السلطان ایئرپورٹ، ریف دمشق کا عقربا ایئرپورٹ، ادلب کا تفتناز ایئرپورٹ، حلب کا الجراح ایئرپورٹ اور حلب ہی کا منغ ایئرپورٹ......منغ ایئرپورٹ رمضان المبارک میں فتح ہوا۔ ٦ اگست کو مجاہدین نے اس ایئرپورٹ کو فتح کر کے عظیم کامیابی حاصل کی۔ یہ ائیرپورٹ دس ماہ سے مجاہدین کے محاصرے میں تھا۔مجاہدین نے کئی بار اس کو آزاد کرنے کی کارروائیاں کیں لیکن شدید بم باری کی وجہ سے ناکام ہوئے۔ اس ائیرپورٹ کو بشار قصائی کی فوج سے بازیاب کروانے کی کارروائیوں میں مجموعی طور پر ۳۰۰ مجاہدین شہید ہوئے ہیں۔منغ ایئرپورٹ سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں ۳ ٹینک اور ۱۵ ہیلی کاپٹر شامل ہیں۔اس ائیرپورٹ کو فتح کرنے کی کارروائیوں میں مجاہدین کے کمانڈر عمر الشیشانی تھے جن کا تعلّق چیچنیا سے ہے۔ ۳۰ جولائی کو مجاہدین نے دمشق ائیرپورٹ کے قریب ایک جہاز گرایا۔ ۸ اگست کو دمشق ایئرپورٹ پر مجاہدین نے ایک ایرانی جہاز مار گرایا جو ایران سے اسلحہ لے کر دمشق آیا تھا۔ ۱۵ اگست کو مجاہدین نے مشرقی غوطہ میں خلخلہ ائیرپورٹ پر ایک جنگی جہاز مار گرایا۔ ۱۵ اگست کو الرقہ شہر میں مجاہدین نے ایک جنگی جہاز کو نشانہ بنایا ہے جو الرقہ ائیرپورٹ میں جا گرا۔ ۱۵ اگست کو حلب شہر کے الکویرس ائیرپورٹ پر مجاہدین نے ایک جہاز مار گرایا ہے جو ہتھیاروں سے بھرا ہوا تھا۔

ساحلی علاقوں کو آزاد کروانے کی مہم:

۴ اگست کو مجاہدین نے شام کے ساحلی علاقہ کو آزاد کرانے کے لیے کارروائیوں کا آغاز کیا۔ یہ علاقہ بشار کا آبائی گاؤں ہے اور یہ شیعہ کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ اکثر نصیری فوجیوں کا تعلّق اسی ساحلی علاقے سے ہے۔جیسے دمشق بشار اور اس کے حامیوں کا دل سمجھا جاتا ہے،اسی طرح یہ علاقہ رافضیوں کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔اس علاقہ کو کو آزاد کروانے کی کارروائی کا نام مجاہدین نے ''معرکۃ احفاد ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (یعنی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے)'' رکھا۔ ساحلی علاقے کو آزاد کرانے کی کارروائیوں میں درج ذیل جہادی تنظیمیں شامل ہیں: حرکہ احرار الشام الاسلامیہ، جبہۃ النصرہ، الدولہ الاسلامیہ فی العراق والشام، صقور العز، جیش الحر، صقور الشام، جیش المہاجرین۔اب تک جن علاقوں کو آزاد کروایا جا چکا ہے ان میں کفریۃ الفوقانیۃ، بارودۃ، انباتہ، بلوطۃ، استربۃ، ابومکۃ، جبل دورین شامل ہے۔ان کارروائیوں میں سیکڑوں رافضی فوجی، حزب الشیطان کے کارندے مجاہدین کے ہاتھوں مردار اور درجنوں کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔جب کہ بھاری مقدار میں اسلحہ، گولہ بارود سمیت متعدد ٹینک بھی مجاہدین کو غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے۔ ۱۰ اگست کو حمص دمشق شاہراہ پر مجاہدین نے ایک اسدی فوجی قافلہ پر گھات لگا کر حملہ کیا اور قافلہ میں موجود متعدد فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ فوجی ساحلی علاقوں میں روافض کی مدد کے لیے جا رہے تھے۔ ۱۰ اگست کو مجاہدین نے الاذقیہ شہر کے الخراطہ گاؤں کو مکمل طور پر آزاد کرا لیا۔ ۱۱ اگست کو الاذقیہ شہر کے استربہ گاؤں سے ۳۰ نصیری فوجیوں کو گرفتار کیا گیا۔ ۷ اگست کو مجاہدین نے الاذقیہ شہر میں نصیریوں کے ایک مضبوط گڑھ جبل دورین کو فتح کرلیا۔ یہ کارروائیاں تاحال جاری ہے۔

یکم اگست: صوبہ قندہار .... ضلع پنجوائی .... مجاہدین کی کاروائیاں.................. 1 فوجی افسر سمیت 6 افغان اہل کار ہلاک

مجاهدین کی صنعتِ اسلحہ سازی:

شام میں مجاہدینِ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق سے نا صرف یہ کہ رافضی فوجوں اور حزب الشیطان کے خلاف کامیاب عسکری عملیات کے ذریعے بھاری اسلحہ غنیمت کیا بلکہ خود بھی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اللہ تعالیٰ کی نصرت سے اسلحہ سازی کی صنعت کی بنیاد رکھی۔ اب تک سامانِ حرب کی تیاری میں مجاہد مہندسین قابل قدر کامیابیاں حاصل کر چکے ہیں۔ محدود وسائل کے باجود اللہ تعالیٰ پر توکل، بھروسہ اور اعتماد کے بل بوتے پر مجاہدین نے الیکٹرونک سنائپر تیار کی...... حرکتہ احرار الشام کے انجینئرز نے مجاہدین کے لیے پہلی توپ تیار کی...... اس توپ کا نام نواسہ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت سے 'الحسین توپ' رکھا گیا ہے...... توپ کا دہانہ ۱۴۰ ملی میٹر، گولہ پھینکنے کی صلاحیت ۳ کلومیٹر اور ٹارگٹ کی صلاحیت ۹۵ فی صد سے زیادہ ہے...... شام کے شہر حلب میں مجاہدین نے میزائل بھی تیار کیا جسے 'عمر بن خطاب' کا نام دیا گیا...... اس میزائل کی رینج ۳۵۰۰ میٹر تک ہے۔

بشار قصائی کا کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال:

۲۱ اگست کو بشار قصائی کی افواج نے شام کے مختلف علاقوں میں زہریلی گیسوں اور کیمیائی ہتھیاروں کا بے دریغ استعمال کیا جس سے ہزاروں بچے، عورتیں، بوڑھے، نوجوان شہید ہوئے۔ یہ جرائم اس وقت کیے گئے جب اقوام متحدہ کی کیمیاوی ہتھیاروں کی معائنہ ٹیم صرف پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر تھی۔ لیکن ان کافروں نے اعلان کیا ہے کہ ہم تفتیش خان العسل شہر سے شروع کریں گے...... خان العسل وہی شہر جس پر مجاہدین نے رمضان المبارک میں کنٹرول کیا تھا اور مجاہدین سے جھڑپوں کے دوران میں سیکڑوں کی تعداد میں اسدی فوجی مردار اور گرفتار ہوئے تھے...... اب کفار کی یہ معائنہ ٹیم مجاہدین سے بدلہ لینے کے لیے کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال کا الزام مجاہدین پر لگائے گی...... ان سطور کو قلم بند کرتے وقت حالت یہ ہے کہ شہید ہونے والوں کی تعداد ۳۲۰۰ تک پہنچ چکی ہے اور ۹۰۰۰ سے زائد مسلمان شدید زخمی ہیں...... لاشوں کو رکھنے کے لیے جگہ نہیں ہے، کفن ختم ہو چکے ہیں...... ان شہدا میں ۹۰ فی صد سے زیادہ بچے ہیں...... دمشق کے علاقوں' عربین، عین ترما، کفر بطنا، زملکا اور جوبر' پر یہ بم باری کی گئی۔ معصوم بچے شہادت کی انگلی اٹھا کر کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں پر ڈھائے جانے والا یہ جور و تعدی' سمندری آلودگی سے متاثر بطخوں کے حقوق پر فلمیں بنانے والے عالمی ومقامی میڈیا کی نظروں میں قابل قدر اہمیّت حاصل نہ کر سکا......

یہ وقت ہے کہ اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں، بچوں اور خواتین کے لیے رب ذوالجلال والاکرام کے حضور گڑگڑا کی تضرع اور الحاح وزاری کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد، استعانت اور نصرت طلب کی جائے کہ آزمائشوں اور کرب و الم کے شکار شامی مسلمانوں کے لیے اپنی رحمت اور نصرت کے تمام دروازے کھول دے......

اے اللہ! اے مالک! اے بادشاہوں کے بادشاہ! تیری زمین تیرے بندوں پر بری طرح تنگ ہوگئی...... اے پروردگار! کیمیائی گیسوں کی شکار بننے والی ان معصوم کلیوں کی ارواح تو فردوس بریں کے پھولوں کو خوشبو اور تازگی بخش رہی ہیں...... لیکن اے مالک! ان کے جسموں کی حالت نے دلوں کی دنیا ویران کردی ہے...... اے جبار و قہار ذات! اے وہ کہ جس کے علاوہ ہمارا کوئی بھی نہیں! تُو بشار قصائی، حسن غدر اللہ، سیسی، مالکی، شاہ عبداللہ، کیانی اور تمام انصاران صلیب کے لیے اُسی طرح کافی ہو جا جس طرح افغانستان وعراق میں عساکر صلیب کے لیے کافی ہو چکا...... اہل ایمان کی خوں روتی آنکھوں کو، غم اور کرب سے پھٹتے سینوں کو اور حزن وملال سے بھرے دلوں کو یہ جاں فزا منظر بھی دکھا کہ تیرے مجاہد بندے' بشار قصائی، سیسی، حسن غدر اللہ، مالکی، شاہ عبداللہ، کرزئی، کیانی اور تمام حواریان صلیب کی گردنوں سے سراتار کر تیرے حضور سربسجود بھی ہیں اور ان کے ملعون آقاؤں سے نمٹنے کے لیے بھی آگے بڑھ رہے ہیں...... الٰہی! تُو خود ہی تو فرماتا ہے کہ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ...... پروردگار! آپ کا یہ فرمان بھی ہم نے آپ کے مبارک کلام میں پڑھا کہ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...... اے قریب و مجیب ذات! اپنے لشکروں کو ان خائنینِ امت پر مسلط فرما دے...... اے اللہ! یہ امتِ توحید ہے...... اے مالک الملک! تیری توحید کی گواہی یہاں کے معصوم شیر خوار جاں کنی کے عالم میں بھی دیتے ہیں اور انگشتِ شہادت کو بلند کرتے ہوئے تیری رحمتوں بھری جنت میں پہنچتے ہیں...... اے رحیم و کریم ذات! تُو یقیناً اپنے وعدوں کے مطابق جنت کے باغوں میں ان پھول جیسے معصوموں کی ہر تکلیف اور آزار کو دور فرما چکا ہوگا...... اے ہماری شہ رگوں سے بھی قریب! اس امت کے زخم بھی اب مندمل فرما دے...... اپنی مدد بھیج...... مولا! اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی کٹتی لٹتی امت کی دست گیری فرما...... اے ہمارے مالک! اے اللہ! ان ظالموں کو اپنی پکڑ میں لے لے...... بے شک تیری پکڑ سے کوئی ظالم بچ نہیں سکتا...... اے حی و قیوم ذات...... ظلم وجور کی رات بہت طویل ہوگئی...... خونِ مسلم کی ارزانی اور طفلانِ معصوم کے لہو کی روشنی کو اس رات کے اندھیروں پر غالب فرما...... اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرما...... اے ارحم الراحمین...... اے ارحم الراحمین...... اے ارحم الراحمین......

اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُجَاهِدِينَ فِيْ سَبِيْلِكَ وَسَدِّدْ رَمْيَهُمْ وَثَبِّتْ أَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةَ وَالْاَمَانَ وَالْقُوَّةَ وَالْصَبْرَ وَالْنَصْرَ يَا قَوِيُّ يَا عَزِيْزُ

اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ اَعْدَائَكَ اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا وَلاَ تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا

☆☆☆☆☆

2 اگست: صوبہ ہلمند .... ضلع لشکر گاہ .... افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ .... 3 گاڑیاں تباہ .... 7 فوجی ہلاک .... 4 شدید زخمی

۲۰۱۴ء کے بعد کا افغانستان، صلیبیوں کے لیے معمہ

سید عمیر سلیمان

۲۰۱۴ء جیسے جیسے قریب آ رہا ہے، صلیبیوں اور ان کے حواری مرتدین کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے کہ ۲۰۱۴ء کے بعد کیا ہوگا۔ ایک طرف کرزئی اوباما کو کہہ رہا ہے کہ امریکہ افغانستان کو دشمن کے نرغے میں چھوڑ کر غلطی کر رہا ہے تو دوسری طرف سابق نیٹو چیف کا کہنا ہے کہ کم از کم ۱۵ ہزار غیر ملکی فوجیوں کا افغانستان میں قیام ضروری ہے۔ اس معاملے میں پاکستانی فوج کی بے چینی بھی کم نہیں۔ پاکستانی فوج کو ایک طرف ڈالر کم ہوتے نظر آ رہے ہیں تو دوسری طرف بارڈر پار مجاہدین کی دوبارہ حکومت۔ افغان جنگ میں فرنٹ لائن کردار ادا کرنے والی فوج کے لیے دونوں صورتیں ہی بہت تکلیف دہ ہیں۔

افغانستان سے نیٹو افواج کا انخلا جاری ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ امارت اسلامی کی گرفت مضبوط ہوتی جا رہی ہے۔ کابل کے بھی بیش تر علاقے میں مجاہدین کا قبضہ ہے۔ ملک کی تمام بڑی شاہراہوں پر مجاہدین نے ناکے لگا رکھے ہیں۔ کرزئی حکومت صرف کابل تک محدود ہے اور سب کو نظر آ رہا ہے کہ صلیبی افواج کے مکمل انخلا کے بعد کون حاکم ہوگا۔

ایسے میں امریکہ چاہتا ہے کہ وہ اپنا انخلا محفوظ بنائے، جب کہ افغان اور پاکستان حکومت اپنا مستقبل محفوظ بنانا چاہتی ہیں۔ افغان حکومت ۲۰۱۴ء کے بعد صلیبی افواج کا قیام اور دفاعی معاہدہ چاہتی ہے جب کہ پاکستانی حکومت امریکی قیام اور افغانستان میں بھارتی کردار ختم کرنے کی خواہش مند ہے۔ تینوں ممالک اپنی اپنی کوششوں میں مصروف ہیں۔ امریکہ، انخلا کے لیے سابقہ روسی ریاستوں سے معاہدے کرنے کے بعد اب روس سے بھی معاہدے کر رہا ہے۔ کرزئی بار بار اوبامہ سے فوج کے قیام اور مستقل اڈوں کے معاہدے کی بابت بات کر رہا ہے۔ جب کہ پاکستانی حکام بھی امریکہ اور افغانستان کے دوروں پر جاتے نہیں تھکتے۔

الغرض طالبان مجاہدین کے مخالف تینوں بڑے فریق اپنی جان بچانے کے چکر میں ہیں۔ امریکی حکومت کو ایک مسئلہ یہ بھی درپیش ہے کہ افغانستان سے انخلا کے فوراً بعد امارت اسلامی کا استحکام خود امریکی عوام میں سوال اٹھائے گا کہ کھربوں ڈالر اور ہزاروں امریکی فوجیوں کی قربانی دے کر حاصل کیا ہوا۔ اسی لیے امریکہ ۲۰۱۴ کے بعد بھی چند ہزار فوجی افغانستان میں رکھنے کا سوچ رہا ہے۔ ابھی تک پینٹا گون نے ۹ ہزار امریکی فوجیوں کو باقی رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جہاں ڈیڑھ لاکھ صلیبی فوجی اور پچاس ممالک کچھ نہ کر سکے وہاں ۹ ہزار کتنا کنٹرول رکھ پائیں گے۔

افغان کسٹم ڈیپارٹمنٹ کا امریکہ کو ۷ کروڑ ڈالر کا جرمانہ:

افغان کسٹم ڈیپارٹمنٹ نے امریکی کنٹینرز کی سابقہ ترسیل پر ۷ کروڑ ڈالر کا جرمانہ عائد کر دیا۔ امریکی حکام کے مطابق جرمانہ ہونے کی وجہ سے سامان کی ترسیل کا کام رک گیا جس کی وجہ سے زیادہ تر سامان فضائی راستے سے منتقل کیا جا رہا ہے۔ فضائی راستہ بہت مہنگا پڑتا ہے اور چند دن کی رکاوٹ بھی کروڑوں ڈالرز میں پڑے گی۔

افغان وزیر خارجہ کے مشیر نے اس موضوع پر بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے سات ہزار کھیپوں کے کاغذات جمع نہیں کرائے اور ایک کھیپ کے کاغذات جمع نہ کرانے پر ایک ہزار ڈالر جرمانہ کیا جاتا ہے۔ امریکہ جب تک جرمانہ ادا نہیں کرتا، کنٹینرز زمینی راستے سے نہیں جا سکتے۔

واضح رہے کہ افغان حکام نے اس سے پہلے ہر کنٹینر کو کھول کر دیکھے بغیر افغانستان سے روانگی پر پابندی لگا دی تھی۔ ہر کنٹینر کو کھولنا اور پھر سیل کرنا امریکہ کو وقت اور خرچے کے لحاظ سے بہت مہنگا پڑ رہا تھا۔ اب افغان حکومت نے جرمانے کے بہانے ترسیل دوبارہ روک دی۔ افغانستان سے سامان کی منتقلی پر امریکہ کو پہلے ہی اربوں ڈالر خرچ کرنے پڑ رہے ہیں اوپر سے افغان حکومت اپنے پیسے بنانے کے چکر میں ہر کچھ روز بعد نئی پابندی لگا دیتی ہے۔ وہی امریکہ جو کبھی غرور میں اکڑا رہتا تھا اب اس کے اپنے پالتو بھی اسے ڈالروں کے لیے آنکھیں دکھانے لگے کہ انہیں مطلوب ڈالر ہی ہیں جیسے بھی ملیں۔

افغانستان میں امریکی ٹھیکوں میں ۲ ارب ڈالر کے گھپلے:

افغانستان میں امریکی آڈٹ ادارے SIGAR نے ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں امریکی منصوبوں اور ٹھیکوں میں اربوں ڈالرز کے گھپلے ہوئے ہیں۔ صرف گزشتہ تین ماہ میں ۲ ارب ڈالر کے گھپلے ہوئے۔ SIGAR کی رپورٹ کے مطابق گھپلوں میں فراڈ، اقربا پروری، نامکمل منصوبے اور بے فائدہ منصوبے شامل ہیں۔

مثال کے طور پر ۳.۴ کروڑ ڈالر کی لاگت سے ایک عمارت تیار کی گئی جس کا کوئی استعمال نہیں ہے۔ وہ ابھی تک استعمال نہیں ہوئی اور نہ مستقبل میں ہونی ہے۔ اسی طرح بارودی سرنگوں کو روکنے کے لیے ''کلورٹ ڈینائل سسٹم'' پر ۳۲ ملین ڈالر خرچ کیے

3اگست: صوبہ لوگر..................صدر مقام پل عالم..................ریموٹ کنٹرول بم حملہ..................امریکی ٹینک تباہ..................6امریکی فوجی ہلاک

گئے جو کہ صرف چند اضلاع میں نصب ہوئے۔ باقی پورے ملک میں امریکی افواج پر مسلسل بارودی سرنگ سے حملے ہوتے رہے۔امریکی آڈٹ ادارے کا یہ بھی دعوی تھا کہ ٹھیکے دینے میں احتیاط نہ کرنے اور فراڈ کی وجہ سے ٹھیکے ایسے لوگوں کو ملتے رہے جو مجاہدین کے حامی تھے اور وہ طالبان کو سامان سپلائی کرتے رہے۔ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عجیب نصرت ہے کہ امریکی حکومت کے پیسے سے ہی طالبان سامان خرید خرید کر امریکی افواج پر حملے کرتے رہے۔ بارودی سرنگ سے دفاع کے ’کلورٹ ڈینائل سسٹم‘‘ بھی ٹھیکے داروں نے ان علاقوں میں نصب نہیں کیے جہاں مجاہدین نے بارودی سرنگیں بچھائی تھیں۔جس کی وجہ سے مجاہدین کامیابی سے بارودی سرنگیں بچھاتے رہے اور امریکی فوجیوں کو ہلاک وزخمی کرتے رہے۔

یہ رپورٹ ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب امریکی محکمہ دفاع کو افغانستان میں وسائل کی تنگی کا مسئلہ درپیش ہے اور کانگرس مزید وسائل دینے پر رضامندی نہیں ظاہر کر رہی۔ایسے وقت میں فراڈ اور گھپلوں کی رپورٹ نے امریکی محکمہ دفاع کی پریشانیوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

سی آئی اے نے افغانستان میں اڈے بند کرنا شروع کر دیے:

امریکہ انٹیلی جنس ایجنسی سی آئی اے نے افغانستان میں اپنے اڈے بند کرنا شروع کر دیے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کے مطابق سی آئی اے نے افغانستان میں قائم ۱۲ میں سے ۶ اڈوں کو خالی کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔افغانستان سے امریکی فوجی انخلا کے ساتھ ہی سی آئی اے نے بھی اپنا بوریا بستر سمیٹنا شروع کر دیا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق سی آئی اے ۲۰۱۴ کے بعد بھی افغانستان میں موجود رہے گی اور افغانستان میں ہی سی آئی اے کا دنیا کا سب سے بڑا اڈہ قائم رہے گا۔لیکن سی آئی اے اب اپنی توجہ مشرق وسطی اور شام پر مرکوز کرنا چاہتی ہے۔افغانستان میں سی آئی اے آپریشنز میں کمی کر کے زیادہ تر صرف جاسوسی کا کام کرے گی۔سی آئی اے کی زیادہ توجہ اب افریقہ، یمن اور شام میں رہے گی۔

ماھانه ۵۰۰ افغان اهل کار استعفٰی دیے رهے هیں:

امریکی جریدے ٹائم نے افغان پولیس اہلکاروں اور فوجیوں سے متعلق ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افغان اہل کاروں کا مورال بالکل گر چکا ہے اور ماہانہ ۵۰۰ اہل کار استعفیٰ دے رہے ہیں۔ امریکی جریدے کے مطابق غریب افغانوں کو ڈالروں کا لالچ دے کر فوج یا پولیس میں بھرتی کر لیا جاتا ہے اور پھر انہیں واجبی سی ٹریننگ دے کر مجاہدین کے خلاف کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ان اہل کاروں میں طالبان کے خلاف لڑنے کی استطاعت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ مسلسل ڈرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب کوئی اہل کار مارا جاتا ہے تو اس کے بعد اس کے گھر والوں کو بھی کوئی مراعات نہیں دی جاتیں۔ایسے حالات میں صرف ۵۰۰ ڈالر ماہانہ کی لالچ کام نہیں دیتی اور افغان اہل کار مسلسل استعفیٰ دیے جا رہے ہیں۔افغانستان سے امریکی انخلا کے آغاز کے بعد استعفیٰ دینے والوں کی تعداد مزید بڑھتی جا رہی ہے کیونکہ مجاہدین نے بھی اعلان کیا ہے کہ افغان فوجی اور پولیس اہل کار صلیبی افواج کا ساتھ چھوڑ دیں ورنہ برے انجام کے لیے تیار رہیں۔

افغان اهل کاروں کے هلاک هونے کی تعداد ۳۰۰ فی مهینه:

امریکی جریدے ٹائم کی رپورٹ کے مطابق افغانستان میں افغان اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تعداد ۳۰۰ فی مہینہ ہے۔ جب کہ خود ٹائم کے مطابق یہ حقیقی تعداد نہیں ہے۔ حقیقی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے کیوں کہ ہلاک ہونے والے اہل کاروں کا ریکارڈ رکھنے کا کوئی مربوط نظام ہی موجود نہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: امریکہ اور ایران کا چوتھا اتحاد

مشرق وسطیٰ کی اہمیّت یہ ہے کہ آرمگیڈن اسی علاقے میں لڑی جانی ہے اور یورپ وامریکہ پر مسلط اصل ادارہ ایونجیلیکل فرقہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے لیے ہیکل سلیمانی کا بننا ضروری ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ عرب ممالک کو داخلی سرحدی نسلی اور فرقہ وارانہ تقسیم میں اس طرح دھنسا دیا جائے کہ وہ اسرائیل کے لیے کوئی پریشانی نہ پیدا کر سکیں۔مصر میں مرسی کی حکومت کی برطرفی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے ورنہ جو امریکہ ترکی کے سیاسی اسلام کو برداشت کر رہا ہے وہ مصر کے سیاسی اسلام کو بھی قبول کر سکتا تھا لیکن ترکی کا سیاسی اسلام اسرائیل کے لیے چونکہ براہ راست خطرناک نہیں ہے اس لیے وہ قبول ہے اسرائیل کی سرحد پر واقع سب سے اہم عرب ملک مصر میں سیاسی یا غیر سیاسی کسی قسم کے اسلام کا وجود برداشت کرنا یقینی خطرہ مول لینے کے مترادف ہے چنانچہ بدترین جمہوریت بہترین آمریت سے بہتر ہوتی ہے کے اصول کا اطلاق عرب ملکوں کے لیے نہیں ہے......

☆☆☆☆☆

5اگست: صوبہ پروان .... ضلع سیاہ گرد .... مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ .... 5افغان اہل کار ہلاک .... متعدد زخمی

جرمنی اور ڈنمارک افغانستان کو چھوڑ گئے

حبیب مجاہد

ڈنمارک بھاگ گیا:

۲۲ جولائی کو ڈنمارک کی صلیبی افواج نے ہلمند میں واقع اپنا آخری فوجی اڈہ 'کیمپ پرائس' بھی بند کردیا۔ اور مجاہدین کے ہاتھوں کام آنے سے بچ جانے والے ڈنمارک کے ۲۵۰ فوجی اور ۹۰ ٹینک بھی افغانستان سے نکال لیے گئے۔ چند ماہ قبل ڈنمارک کے حکام کا کہنا تھا کہ ۲۰۱۳ء کا سال ختم ہوتے ہی افغانستان سے اپنی ساری فوج کا انخلا کردیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجاہدین کی نصرت ہے کہ وہ اپنی متعین کردہ مدت سے چند ماہ قبل ہی راہِ فرار اختیار کر گئے۔

ڈنمارک میں ۲۰۱۱ء کے انتخابات کے بعد بننے والی نئی حکومت نے افغانستان سے انخلا کو اپنی ترجیح قرار دیا تھا......اتحادی حکومت میں سب سے بڑی جماعت ''سوشل لبرل'' کے نمائندے زینیٹ اسٹیمپ نے کہا تھا ''افغانستان کی جنگ میں شرکت ڈنمارک حکام کی بڑی غلطی تھی، ڈینش فوجیوں کے نقصانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے''۔

افغانستان میں ڈنمارک کے صلیبی فوجیوں کی تعداد ۷۵۰ کے قریب تھی۔ گزشتہ بارہ سالوں میں کل ۹۵۰۰ ڈینش فوجیوں نے ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر ڈیوٹیاں انجام دیں۔ ڈنمارک حکومت کی جانب سے جاری کیے اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ بارہ سالوں میں ۴۳ فوجی ہلاک اور ۲۱۱ زخمی ہوگئے ہیں۔ افغانستان کی جنگ میں ڈنمارک نے ۱۵ کروڑ ڈنمارکی کراؤن (جن کی قیمت ۲۶.۳ کروڑ ڈالر کے برابر ہے) کے اخراجات اٹھائے ہیں۔

ڈنمارک حکومت نے اپنی ناکامی اور عام لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے کے لیے اتنے کم اعداد وشمار جاری کیے ہیں۔ ہلمند میں رہنے والے ڈنمارکی فوجیوں کے نقصانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد مذکورہ تعداد سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح جنگی مصارف بھی اس سے کئی گنا زیادہ ہوں گے۔ افغانستان میں ڈنمارک کے فوجی اپنی پہلی جنگ میں اناکونڈا آپریشن کے دوران پکتیا کے ضلع شاہی کوٹ میں امریکہ، کینیڈا اور دیگر صلیبی افواج کے ساتھ شریک رہے۔ بعد ازاں انہوں نے ہلمند میں بہت سی جنگیں لڑیں۔

۲۰۰۵ء میں ڈنمارک نے اپنے فوجی افغانستان میں بھیجنے کے لیے جواز مہیا کیا تھا کہ افغانستان کی تعمیر نو اور مملکت افغانستان اور افغان عوام کا تحفظ ان فوجیوں کا پہلا اہم ترین ہدف ہے۔ لیکن ڈینش فوجیوں کے اتنے طویل قیام کے باوجود وہاں کی صورت حال میں ایسی کوئی نمایاں تبدیلی رونما ہوئی جس پر ڈنمارک فخر کر سکے۔ بالفاظ دیگر ڈنمارک نے جن مقاصد کے لیے اپنے فوجی افغانستان میں بھیجے تھے وہ پورے نہیں ہو سکے۔

اب جب ڈینش فوجی افغانستان سے بھاگ چکے ہیں افغانستان میں مجاہدین کی پوزیشن ۲۰۰۵ء سے کہیں زیادہ مضبوط ہے......خود مغربی اور ڈینش عسکری ماہرین اور محققین مجاہدین کے مقابلے میں اپنی شکست اور ناکامی کے نوحے لکھ رہے ہیں۔ نام نہاد کامیابیوں کے دعوؤں کے باوجود، ڈنمارک کے حکمران اس حقیقت کو بخوبی جانتے ہیں کہ افغانستان میں ڈینش فوجیوں کی موجودگی اور صلیبی جنگ میں بھاری جانی و مالی نقصانات اٹھانے کے باوجود افغانستان میں نیٹو کچھ بھی حاصل نہیں کر سکا۔

جرمن افواج بھی فرار:

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے رواں ماہ مزید دو بڑے صلیبی ممالک نے ''نیٹو کمبل'' سے اپنی جان چھڑوائی اور ''افغانستان سے زندہ بھاگ'' کی پالیسی اپنائی ہے۔ ڈنمارک کا ذکر تو ہو چکا، اب کچھ بات جرمنی کے حوالے سے......افغانستان کے شمالی صوبے بغلان سے جرمنی کے دو سو فوجیوں کا انخلا مکمل ہوگیا ہے۔ بغلان میں جرمن فوجیوں کا اڈہ قندوز بیس سے ستر کلومیٹر دوری پر واقع ہے اور تین برس قبل جرمن فوجیوں نے اسے تعمیر کیا تھا۔

امریکہ اور برطانیہ کی طرح ہر صلیبی ملک کو اپنے فوجیوں کے ساتھ ساتھ بھاری جنگی ساز وسامان کو بچانے کی فکر بھی کھائے جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھیے کہ وہی جدید اور مہیب جنگی ٹیکنالوجی اور سامانِ حرب کو مجاہدینِ اسلام کو زیر کرنے کے لیے افغانستان لایا گیا تھا......وہ بارہ سالہ جنگ میں مجاہدین کو ختم کر سکا اور نا ہی تحریک جہاد کو دبا سکا......بلکہ الٹا ان صلیبی ممالک کے لیے وبال جان اور گلے کی ہڈی بن چکا ہے......

افغانستان سے جرمن فوجی گاڑیاں نکلنا تو شروع ہوگئی ہیں اور فوجیوں کو اپنے ساز وسامان کے ساتھ ۵۰۰۰ کلومیٹر کا فضائی سفر طے کرنا ہے۔ اس کے لیے پہلے انہیں گرد آلود سڑک پر ۱۵۰ کلومیٹر کی مسافت طے کرتے ہوئے مزار شریف پہنچنا ہوگا، جہاں جرمن فوج کا مرکزی اڈہ ہے۔ فوجی قافلوں کو بکتر بند گاڑیوں اور فضائی نگرانی میں وہاں سے نکالا جائے گا۔ افغانستان سے جرمن فوجی انخلا کے سلسلے میں مزار شریف کو اہم ترین مقام تصور کیا جاتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۶۳ پر)

6 اگست: صوبہ نورستان ....ضلع کم دیش ....آپریشن کے خلاف مجاہدین کی جوابی کارروائی..................ایک ہیلی کاپٹر تباہ ....اس میں سوار تمام فوجی ہلاک

امیر المومنین کے فیصلے

محمد ابوبکر صدیق

۳۔سودی لین دین کی ممانعت کے سلسلہ میں

بڑے نوٹوں کے عوض چھوٹے نوٹ (سود) پر لینے اور ہنڈی کے کاروبار کی روک تھام کے لیے تمام منی چینجروں کو مطلع کیا جائے گا کہ رقوم کے ان تینوں تبادلوں پر عائد پابندی کی خلاف ورزی پر مناسب عرصے تک قید کی سزا دی جائے گی۔

۴۔خواتین کی بے پردگی کے فتنے کے خاتمے کے لیے

اگر کوئی عورت ایرانی چادر میں (جس سے حجاب کے تقاضے پورے نہیں ہوتے) گھر سے نکلی تو کسی بھی رکشہ یا ٹیکسی والے یا کسی بھی ڈرائیور کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ اسے اپنے ساتھ سوار کرلے، بصورت دیگر اس ڈرائیور کو گرفتار کرلیا جائے گا......

اگر کوئی عورت ایسی حالت میں کہیں سر راہ چلتی پھرتی نظر آئی تو اس کا گھر تلاش کرکے اس کے شوہر کو سزا دی جائے گی اور اگر کوئی عورت شہوت انگیز لباس پہنے ہوئے ہوگی اور اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہیں ہوگا تو اسے کوئی ڈرائیور اپنے ہمراہ سوار نہیں کرسکے گا۔

۵۔ساز،باجے کی ممانعت کے سلسلہ میں

تمام ذرائع ابلاغ سے یہ بات نشر کی جائے کہ دکانوں، ہوٹلوں اور رکشوں میں گانے بجانے کی کیسٹیں رکھنا ممنوع ہے۔ پانچ دن تک ادارۂ تفتیش اس پابندی کا جائزہ لے گا،اس کے بعد اگر کیسٹ کی کسی دکان سے گانے بجانے کی کیسٹ برآمد ہوئی تو دکان دار کو گرفتار کرلیا جائے گا اور دکان کو تالا لگا دیا جائے گا۔ پھر پانچ افراد کی ضمانت پر دوکان دار کو رہا کیا جائے گا اور دکان کھولی جائے گی۔ اگر کسی گاڑی سے گانے بجانے کی کیسٹ برآمد ہوئی تو گاڑی کا مالک گاڑی سمیت گرفتار کرلیا جائے گا اور پانچ افراد کی ضمانت پر رہا کیا جائے اور گاڑی چھوڑی جائے گی۔

۶۔داڑھی کٹوانے اور منڈوانے کے سلسلہ میں:

پورے ملک میں یہ اطلاع پہنچا دی جائے کہ آج سے ڈیڑھ ماہ بعد جہاں بھی کوئی شخص داڑھی منڈا یا ریش تراش نظر آیا، اسے گرفتار کرلیا جائے گا اور اس وقت تک گرفتار رکھا جائے گا جب تک اس کی مکمل ڈاڑھی نہیں نکل آتی۔

۷۔جوئے کے خاتمے کے سلسلے میں:

تفتیشی طریق کار سے جوئے کے ٹھکانوں کا پتہ لگایا جائے گا، پھر جواریوں کو گرفتار کرکے ایک ماہ تک تحویل میں رکھا جائے گا۔

۸۔کبوتر بازی اور بٹیر بازی کی روک تھام کے سلسلے میں:

تمام ذرائع ابلاغ سے یہ اعلان کردیا جائے کہ کبوتر باز اور بٹیر باز دس دن کے اندر اندر ان مشغلوں سے باز آجائیں۔ ۱۰ دن بعد تفتیشی ادارہ نگرانی کرے گا اور مناسب اقدام کرے گا۔ایسی صورت میں کبوتر اور بٹیر حلال طریقے سے ذبح کردیے جائیں گے۔

۹۔منشیات کے خاتمے اور ان کو استعمال کرنے والوں کے بارے میں:

نشہ کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے گا اور تفتیش کرکے منشیات کے مرکز کا پتہ لگایا جائے گا اور منشیات فروشی کی دکان بند کردی جائے گی۔دکان میں تخریبی مواد اور منشیات کو قبضہ میں لے لیا جائے گا اور مالک اور نشہ کرنے والے دونوں کو گرفتار کرکے سزا دی جائے گی۔

۱۰۔پتنگ کی ممانعت کے سلسلہ میں:

پہلے اس حکم کی بھرپور اشاعت کی جائے گی، پھر اس کی قباحت مثلاً جوا، بچوں کی ناگہانی اموات اور بچوں کی تعلیم وتربیت سے محرومی جیسی برائیاں بیان کی جائیں گی ، پھر شہر میں جہاں کہیں بھی پتنگ فروشوں کی یا اس کے لوازمات کی دکانیں ملیں گی ان کا سامان ضبط کرلیا جائے گا۔

۱۱۔نوجوان لڑکیوں کے سرعام کپڑے دھونے کی ممانعت کے سلسلہ میں:

تمام مساجد میں اس بارے میں اعلان نصب کیا جائے گا، اور پھر شعبہ امر بالمعروف اس سلسلہ میں کڑی نگرانی کرے گا اور جہاں کہیں نوجوان لڑکیاں سرعام کپڑے دھوتی نظر آئیں انہیں پورے اسلامی آداب واحترام کے ساتھ وہاں سے لے جاکر اُن کے گھروں تک چھوڑا جائے گا اور ان کے خاندان کے سربراہوں کو سزا دی جائے گی۔

۱۲۔شادی بیاہ کے مواقع پر ناچ و رقص کی ممانعت کے بارے میں:

تمام ذرائع سے یہ منادی کردی جائے کہ ان منکرات کو ترک کردیا جائے، اگر کسی گھر کے اندر اس قسم کے کاموں کی خبر ملی تو خاندان کے سربراہ کو حراست میں لے کر سزا دی جائے گی۔

(بقیہ صفحہ ۶۳ پر)

7 اگست: صوبہ قندہار .... ضلع میوند .... بارودی سرنگ دھماکے .... 2 فوجی گاڑیاں تباہ .... 8 افغان فوجی اہل کار ہلاک

ہم سے بزمِ شہادت کو رونق ملی، جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

سلسبیل مجاہد

قافلہ اپنی منزل کو پہنچ چکا تھا......معسکر پر موجود ساتھیوں نے والہانہ استقبال کے ساتھ ساتھ ہر طرح کا آرام دینے کی بھرپور کوشش کی......طویل سفر کی تھکاوٹ معسکر پہنچ کر جیسے ختم ہو گئی تھی......وہاں تو دنیا ہی کوئی اور تھی......ایک جہاں تھا جو سمٹ آیا تھا...... روشن چہرے اور پرنور پیشانی والا ساتھی آگے بڑھ بڑھ کر ان کی خدمت میں لگا ہوا تھا......باہمی تعارف پر پتہ لگا کہ عرب کا شہسوار ہے......یہی نہیں وہاں تو کوئی عراقی تھا تو کوئی امریکہ سے پہنچا تھا......سوڈان، صومالیہ، مصر، شام، کویت، قطر، الجزائر، فرانس، جرمنی، اٹلی، ترکی، بنگلہ دیش، ہند، انڈونیشیا، فلپائن، برطانیہ اور جزیرۃ العرب کے ایسے ایسے لعل موجود تھے کہ جو دنیا کو لات مار کر وہاں پہنچے تھے......کوئی ڈاکٹر تھا تو کوئی انجینئر، کوئی الیکٹرونکس کا ماہر تھا تو کوئی قرآن وحدیث کے علوم کا ماہر......آنے والے اپنے پیچھے دنیا کی ان آسائشوں کو چھوڑ آئے تھے جن کا تصور بھی محال تھا......دنیا کے چپے چپے سے آنے والے مختلف رنگ ونسل مختلف زبانوں اور عادات وخصائل کے حامل یہ مجاہدین صرف اپنے مالک کی رضا کی خاطر یہاں جمع تھے......ایک ہی شوق تھا جو انہیں یہاں کھینچ لایا تھا......یعنی شوقِ شہادت فی سبیل اللہ......ایک ہی امید تھی، رب کے حضور سرفرازی کی امید......اپنے خون سے تاریخ رقم کرنے والے یہ جاں نثار اور ان کی رفاقت بڑی خوش نصیبی تھی......

س عبدالرحمٰن کے دل میں، دماغ میں ایک تصادم برپا ہو گیا تھا......کوئی بت چھپا بیٹھا تھا کہیں نہاں خانے میں جو شاید یہ احساس دلاتا تھا......کہ تم میدان جہاد میں سختیاں جھیل رہے ہو......قربانیاں دے رہے ہو، بڑا کام کر رہے ہو......عبدالرحمٰن زاروقطار روتا رہا......یہی فریب تھا نا! اس فانی زندگی کا!......یہاں آکر معلوم ہوا کہ اپنا سب کچھ دین پر نچھاور کرنے والی ایک امت یہاں جمع ہے......اللہ کے مخلص بندوں کی کوئی کمی نہیں...... ایک سے بڑھ کر ایک مجاہد ہے......دنیا کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک کا فرد موجود ہے......شاہزادے بھی ہیں جو اب رب کی رضا خاک وخون میں تلاشتے پھر رہے ہیں......ان میں ہر ایک عبدالرحمٰن سے بڑھ کر ہی تھا......اپنے کاموں میں مگن رہنے والے......کم گو لیکن خوش اخلاق......دنیا سے بےگانے......فی سبیل اللہ کی عملی تصویریں! ان کی بہادری، پھرتی، محنت، مشقت، خدمت، عاجزی، اخلاص......کسی چیز کا کوئی مقابلہ نہ تھا......گردوغبار، مٹی، برف اور سنگلاخ چٹانوں کو اپنے قدموں تلے روندنے والے جن کے ناموں ہی سے دشمن پر ہیبت طاری ہو جاتی، جن کے چہروں پر سنت نبوی علی صاحبھا السلام کا نور اور زبانوں پر ہمہ وقت جاری کلام الٰہی نے ان کو اس شعر کی عملی تصویر بنا دیا تھا

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

....

وہ ان سب سے بے حد متاثر ہوا تھا......یا اللہ! میں تو بہت کمزور ہوں...... مجھے معاف کرنا، دنیا کے فریب سے بچانا، نفس کے دھوکے سے محفوظ رکھنا......دل کے کونے میں چھپا آخری بت ٹوٹ چکا تھا......اپنی کم مائیگی کا احساس دوچند ہو گیا تھا، اپنے حقیر ہونے پر پورا یقین ہو گیا تھا......کون تھا جو پہاڑی کے ان چراغوں اور زمین کے نمک جیسے لوگوں سے اپنا مقابلہ کرتا......جو رضائے الٰہی کی تلاش میں دنیا کے کونے کونے سے آکر اکھٹے ہو گئے تھے......اپنی اس چشم کشائی پر احساس تشکر اور بڑھ گیا اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے......ندامت، غفلت،، معافی کے طلب گار آنسو!......دل کا بوجھ ہلکا ہوا تو ذہن وقلب پر ایک سکینت سی طاری ہو گئی......تھوڑی دیر آرام کے بعد جب معسکر کے ساتھی ملنے پہنچے تو ان کی عزیمت و احترام کے خیال سے ہی عبدالرحمٰن کی نگاہیں جھک گئیں......اللہ کے عطا کردہ اس اعزاز پر رونا سا آ گیا کہ ایسی صاحب عزیمت ہستیوں کے وہ بھی روبرو ہوگا!

پھر جھکی ہوئی نگاہیں اس کی شخصیت کا خاصہ بن گئی......انکساری پہلے سے بھی بڑھ گئی، وہ تو کچھ بھی نہ تھا......بس اللہ کی عنایت تھی اس پر ورنہ وہ بھی کسی تنخواہ دار شریف آدمی کی طرح اپنے بیوی بچوں میں مست ہوتا، ایک پرامن، بےضرر سی زندگی گزارتا اور ایک دن موت کے دہانے پر پہنچ جاتا......آج وہ موت کے تعاقب میں نکلا اور مرکز جہاد پہنچ گیا ہے......جہاں جسم وجاں جنت کے بدلے بک چکی ہیں......آغازِ سفر ایمان ویقین سے ہو چکا تھا......

....

عبدالرحمٰن کے قافلے کے تمام ساتھیوں کا والہانہ استقبال کیا گیا......پھر انہیں علاقے کے مسئول عسکری سے ملوایا گیا......جلد ہی ہر ساتھی کی ذمہ داری اور جگہ کا تعیّن

8اگست: صوبہ فراہ ....ضلع بکوا ....بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک امریکی ٹینک تباہ ....4امریکی فوجی ہلاک اور زخمی

کر دیا گیا......عبدالرحمٰن انتظار ہی کرتا رہا کہ اسے بھی پکارا جائے اور اس کے ذمہ کوئی خدمت سپرد کی جائے......لیکن اس کے لیے مسئول عسکری نے خاموشی اختیار کیے رکھی......وہ بھی خاموش رہا، جان گیا تھا کہ محاذ کا ہر مقام اہم اور ہر کام فی سبیل اللہ ہے......ایک ہفتہ گزر گیا وہ معسکر میں یونہی مقیم رہا...... یہاں رہ کر اُس نے مجاہدین کے حوالے سے جو خصوصی بات محسوس کی وہ ہر سوموار اور جمعرات کے روزوں کا باقاعدگی سے اہتمام، قیام اللیل میں گھنٹوں کھڑے رہنا، رات کے پچھلے پہر دعاو مناجات کے ذریعے رب سے سرگوشیاں کرنا اور قرآن سے گہرا شغف تھا......اس رحمتوں اور برکتوں بھرے ماحول میں عبدالرحمٰن نے بھی اپنی پیاسی روح کو سیراب کرنے کا سامان کر لیا......اپنے روز و شب بھی اپنے ساتھیوں کی طرح سنوارنے میں لگ گیا۔ تعلّق باللہ کا نیا احساس اس کے روئیں روئیں میں سما گیا تھا......

☆☆☆☆☆

بقیہ: جرمنی اور ڈنمارک افغانسان کو چھوڑ گئے

جرمن فوجی ذرائع نے افغانستان میں موجود جنگی مشینری اور فوجی سامان کو جرمنی منتقل کرنے کے لیے فضائی ٹرانسپورٹ پر آنے والے اخراجات کا تخمینہ ۱۵۰ ملین یورو لگایا ہے......جس نے اعلیٰ حکام کو بھی پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے، جرمن فوج کے مطابق ۲۰۱۴ء کے اواخر تک افغانستان سے جرمن فوج کی تقریباً ۱۲۰۰ بکتر بند گاڑیوں سمیت اسلحہ جات، گولہ بارود، کمپیوٹرز اور دیگر ساز و سامان سے لدے ۴۸۰۰ کنٹینرز کو جرمنی پہنچانے کا اہم کام مکمل کرنا ہے۔ اس حوالے سے جرمن ذرائع ابلاغ میں شائع ہونی والی ایک رپورٹ میں ان مشکلات کا اعادہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ شمالی افغانستان میں فیض آباد میں قائم قدرے چھوٹے جرمن فوجی اڈے کو خالی کرنے اور وہاں کے ساز و سامان کو جرمنی منتقل کرنے کا کام گزشتہ مہینے (جولائی) ہی مکمل کر لیا گیا تھا۔ ادھر قندوز میں بھی جرمن فوجی انخلا کی تیاریاں مکمل کر چکے ہیں۔ جرمن فوج شمالی افغانستان سے انخلا کا کام موسم سرما کے آنے سے پہلے پہلے مکمل کر لینا چاہتی ہے کیونکہ سردیوں میں موسم کی خرابی کے سبب انخلا کا عمل مزید دشوار ہو جائے گا......

افغانستان سے براہ راست کوئی سمندری راستہ نہیں نکلتا ہے چنانچہ تمام ساز و سامان کے انخلا کے لیے بحری جہاز کی بجائے متبادل ٹرانسپورٹ ذرائع کا سہارا لینا ہو گا۔ حساس نوعیت کا عسکری سامان، مثال کے طور پر بھاری ٹینک مال بردار ہوائی جہازوں کے ذریعے سیدھے مشرقی جرمن شہر لائپسگ پہنچایا جائے گا۔

کفار کے لشکر کس کروفر، غرور و تکبر اور جدید ترین جنگی اسلحہ کے زعم میں مبتلا ہو کر مجاہدینِ اسلام کے مقابلے کے لیے نکلے تھے......اب اُن کی حالت زار کسی بھی دانا و بینا فرد مخفی نہیں......اُن کے فوجیوں سے لے کر آلاتِ جنگ اور سامانِ حرب تک ہر شے اُن کے لیے وبال جان بن چکی ہے......نا اس قابل ہیں کہ اپنی ڈوبتی معیشتوں پر اربوں ڈالرز کا بوجھ سامان کی منتقلی کی مد میں ڈال سکیں اور نا ہی 'جدید ٹیکنالوجی' کو''اجڈ، گنوار اور دقیانوس'' طالبان عالی شان کی عسکری قوت میں اضافہ کے لیے افغانستان ہی میں چھوڑ کر جا سکتے ہیں......اُن کے سروں پر یہ خوف ہمہ وقت سوار رہتا ہے کہ جن مجاہدین نے کلاشن کوفوں اور دیسی ساختہ بموں سے دنیائے صلیب کی متحدہ فوجوں کو مات دی ہے، اگر اُن کے ہاتھ 'جدید ٹیکنالوجی' لگ گئی تو وہ کفارِ عالم کا کیا حشر کریں گے......لیکن ایمان سے بے بہرہ اور کفر کے ظلمتوں میں غرق کفار کیا جانیں کہ مجاہدین اگر آج صلیبی اتحاد کے مقابلے میں فتح سے ہم کنار ہو رہے ہیں تو اس میں نہ اُن کی بندوقوں کا عمل دخل ہے اور نہ ہی کسی بم بارود کا...... بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل، احسان اور اُس کی نصرت ہے کہ اُس نے اپنے مخلص بندوں کو کفار کے تمام لشکروں پر غالب فرمایا ہے......

☆☆☆☆☆

بقیہ: امیر المومنین کے فیصلے

۱۳۔ڈھول بجانے کی ممانعت کے سلسلے میں:

اولاً علمائے کرام کے توسط سے عوام الناس کے سامنے اس کی حرمت بیان کی جائے گی، پھر اس کے مرتکب افراد سے علمائے کرام ہی کی رائے کے مطابق باز پرس کی جائے گی۔

۱۴۔خواتین کے لباس سینے اور ناپ لینے کی ممانعت کے بارے میں

غیر محرم خواتین کا لباس سینے اور درزیوں کو ان کا ناپ لینے کی ممانعت ہوگی، دکانوں میں اگر فیشن میگزین پائے گئے تو درزی کو حراست میں لے لیا جائے گا۔

۱۵۔جادوٹونے کی ممانعت کے سلسلے میں:

جادو ٹونے کی کتابیں جلا دی جائیں گی اور ان پر عمل کرنے والوں کو اس وقت تک حراست میں رکھا جائے گا جب تک وہ توبہ نہ کر لیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

8 اگست: صوبہ غزنی............ضلع غزنی شہر............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............6 نیٹو اہل کار ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 جولائی

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع سرحوضہ میں مجاہدین نے بارودی سرنگ کے ذریعے ایک نیٹو ٹینک کو نشانہ بنایا جس سے ٹینک تباہ اوراس میں سوار 4 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ وردک کے ضلع نرخ میں مجاہدین نے فائرنگ کرکے 7 افغان فوجیوں کو قتل اور 3 کوزخمی کودیا۔

17 جولائی

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغا میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو ریموٹ کنٹرول بم دے تباہ کردیا۔جس سے اس میں سوار 6 امریکی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆ صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے ایک پولیس وین کو بم دھماکے سے تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 6 افراد ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہرات کے ضلع کرخ کے مئیر ولی جان کو فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع خاکریز میں مجاہدین نے ایک بڑے ایساف ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کردیا۔جس سے اس میں سوار 3 فوجی ہلاک ہوگئے۔

18 جولائی

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں ایک بم دھماکے میں 5 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برق میں مجاہدین کی بچھائی ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر ایک ٹینک تباہ اور 4 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع صابری میں ایک بم دھماکے میں نیٹو فورس کا ایک ٹینک تباہ ہوگیا اوراس میں سوار 5 اہل کار ہلاک اور 1 زخمی ہوگیا۔

19 جولائی

☆صوبہ غزنی کے ضلع مقر میں مجاہدین نے ایک اربکی فوجی گاڑی کو بم دھماکے سے اڑادیا جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ جوزجان کے ضلع فیض آباد میں رینجرز کی ایک گاڑی بارودی سرنگ کی زد میں آ کر تباہ ہوگئی جس سے اس میں سوار 5 رینجرز افغان اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیا کے ضلع زدران میں ایک امریکی جاسوس طیارے کو مارگرایا گیا۔

☆صوبہ زابل کے ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین کے حملے میں ایک افغان فوجی افسر ہلاک ہو گیا۔

20 جون

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی براق میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 اہل کار ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں بم دھماکے سے کم از کم 3 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک امریکی سپلائی کیمپ میں بم دھماکے سے 3 آئل ٹینکر جل کر تباہ ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرم سیر کے علاقے میں ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے کمانڈر سمیت 6 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

21 جولائی

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سیدآباد کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں 4 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 3 آئل ٹینکر جل کر تباہ ہوگئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع مندوزئی کے مئیر کو اس کے چار گارڈز سمیت قتل کردیا گیا۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع امام صاحب میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں 7 افغان پولیس اور 4 اربکی فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغا میں ایک نیٹو ٹینک مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا جس سے اس میں سوار 6 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے میدان شہر میں مجاہدین نے گھات لگا کر نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا اور کئی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا۔حملے میں 5 پولیس اہل کار بھی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے ایک بڑے افغان ٹینک کو بارودی دھماکے

سے تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار 13 فوجی ہلاک ہو گئے۔

22 جولائی

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو روڈ کنارے نصب بم سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 3 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 2 اعلیٰ فوجی کمانڈروں سمیت 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برق میں مجاہدین نے کمین لگا کر 3 نیٹو فورس اہل کاروں کو قتل اور 4 کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک ہو گئے۔

23 جولائی

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارودی گاڑی امریکی قافلے سے ٹکرا دی جس سے کم از کم 17 امریکی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

è ⌐صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں ایک شہیدی حملے میں کم از کم 14 امریکی فوجی ہلاک اور 6 شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع کرغئی میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں اس میں سوار 4 نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے

☆صوبہ ہرات کے ضلع خشک میں 8 آئل ٹینکر تباہ کر دیے گئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع کجا کی میں مجاہدین نے ایک بڑے حملے میں دو ایساف ٹینکوں کو تباہ اور اس میں سوار 8 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ اروزگان کے ضلع ترین کوٹ میں مجاہدین کے ساتھ لڑائی میں افغان فوج کی 3 گاڑیاں تباہ اور ان میں سوار 13 فوجی ہلاک اور 10 شدید زخمی ہو گئے۔

24 جولائی

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرم سیر میں مجاہدین کی لڑائی میں 7 پولیس اہل کار جن میں 4 کمانڈر بھی موجود تھے' کو ہلاک کر دیا گیا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغا میں 6 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔ یہ فوجی ٹینک میں سفر کر رہے تھے جب یہ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع خوشی میں ہونے والی شدید لڑائی میں مجاہدین نے 6 نیٹو اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔اور 3 گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔

25 جولائی

☆صوبہ فاریاب کے ضلع المار میں 8 فوجی مجاہدین سے آن ملے۔

☆صوبہ فراہ کے علاقے فراہ روڈ میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے پر حملہ کر کے 15 گاڑیاں تباہ کر دیں جب کہ 13 فوجیوں کو قتل اور زخمی کر دیا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برک برقی میں مجاہدین کے نصب کردہ بم پھٹنے ایک نیٹو ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 2 صلیبی اور کئی افغانی فوجیوں کو ہلاک کر دیا جب کہ 2 گاڑیوں کو بھی مکمل تباہ کر دیا۔

26 جولائی

☆صوبہ تخار کے صدر مقام طالقان میں امریکی جاسوسوں کو لے جانے والی ایک گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا جس سے اس میں سوار 8 مقامی جاسوس ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین اور اتحادی فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس کے نتیجے میں کم از کم 5 نیٹو فوجی ہلاک اور ان کے 2 ٹینک تباہ ہو گئے ہیں۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع ماراوارا میں مجاہدین نے ایک پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا جس سے لڑائی شروع ہو گئی جس سے 8 اہل کار ہلاک اور 3 ٹینک تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ نورستان کے ضلع کم دیش میں مجاہدین نے بارودی سرنگ سے ایک گاڑی تباہ کر دی جس سے اس میں سوار 8 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع قلعہ نو میں مجاہدین نے ترکی کی ایک کنسٹرکشن کمپنی کے بیس کیمپ پر حملہ کر کے 9 گارڈز کو قتل اور 43 گاڑیوں کو آگ لگا کر تباہ کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے گھات لگا کر ایک افغان فوجی قافلے پر حملہ کیا۔ حملے میں 4 فوجی ہلاک اور 7 فوجی گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔

27 جولائی

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین نے ایک لڑائی میں 4 نیٹو اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے ایک امریکی فوجی کیمپ پر حملہ کر کے 5 امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ کنر کے ضلع دنگام میں مجاہدین کے ساتھ شدید لڑائی میں 23 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک اور 5 ٹینک تباہ ہو گئے۔

28 جولائی

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ہینڈ گرنیڈز سے حملہ کر کے 3 صلیبیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع صابری کے علاقے میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 6 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ قندوز کے ضلع چہاردرہ میں ایک نیٹو ٹینک دریا میں جا گرا جس سے 3 فوجی ڈوب کر ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ کابل کے ضلع بگرامی میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کردیا گیا جس سے 4 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے دو الگ الگ بم دھماکوں میں دو ٹینکوں کو تباہ اور سپیشل نیٹو فورس کے 6 کمانڈوز کو ہلاک کردیا۔
☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ میں ایک مجاہد نے چیک پوسٹ بنانے کے لیے جمع ہونے والے امریکی فوجیوں پر شہیدی حملہ کرکے 8 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

29 جولائی

☆صوبہ زابل کے ضلع ناؤبہار میں ضلعی مرکز پر دس میزائل داغے گئے۔جس سے عمارت کا ایک حصّہ تباہ اور کئی فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں بارودی سرنگ دھماکہ ایک نیٹو ٹینک تباہ اور 6 فوجی ہلاک ہوگئے۔

30 جولائی

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع زیرک میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی پک اپ کو بارودی دھماکے سے تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں مجاہدین نے ایک بڑے ایساف ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا۔
☆صوبہ زابل کے ضلع میزان میں مجاہدین نے ایک بڑی کارروائی میں نیٹو سپلائی قافلے کی 6 گاڑیوں کو تباہ کردیا اور اس کارروائی میں 5000 ڈالر بھی قبضے میں لے لیے۔
☆صوبہ قندہار میں قندہار شہر میں مجاہدین نے انٹیلی جنس کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 5 افراد ہلاک ہوگئے۔

31 جولائی

☆صوبہ جوزجان کے ضلع میں اکچا کے ضلع سے تعلّق رکھنے والے 20 فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔
☆صوبہ لوگر کے ضلع ازرا میں مجاہدین اور افغان فوج اور پولیس کے دستوں کے درمیان شدید لڑائی جاری ہے جس میں درجنوں فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے ہیں۔
☆ صوبہ ہلمند کے ضلع گرم سیر میں مجاہدین نے ایک بڑے ایساف ٹینک پر دو بارودی سرنگوں سے حملہ کیا جس سے اس میں سوار 4 نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔

یکم اگست

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے مختلف کارروائیوں میں 1 فوجی افسر سمیت 6 اہل کاروں کو ہلاک کردیا۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے اپنے خلاف ہونے والی ایک بڑی کارروائی کو ناکام بناتے ہوئے 2 فوجی ٹینک تباہ اور 8 افغان فوجیوں کو ہلاک کردیا۔

2 اگست

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع لشکرگاہ میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کے ایک قافلے پر حملہ کیا جس سے 3 گاڑیاں تباہ اور 7 فوجی ہلاک جب کہ 4 شدید زخمی ہوگئے۔

3 اگست

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں سڑک کنارے بم پھٹنے سے امریکی ٹینک تباہ ہو گیا۔اور اس میں سوار 6 فوجی ہلاک ہوگئے

4 اگست

☆صوبہ نیم روز کے ضلع دلارام میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کرکے 25 گاڑیاں نذر آتش کردیں۔جب کہ 6 ڈرائیور قتل کردیے گئے۔

5 اگست

☆صوبہ پروان کے ضلع سیاہ گرد میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملہ کرکے 5 اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔

6 اگست

☆صوبہ نورستان کے ضلع کم دیش میں مجاہدین نے اپنے خلاف ہونے والے آپریشن میں ایک ہیلی کاپٹر کو تباہ کردیا جس سے اس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔
☆صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں ایک پولیس وین مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے اس میں سوار 7 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

7 اگست

☆ صوبہ قندہار کے ضلع ضلع میوند میں مجاہدین نے دو فوجی گاڑیوں کو بارودی سرنگوں سے نشانہ بنایا جس سے کم از کم 8 فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

8 اگست

☆صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بارودی سرنگ سے تباہ کردیا جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے
☆صوبہ ہلمند کے ضلع لشکرگاہ میں ایک مجاہد نے پولیس چیف کی گاڑی پر شہیدی حملہ کیا۔ جس سے گاڑی مکمل تباہ ہوگئی۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۷جولائی: ٹانک میں مجاہدین نے فائرنگ کرکے امن کمیٹی کے سابق رکن اقبال بٹینی کو ہلاک کردیا۔

۱۸جولائی: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقہ اکاخیل میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۹جولائی: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند میں فوجی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی جب کہ سرکاری ذرائع نے ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹جولائی: باجوڑ ایجنسی میں اماننا چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں ۲ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۰جولائی: خیبر ایجنسی اور ایف آر کوہاٹ کے علاقوں میں مجاہدین سے جھڑپوں کے دوران میں ۶ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت کی خبر سیکورٹی ذرائع نے جاری کی۔

۲۵جولائی: پشاور کے علاقے گلبہار میں فرنٹیر ریزرو پولیس کے ڈپٹی کمانڈنٹ گل ولی پر حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی جب کہ گل ولی شدید زخمی ہوا۔

۲۷جولائی: کوہاٹ اور شمالی وزیرستان کی سرحد پر واقع بلند خیل چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا، سرکاری ذرائع نے اس حملے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۵ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷جولائی: ہنگو کے علاقے دوآبہ میں ایف سی کی گاڑی پر بم حملہ کیا گیا، حملے کے نتیجے میں ۴ ایف سی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷جولائی: ہنگو میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملے میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۵ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷جولائی: سوات کے علاقے مٹہ میں مجاہدین کی فائرنگ سے امن کمیٹی کا رکن یعقوب خان ہلاک ہوگیا۔

۲۸جولائی: پشاور میں سپیریئر سائنس کالج چوک میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا۔ دھماکہ کے نتیجے میں ایک اے ایس آئی سمیت ۴ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۲۸جولائی: لنڈی کوتل کے علاقے اکاخیل میں ایف سی کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ایک ایف سی اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۹جولائی: پشاور کے علاقے یکہ توت میں پولیس موبائل پر بم حملے کے نتیجے میں اے ایس آئی سمیت ۴ پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی پولیس ذرائع نے تصدیق کی۔

۳۱جولائی: بلوچستان کے ضلع مستونگ میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینر پر حملہ کرکے اُسے نذر آتش کردیا۔

۳۱جولائی: درہ آدم خیل کے قریب سورغر چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

یکم اگست: پشاور کے علاقے داؤدزئی میں پولیس موبائل پر فائرنگ سے ایس ایچ او سمیت ۲ پولیس اہل کاروں کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۶اگست: گلگت کے علاقے چلاس میں مجاہدین کے حملے میں پاکستانی فوج کا کرنل مصطفیٰ، کیپٹن اشفاق اور ایس ایس پی دیامر حلال اپنے انجام کو پہنچے۔ سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے شدید زخمی ہونے کی بھی تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۸جولائی: کوشمالی وزیرستان کی تحصیل شوال کے علاقے زوئی نرائے میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں کے ذریعے ۲ میزائل داغے گئے۔ جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

9 اگست: صوبہ فراہ.........ضلع کوہ سفید.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایساف ٹینک تباہ.........5 صلیبی فوجی ہلاک

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

نیٹو طیاروں کی پاکستانی حدود کی دوبار خلاف ورزی :

جولائی کے دوسرے عشرے میں نیٹو کے طیاروں نے پاکستانی فضائی حدود کی دو بار خلاف ورزی کی۔جنگی طیارے ایک گھنٹے تک پاکستانی حدود میں پروازیں کرتے رہے۔۲۰ جولائی کو نیٹو کا ایک جنگی طیارہ طورخم بارڈر کے قریب جب کہ دوسرا طیارہ وادی تیراہ میں آدھا گھنٹہ تک محوِ پرواز رہا۔جب کہ پاکستانی فضائیہ کے ترجمان نے کہا کہ ''پاکستانی حدود میں آنے والے نیٹو کے دونوں طیارے جنگی نہیں بلکہ مسافر بردار تھے اور انہیں موسم کی خرابی کے باعث اجازت دی گئی تھی''......

گورنر پنجاب چوھدری سرور شراب فروش نکلا:

نواز شریف کی طرف سے مقرر کردہ نیا گورنر پنجاب چوہدری صفدر برطانیہ کے شہر گلاسکو میں United Cash & Carry کے نام سے سٹور چلا رہا ہے جہاں شراب کی فروخت کے اشتہارات نمایاں انداز میں آویزاں کیے گئے ہیں۔مزید تفصیلات کے لیے متذکرہ بالا سٹور کی ویب سائٹ www.uwgl.co.uk سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

الطاف حسین برطانوی مہرہ ہے:برطانوی اخبار

برطانیہ کے سب سے بڑے اور موقر اخبار گارجین نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کا قائد الطاف حسین اصل میں برطانوی مہرہ ہے۔برطانیہ کا ایم کیو ایم سربراہ کو اپنے ہاں مستقل رہائش اختیار کرنے اور لندن میں اس کی سرگرمیوں کو نظر انداز کرنے کی وجہ ایم کیو ایم کا وہ تعاون ہے جو وہ برطانوی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو مہیا کرتی ہے۔یاد رہے کہ کراچی دنیا کی ان چند جگہوں میں سے ہے جہاں امریکہ نے برطانیہ کو انٹیلی جنس کے حصول میں قائدانہ کردار کی اجازت دے رکھی ہے۔کراچی میں امریکہ کا قونصل خانہ اب ایکٹو انٹیلی جنس حاصل نہیں کرتا اور یہ کام برطانیہ کے ذمہ ہے۔کراچی کی انٹیلی جنس کے حوالے سے برطانیہ کا سب سے بڑا اثاثہ ایم کیو ایم ہی ہے۔

طالبان اور ہمارے درمیان کرکٹ میچ چل رہا ہے:آئی جی خیبر پختون خواہ

آئی جی خیبر پختون خواہ احسان غنی نے ڈیرہ اسماعیل خان پر طالبان کی کامیاب کارروائی کے بعد اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا ہے کہ'' طالبان اور ہمارے درمیان کرکٹ میچ لگا ہوا ہے۔ہم دونوں کی مثال بالر اور بیٹسمین کی ہے،کبھی ہم چھکا مارتے ہیں اور کبھی ہماری وکٹ گر جاتی ہے،یہ ٹی ٹوئنٹی میچ نہیں بلکہ ٹیسٹ میچ ہے۔ہماری کوشش ہے کہ ڈیرہ اسماعیل خان جیسا واقعہ دوبارہ نہ ہو''۔

دھشت گردی کے خلاف جنگ مسلط کی گئی مگر اب یہ ھماری جنگ ھے:نثار

پاکستانی وزیر داخلہ چوہدری نثار نے کہا ہے کہ'' دہشت گردی کے خلاف جنگ اگرچہ ہم پر مسلط کی گئی ہے لیکن اب یہ جنگ ہماری جنگ بن چکی ہے کیونکہ اب یہ لوگ ہمارے گلی محلوں تک آ پہنچے ہیں''۔

امریکہ پاکستان کو ۸۷ لاکھ ڈالر کے جنگی روبوٹ فراھم کرے گا

امریکہ پاکستان کو ۸۷ لاکھ ڈالر مالیت کے ٹالون فور روبوٹ فراہم کرے گا۔ذرائع ابلاغ کے مطابق میساچوسٹس کی کینیٹی کیونارتھ امریکہ فرم کو مقررہ قیمت ۲۶۴۶ ۷۷۷۷ ڈالر میں ٹالون فور نامی گاڑیوں،پرزہ جات کی خریداری اور تربیت کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔امریکہ کی طرف سے یہ معاہدہ فارن ملٹری سیلز کی مد میں ۱۰۰فی صد پاکستان کے لیے کیا گیا ہے۔یہ روبوٹ دھماکہ خیز مواد کو فاصلے سے ضائع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

امریکہ کا اعلیٰ فوجی حکام کی تعداد میں ۲۰ فی صد کمی کا فیصلہ:

امریکی وزیر دفاع چک ہیگل نے کہا ہے کہ'' پینٹا گون سٹاف سمیت امریکی اعلیٰ فوجی حکام کی تعداد میں ۲۰ فی صد کمی کی جائے گی''۔پینٹا گون ہیڈ کوارٹرز،چیئرمین جوائنٹ چیفس آفس،نیوی،ایئر فورس اور میرینز سمیت تمام شعبے فوج کے اعلیٰ عہدے داروں کی تعداد میں کمی کے اس فیصلے کی زد میں آئیں گے۔واضح رہے کہ یہ فیصلہ امریکی کانگرس کی جانب سے دفاعی بجٹ میں ۳۷ ارب ڈالر کی سالانہ کٹوتی کے بعد سامنے آیا ہے۔امریکی وزیر دفاع کے ترجمان جارج لٹل کا کہنا ہے کہ'' ٹاپ براس عہدوں میں کمی کے اس فیصلے سے دو ارب ڈالر تک بچت ہو گی''۔

ھم جنس پرست پادریوں کو معاف کردینا چاھیے:پوپ فرانسس

رومن کیتھولک سربراہ پوپ فرانسس نے کہا ہے کہ'' ہم جنس پرست افراد کو الگ تھلگ کرنے کے بجائے انہیں معاشرے کا حصّہ بنانا چاہیے''۔فرانسس نے رومن کیتھولک چرچ کی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ'' ہم جنس پرستی گناہ ہے لیکن اس کی جانب میلان ہونا گناہ نہیں۔اگر کوئی شخص ہم جنس پرست ہے اور خدا کو چاہتا ہے اور نیک نیت ہے تو پھر میں کون ہوا ہوں اس کے بارے میں فیصلہ صادر کرنے والا۔ہم جنس پرست پادریوں اور ان کے گناہوں کو بھی معاف کر دینا چاہیے۔

10 اگست:صوبہ میدان وردک..................ضلع سید آباد...........مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ..........8 گاڑیاں تباہ..........3 سیکورٹی اہل کار ہلاک

غلبۂ اسلام

کفر کی شب مٹ گئی نورِ خدا چھانے کو ہے
منتظر جس کے تھے وہ توحید اب آنے کو ہے
قبضۂ کفار سے ارضِ حرم جانے کو ہے
اہلِ قربانی کا خوں برگ و ثمر لانے کو ہے
آیا چاہتا ہے نظامِ مصطفیٰ ﷺ ہر اک جگہ
اہلِ باطل کا مقدر ہے فنا ہر اک جگہ
امتِ مظلوم! تیری ظلمتیں رخصت ہوئیں
اک ذرا سا صبر! ساری کلفتیں رخصت ہوئیں
دیکھ تو کفار کی سب راحتیں رخصت ہوئیں
اور تیرے سر سے ساری آفتیں رخصت ہوئیں
پھر زمانے میں ترا اکرام واپس آئے گا
ہے یہ فرمانِ نبی ﷺ، اسلام واپس آئے گا
دورِ ذلت جاچکا، ہوں گے نہ بے الزام قید
کرچکے کافر بہت مسلم کو ہر ہر گام قید
لاکھ سر پٹخیں عدو، ہوگا نہ اب اسلام قید
کس کی ہمت ہے کہ کر دے چرخِ نیلی فام قید
شوکتِ باطل کو دنیا میں نہیں ہر گز دوام
حق کے آتے ہی فنا ہوگا یہ ابلیسی نظام
غلبہ اسلام سے ناچار بھاگیں گے عدو
دیکھ کر قرآن کے انوار بھاگیں گے عدو
پھر نہیں پلٹیں گے جو اک بار بھاگیں گے عدو
تنگ ہو جائے گی سارے کافروں پر یہ زمیں
پھر سوائے طاعتِ اسلام کوئی حل نہیں
جاگ اٹھی ظلم کے طوفان سے امت مری
کس قدر زخمی ہوئی عدوان سے امت مری
لائی قوت سنت و قرآن سے امت مری

اب لڑے گی یورپی طغیان سے امت مری
آگیا ہے انقلاب ہر خطہ اسلام میں
فرحتوں کا نور ہے یہ ظلمتِ آلام میں
توڑ ڈالیں گے غلامی کی ہر اک زنجیر کو
اب نہ ہرگز طول دیں گے جنگ میں تاخیر کو
سر بکف ہو کر اٹھائیں گے سبھی شمشیر کو
خونِ دل سے رنگ دیں گے دین کی تصویر کو
دہر میں روشن کریں گے سنتِ غزوات کو
پھر عمل میں لائیں گے قرآن کی آیات کو
دشمنانِ دیں پہ آنے کو ہی آفت عنقریب
یورپی اقوام ہونے کو ہیں غارت عنقریب
چہار جانب پھیل جائے گی بغاوت عنقریب
ہر جگہ کفار کی آتی ہے شامت عنقریب
زیر ہوگا کفر کا، باطل کا سر ہر ملک میں
ختم ہوجائے گا یورپ کا خطر ہر ملک میں
اے خدا! امت کو دے کچھ پاک دل، آئینہ رو
ایسے مومن، جن کو کہتے ہوں فرشتے اَبۡشِـــــــــرُوۡا
وہ مجاہد، دین کو جو دے سکیں اپنا لہو
بس شہادت کی سدا کر تے رہیں وہ جستجو
جو زمانے میں کریں پھر سے خلافت کی نمو
پھر سے کردیں دینِ حق کا بول بالا چہار سُو
یا الٰہی! پختہ ترکر دے بِنائے الجہاد
پوری امت سے کرا دے انتہائے الجہاد
اس طرح سے عام ہو جائے صدائے الجہاد
فرش تا عرش گونجیں نعرہ ہائے الجہاد
یاالٰہی! میرے دل کی یہ دعا مقبول ہو
غلبۂ اسلام کی یہ التجا مقبول ہو

حافظ ابن الامام

علمائے حق، حضرات انبیائے علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث و جانشین ہیں

کفر ایک سلبی چیز نہیں ہے بلکہ ایک ایجابی اور مثبت چیز بھی ہے۔ وہ صرف دین اللہ کے انکار کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک مذہبی اور اخلاقی نظام اور مستقل دین ہے، جس میں اپنے فرائض و واجبات بھی ہیں اور مکروہات و محرمات بھی۔ اس لیے یہ دونوں دین ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اور ایک انسان ایک وقت میں ان دونوں کا وفادار نہیں ہو سکتا۔ انبیائے کرام علیہم السلام کفر کی پوری بیخ کنی کرتے ہیں، وہ کفر کے ساتھ رواداری اور مصالحت کے روادار نہیں ہوتے، کفر کے پہچان لینے کا بھی ان کو بڑا ملکہ ہوتا ہے اور اس بارے میں ان کی نگاہ بڑی دُور رس اور باریک بیں ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اس بارے میں پوری حکمت اور عزیمت عطا فرماتا ہے۔ ان کی خداداد فراست اور بصیرت پر اعتماد کیے بغیر چارہ نہیں، دین کی حفاظت اس کے بغیر ممکن نہیں کہ کفر و اسلام کی جو سرحدیں انہوں نے قائم کر دی ہیں، اور ان کے جو نشانات مقرر کر دیے ہیں' ان کی حفاظت کی جائے۔ اس میں ادنیٰ تساہل اور رواداری دین کو اتنا مسخ کر کے رکھ دیتی ہے جتنا یہودیت، عیسائیت اور ہندوستان کے مذاہب مسخ ہو گئے۔

انبیاء علیہم السلام کے صحیح جانشین بھی اس بارے میں اُن ہی کی فراست و عزیمت رکھتے ہیں۔ وہ کفر کا ایک ایک نشان مٹاتے ہیں اور جاہلیّت کا ایک ایک داغ دھوتے ہیں۔ کفر کا ادراک کرنے میں ان کی حس عوام سے بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے، کفر جس لباس میں اور جس صورت میں ظاہر ہو وہ اس کو پہچان لیتے ہیں اور اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ کہیں ہندوستان جیسے ملک میں بیواؤں کے نکاحِ ثانی کو حرام سمجھنے اور اس سے شدید نفرت رکھنے میں ان کو کفر کی بُو محسوس ہوتی ہے اور وہ اس کو رواج دینے اور اس سنت کو زندہ کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اپنی جان کی بازی لگا دیتے ہیں، کہیں قانونِ شریعت پر رواج کو ترجیح دینا اور بہنوں کو میراث نہ دینے پر اصرار کرنا ان کو کفر معلوم ہوتا ہے اور وہ ایسے لوگوں کی مخالفت اور ان کا مقاطعہ فرض سمجھتے ہیں، کبھی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف اور صریح حکم سن لینے کے بعد اس کو نہ ماننا اور غیر الٰہی عدالت اور غیر الٰہی قانون کے دامن میں پناہ لینا اور غیر اسلامی احکام و قوانین کو نافذ کرنا ان کو اسلام سے خروج کے مترادف معلوم ہوتا ہے اور وہ مجبُوری کی حالت میں وہاں سے ہجرت کر جاتے ہیں، کبھی کسی نومسلم کے یا ایسے مسلمانوں کے جو غیر مسلموں کی صحبت میں رہتے ہوں اور ان سے متاثر ہوں' ایسا ذبیحہ استعمال کرنے سے احتراز کرنے میں اور اس سے نفرت کرنے میں جس سے ان کی ہمسایہ قوم اور ابنائے وطن سختی سے مجتنب رہتے ہیں اور ان میں اس کی نفرت یا اس سے وحشت عام ہے، ان کو ایمان کی کمزوری اور ان کے قدیم مذاہب یا غیر مسلموں کی صحبت کا اثر نظر آتا ہے......کبھی بعض حالات و مقامات میں ایک سنت، جائز و مستحب کو وہ واجب اور شعائر اسلامی سمجھنے لگتے ہیں......کبھی وہ غیر مسلموں کے رسوم و عادات اور ان کی تہذیب اور وضع و لباس اختیار کرنے اور ان سے تشبہ پیدا کرنے کی شدومد سے مخالفت کرتے ہیں اور کبھی ان کی مذہبی تقریبات اور تہواروں میں شرکت کی ممانعت کرتے ہیں۔

غرض، جاہلیّت کی محبت یا اس کی اعانت جس لباس اور جس صورت میں جلوہ گر ہو، اور اس کی روح جس قالب میں بھی ظاہر ہو وہ اس کو فوراً بھانپ لیتے ہیں، ان کو اس میں کوئی اشتباہ نہیں ہوتا اور اس کی مخالفت کرنے میں کوئی مصلحت ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی۔ ان کے زمانہ کے کوتاہ نظر یا رند مشرب و صلحِ کُل، جو دیر و حرم، کعبہ و بت خانہ میں فرق کرنا ہی کفر سمجھتے ہیں' ان کی تضحیک کرتے ہیں اور تحقیر کے ساتھ ان کو فقیہِ شہر، محتسب، واعظ تنگ نظر اور ''خدائی فوجدار'' کا لقب دیتے ہیں......لیکن وہ اپنا کام پورے اطمینان و استقلال کے ساتھ کرتے رہتے ہیں اور کوئی شبہ نہیں کہ پیغمبروں کے دین کی حفاظت ہر زمانے میں اِن ہی لوگوں نے کی ہے اور آج اسلام' یہودیت و عیسائیت اور برہمنیت سے ممتاز شکل میں جو نظر آتا ہے وہ اِن ہی کی ہمت و استقامت اور تفقہ کا نتیجہ ہے۔ جزاھم اللّٰہ عن الاسلام و ولیہ ونبیہ خیر الجزاء......ان کو زبان حال وقال سے یہ کہنے کا حق ہے کہ

؎ آغشتہ ایم ہر سر خارے بخون دل

قانون باغبانئ صحرا نوشتہ ایم

دین حق اور علمائے ربانی، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ